



فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پہلا باب غزوہ تبوک کے متعلق کچھ باتیں	1
2	پچاس ارشادات گرامی	2
3	عبداللہ ذوالجنادین کی بلند بختی	3
4	کھانے میں برکت	4
5	خصائص کبریٰ	5
6	شامیوں سے صلح نامہ	6
7	دوبائی امراض پر نصیحت	7
8	انگلیاں ہیں فیض پر	8
9	جبل احد ہم سے پیار کرتا ہے	9
10	بارگاہ رسالت میں نعتیہ کلام	10
11	سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	11
12	سچائی نجات ہے جھوٹ ہلاکت	12
13	شدید آزمائش	13
14	قبول توبہ کا حسین منظر	14
15	ہلال بن امیہ	15
16	مرارہ بن ربیع	16
17	مسجد ضرار	17
18	صدیق اکبر کو امیر المومنین بنایا گیا	18
19	وفد ثقیف کا قبول اسلام	19
20	اہل ہوازن بارگاہ رسالت میں	20

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
21	مکتوب گرامی اہل بخران کے نام	31
22	وفد بخران بارگاہ رسالت میں	32
23	دعوت مباہلہ	34
24	بحث کا خلاصہ	35
25	ایک اشکال کا جواب	36
26	دوسرا باب ﴿ وفود کی آمد ﴾	38
27	کرز بن علقمہ کا قبول اسلام	39
28	فروہ بن عمر جزامی کا قبول اسلام	39
29	وفد حارث کی حاضری	40
30	وفد بنی فزارہ کی حاضری	41
31	وفد بنی اسد بارگاہ رسالت ﷺ میں	41
32	وفد ہذیم کی حاضری	42
33	وفد نجیب کی حاضری	43
34	طارق بن عبد اللہ کی حاضری	44
35	ضمام بن ثعلبہ کی حاضری	45
36	قبیلہ مزینہ کی حاضری	46
37	وفد ہمدان بارگاہ رسالت میں	47
38	وفد بنی الحارث کی حاضری	48
39	قبیلہ ازد شنوء کی حاضری	49
40	وفد بنی طے کی حاضری	50
41	وفد کنندہ کی حاضری	51
42	وفد بنی حنیفہ کی حاضری	52

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
43	ابو مسلم خولانی کو آگ نہ جلا سکی	53
44	اسود غنسی کا قتل	54
45	عامر بن صعصعہ کا انجام	55
46	وفد بہراء	56
47	قبیلہ عذرہ کی حاضری	57
48	وفد بلبی کی حاضری	58
49	بنی مرہ بارگاہ رسالت میں	58
50	وفد خولان کی حاضری	59
51	وفد محارب کی حاضری	59
52	وفد صدا کی حاضری	60
53	وفد غسان	61
54	وفد سلامان	62
55	وفد بنی عیس	63
56	وفد عامد کا قبول اسلام	64
57	وفد نخع امذرارہ کی خواب	64
58	وفد بنی المنتفق	65
59	وائل بن حجر کی حاضری	65
60	واثلہ بن اسقع کی حاضری	67
61	اہل یمن کی حاضری	67
62	طفیل بن عمر کی حاضری	69
63	وفد رفاعہ کا قبول اسلام	71
64	وفد عروہ المرادی	71

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
65	وفد بنی زبید کا قبول اسلام	72
66	جارود کا قبول اسلام	72
67	وفد عبدالقیس کیلئے دعا	74
68	ابو تمیم اور نعیم کا قبول اسلام	75
69	کافر کے جنازہ میں شرکت کی ممانعت	76
70	سوالات و جوابات	77
71	شاہ حبشہ کا انتقال	79
72	بنی البرکاء کا قبول اسلام	79
73	لعان کا حکم	80
74	سود کی حرمت	81
75	سود لینے کی خرابیاں	82
76	کنانہ اور سید عالم ﷺ کا مکالمہ	84
77	جریر بن عبداللہ کی حاضری	86
78	عدی بن حاتم کا قبول اسلام	86
79	تاریخی مکتوب گرامی	89
80	سیدنا علی المرتضیٰ میں	91
81	تیسرا باب حجة الوداع	93
82	حجة الوداع	94
83	فلسفہ حج	96
84	فضائل حج	98
85	حج کا مختصر طریقہ	99
86	مدینہ منورہ سے رداگی کا منظر	101

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
87	زیارت کعبہ	102
88	خطبہ عرفات کے پچیس ارشادات	103
89	اعلان جدائی	103
90	عزتوں کا پاس	103
91	قیامت کو جواب دہی	104
92	امانت کی ادائیگی	104
93	سود کی معافی	104
94	حضرت عباس کی سودی رقم	105
95	قتل کی معافی	105
96	شیطان سے بچو	106
97	عورتوں سے حسن سلوک	106
98	کتاب و سنت پر عمل	107
99	بھائی چارے کا حکم	108
100	اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو	108
101	بری نیت فقر لاتی ہے	109
102	نیک نیتی غناء لاتی ہے	109
103	مبلغ کیلئے دعا	109
104	غلاموں سے محبت	110
105	پڑوسی سے پیار	110
106	وارث کیلئے وصیت	111
107	بچہ نکاح والے کا ہوگا	111
108	نسب بدلنے والے پر لعنت	112

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
109	مستعار شی اور قرضہ واپس کئے جائیں	112
110	میرے متعلق کیا جواب دو گے	112
111	میرے بعد نبی ہے نہ کوئی امت	113
112	دینی احکام ادا کرو	113
113	اے اللہ گواہ ہو جا	114
114	عجز و انکساری کا عالم	114
115	دوسری دعا	115
116	امت کیلئے دعا مغفرت	116
117	ابن موفق کی خواب	117
118	عرفات کہلانے کی وجہ	118
119	مزدلفہ میں قیام	118
120	منیٰ کی طرف روانگی	119
121	خطبہ منیٰ	119
122	قربان گاہ کو نوازا	121
123	بالوں کا تبرک	121
124	طواف زیارت	123
125	تیسرا خطبہ	123
126	بیمار پرسی اور دعا	124
127	ذوالحلیفہ میں قیام	124
128	عذیریم میں خطبہ	125
129	شیعہ علماء کی غلط فہمی	127
130	علامہ ابن کثیر کی تقریر	127

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
131	سیدنا حسن ثنی کا خطاب	130
132	جبریل علیہ السلام کی نیاز مندی	130
133	سریرہ اسامہ بن زید رحمہ اللہ	133
134	چوتھا باب حج سے واپسی اور حضور کی علالت	135
135	سفر آخرت کا اشارہ	136
136	جنت البقیع میں سلام	136
137	سرورِ داد اور بخاری تکلیف	137
138	مال دنیا سے بے رغبتی	139
139	دار آخرت کا ذکر	139
140	صحابہ سے آخری خطاب	140
141	انصار سے حسن سلوک کی وصیت	141
142	غلاموں سے حسن سلوک کی وصیت	142
143	یہود و نصاریٰ پر لعنت	142
144	خطبہ مساوات	143
145	سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی امامت	145
146	امامت صدیق کا دوبارہ حکم	146
147	سیدہ فاطمہ الزہرا سے رازداری	148
148	قرض ادا کرنے کا حکم	149
149	سوالات و جوابات	149
150	عظمت صدیق کا دوسرا پہلو	152
151	ایک اور اعزاز	153
152	خدائے قدوس نے بیمار پرسی فرمائی	153

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
153	حدیث قرطاس	154
154	غلط فہمی	155
155	دعاء شفا	156
156	درجات کی بلندی	157
157	آخری زیارت	158
158	محبوب کی زیارت نماز کی روح ہے	159
159	پردہ ڈال لیا	161
160	ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اعزاز	162
161	ملک الموت کی حاضری	162
162	الرفیق الاعلیٰ	163
163	مدینہ منورہ میں کہرام برپا ہو گیا	164
164	فرشتے نے تعزیت کی	166
165	خضر علیہ السلام نے تعزیت کی	166
166	صدیق اکبر کے تاثرات غم	167
167	فاروق اعظم کے تاثرات غم	168
168	ہاتف غیبی کے تاثرات غم	169
169	عزرائیل علیہ السلام کے تاثرات غم	170
170	سیدہ فاطمہ الزہرا کے تاثرات غم	170
171	تاریک ترین دن	172
172	ایک عرب کے تاثرات غم	172
173	حضرت بلال کے تاثرات غم	173
174	حضرت صفیہ کے تاثرات غم	174

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
175	حضرت ابوسفیان کے تاثرات غم	175
176	سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تاثرات غم	176
177	صدیق اکبر کے تاثرات غم (بصورت نظم)	177
178	حضرت حسان بن ثابت کے تاثرات غم	178
179	پانچواں باب آپ ﷺ کی تجنیز و تکفین اور خلافت کا انتخاب	185
180	انتخاب خلیفہ	186
181	حضرت سعد بن عبادہ کی انتخابی تقریر	187
182	حضرت صدیق اکبر کی جوابی تقریر	188
183	عمر بن خطاب کی انتخابی تقریر	189
184	صدیق اکبر کا حکیمانہ انداز	190
185	شیعہ علماء کی زیادتی	191
186	بیعت کے بعد پہلی تقریر	192
187	تقریر کا دوسرا حصہ	193
188	تقریر کا تیسرا حصہ	194
189	علی المرتضیٰ کا فیصلہ	194
190	سنی، شیعہ اختلاف	195
191	غسل شریف	196
192	غسل مبارک کا شرف	198
193	کفن مبارک	199
194	قبر مبارک	200
195	نماز جنازہ	201
196	تاریخ وصال	203

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
197	مدت امامت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	204
198	ترکہ کی فہرست	206
199	چھ مقدس قبریں	207
200	قبر شریف کی زیارت	209
201	قبر انور پر حاضری	210
202	سلام کا جواب	210
203	قبر انور سے سلام	211
204	قبر انور سے حکم جاری کیا	211
205	غرناطہ کا بیمار بچ گیا	212
206	ابن نفیس کو بچی نے کھانا کھلایا	212
207	قبر انور سے کھجوروں کا عطیہ	212
208	آداب زیارت	213
209	جلوہ جاناں ﷺ	216
210	انبیاء علیہم السلام کی حیات برزخ	219
211	انبیاء علیہ السلام قبروں میں نماز پڑھتے ہیں	220
212	نبی کا جسم زمین پر حرام ہے	221
213	اونچی آواز سے تکلیف	222
214	آواز سے تکلیف دلیل حیات ہے	223
215	قرب و بعد کا تعلق حیات جسمانی ہے	223
216	حضور قبر میں زندہ ہیں	224
217	انبیاء کی آمد جسمانی تھی	224
218	آہٹ سے تکلیف	224

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
219	قبر شریف سے اذان	224
220	جسمانی حیات	225
221	قبروں میں نماز	225
222	موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا	226
223	انبیاء کی ارواح لوٹا دی جاتی ہیں	226
224	شہید کی حیات نبی کا صدقہ ہے	227
225	عبداللہ بن مسعود کا حلفیہ بیان	227
226	نبی کی حیات شہید سے اعلیٰ ہے	228
227	میرا علم موت کے بعد بھی حیات کی طرح ہے	228
228	عالم امثال میں زیارت	229
229	توجہ الی الخلق	229
230	حضور ﷺ کا خاصہ	230
231	ہر نبی شہید ہوتا ہے	230
232	فیض رسانی دلیل حیات ہے	231
233	شہید کی موت حیات ہے	231
234	حضور ﷺ شہید ہی ہیں	232
235	امہات المؤمنین بیوہ نہیں ہوئیں	232
236	سیدہ عائشہ کا حیا	232
237	انبیاء کی موت پردہ ہے	233
238	چراغ پر سر پوشی	233
239	نبی کی موت گوشہ نشینی ہے	233
240	انبیاء کے مال میں وراثت نہیں	234

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
241	آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں	234
242	نبی کی خواب بھی وحی ہوتی ہے	234
243	انبیاء کا امتیاز	235
244	انبیاء کے اجسام لطیف ہوتے ہیں	235
245	محدثین کا فیصلہ	236
246	اہل بیت کرام	237
247	چھٹا باب فضائل امہات المؤمنین رضون اللہ علیہن	241
248	امہات المؤمنین	242
249	ازواج مطہرات کا انتخاب	244
250	ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	244
251	ہاتف غیبی کا اعلان	245
252	بعثت نبوی کے لئے بے چینی	247
253	فضائل خدیجہ الکبریٰ	248
254	ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	249
255	ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	251
256	حضرت عائشہ صدیقہ بحیثیت فقیہہ	252
257	حضرت عائشہ صدیقہ بحیثیت زاہدہ	253
258	فضائل حضرت عائشہ صدیقہؓ	253
259	ام المؤمنین حضرت حفصہؓ	255
260	ام المؤمنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہ	256
261	ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ	256
262	حضرت ام سلمہ کی معذرت	257

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
263	ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ	258
264	فضائل سیدہ زینب رضی اللہ عنہ	260
265	تقریب ولیمہ	263
266	پردہ کا فلسفہ	264
267	سیدہ زینب کے نکاح پر عیسائیوں کا شور	267
268	ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	268
269	ام المؤمنین حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا	269
270	خالد بن سعید کا خطبہ	270
271	عشق رسول ﷺ کا مظاہرہ	272
272	ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	272
273	شاہ شیر کی تمنا	273
274	مدینہ منورہ میں نزول	273
275	حضور نے خود جواب سکھایا	274
276	ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	275
277	امہات المؤمنین رضی اللہ عنہا کا اجمالی خاکہ	276
278	تعداد ازواج کے اعتراض کا علمی جائزہ	277
279	ہندو مذہب	277
280	یہود و نصاری	277
281	ابراہیم علیہ السلام کی بیویاں	278
282	یعقوب علیہ السلام کی بیویاں	278
283	موسیٰ علیہ السلام کی بیویاں	278
284	حضرت داؤد علیہ السلام کی بیویاں	279

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
285	تعداد ازواج کے جواز پر عقلی دلائل	279
286	متعدداوندوں کی قباحت	281
287	ساتواں باب کنیزائیں	282
288	ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا	283
289	ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا	283
290	نفیسہ رضی اللہ عنہا	283
291	صاحبزادگان	284
292	حضرت قاسم رضی اللہ عنہ	284
293	حضرت زینب رضی اللہ عنہا	285
294	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا	286
295	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا	287
296	حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا	288
297	علامہ اقبال کا نذرانہ عقیدت	288
298	سیدہ کا بچپن	290
299	بچپن میں حضور ﷺ کی حمایت کی	290
300	سیدہ نے ابو جہل کو تھپڑ مارا	291
301	فضائل و کمالات	292
302	عجز و انکساری کا منظر	293
303	تفقہ فی الدین	293
304	سخاوت کا منظر	294
305	روحانی تربیت	296
306	پردہ کا احساس	297

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
307	شرم و حياء	297
308	خدمت خلق	297
309	مزارع شناسی	298
310	سیدہ نگاہ نبوت میں	299
311	محبت کا منظر	299
312	سفر کا ساتھ	300
313	صلہ رحمی	300
314	رضائی بہن بھائی	301

پہلا باب غزوہ تبوک کے متعلق کچھ باتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پچاس ارشادات گرامی

تبوک پہنچ کر حضور ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی پھر مجاہدین کی طرف متوجہ ہو کر ایک فصیح و بلیغ اور طویل خطبہ فرمایا جو پچاس ارشادات پر مشتمل ہے۔ چاہتا ہوں کہ اس خطبہ پاک کے ذکر سے بھی ”جلوۂ جاناں“ میں مزید حسن پیدا ہوگا۔

- ☆ تمام باتوں میں بہتر بات اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا ذکر ہے۔
- ☆ تمام قصوں میں بہتر قرآن حکیم ہے۔
- ☆ بہترین کام وہ ہے جو پوری لگن سے اور ٹھوس ارادے سے کیا جائے۔
- ☆ بدترین کام وہ ہے جو دین میں خود سے بنایا جائے۔
- ☆ تمام راہوں میں سب سے بہتر راہ انبیاء علیہم السلام کی راہ ہے۔
- ☆ سب سے عزت والی موت شہید کی ہے۔
- ☆ سب سے بڑا اندھا پن ہدایت کے بعد گمراہی ہے۔
- ☆ بہتر کام وہ ہے جو نفع دے۔
- ☆ بہتر ہدایت وہ ہے جس پر عمل کیا جائے۔
- ☆ بدترین اندھا پن دل کا اندھا ہونا ہے۔
- ☆ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔)
- ☆ جو چیز کم ہو مگر کافی ہو وہ اس سے بہتر ہے کہ ہو زیادہ مگر غافل کرنے والی ہو
- ☆ بدترین معذرت موت کے وقت کی معذرت ہے۔
- ☆ بدترین ندامت قیامت کے دن ہوگی۔
- ☆ بعض لوگ جمعہ میں دیر سے آتے ہیں ان میں بعض وہ بھی ہیں جو خدا کا ذکر لائق سے کرتے ہیں۔

- ☆ بڑے گناہوں میں جھوٹی زبان بھی ہے۔
- ☆ دل کی تو نگری سب سے اچھی ہے۔
- ☆ اصل کارآمد شے تقویٰ ہے۔
- ☆ دانیوں کا مرکز اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے۔
- ☆ دلوں کی پسندیدہ شے یقین ہے۔
- ☆ شک کفر کا ایک جزو ہے۔
- ☆ میت پر چیخنا چلانا جاہلیت کا کام ہے۔
- ☆ خیانت دوزخ کی آگ ہے۔
- ☆ شراب کا پینا دوزخ کی آگ سے داغے جانے کے مترادف ہے۔
- ☆ برے شعرا بلیس کی طرف سے ہیں۔
- ☆ شراب تمام گناہوں کی اصل ہے۔
- ☆ سب سے بری خوراک یتیم کا مال ہے۔
- ☆ سعادت مند انسان وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔
- ☆ بد نصیب انسان وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی برا لکھ دیا گیا ہو۔
- ☆ تم میں سے ہر ایک کو چار ہاتھ کے گڑھے میں جانا ہے۔
- ☆ معاملہ آخرت پر منحصر ہوگا۔
- ☆ عمل کا مدار انجام کار پر ہوگا۔
- ☆ سب سے برا خواب جھوٹا خواب ہے۔
- ☆ مومن کو گالی دینا فسق ہے اس سے لڑنا کفر ہے۔
- ☆ اس کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) خدا کی نافرمانی ہے۔
- ☆ اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔
- ☆ جو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں قسم کھائے گا اللہ تعالیٰ اسے جھٹلا دے گا۔
- ☆ جو دوسروں کو معاف کریگا اسے معاف کر دیا جائے گا۔

- ☆ جو دوسروں کو بخش دے گا اے بخش دیا جائے گا۔
- ☆ جو غصہ پی جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اجر دے گا۔
- ☆ جو مصیبت پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اجر دے گا۔
- ☆ جو سنی سنائی باتیں پھیلانے کا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔
- ☆ جو شخص مصنوعی صبر ظاہر کرے گا اللہ اس کی تکلیف کو بڑھا دے گا۔
- ☆ جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے گا اللہ اسے عذاب دے گا۔
- ☆ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

عبداللہ ذوالجبارین کی بلند بختی

یہ جلیل القدر صحابی بنی تبوک کی طرف روانہ ہونے لگے تو دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے شہادت کی دعا تو فرمادیں اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرمائے۔ حضور ﷺ نے ان کی اس درخواست پر فرمایا سامنے والے درخت کا چھلکا لاؤ۔ چھلکا لایا گیا آپ نے اسے حضرت عبداللہ ذوالجبارین کے بازو سے باندھ دیا اور فرمایا

انی احرم دمہ علی الکفاس (1)

میں اس کے خون کو کفار پر حرام کرتا ہوں

اس ارشاد پر حضرت عبداللہ ذوالجبارین تڑپ کر عرض کرتے ہیں حضور میں نے شہادت کیلئے دعا کی درخواست کی تھی آپ میری حفاظت کی دعا فرما رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا عبداللہ اگر تم اللہ کی راہ میں جہاد کی نیت سے نکلو گے اور دوران سفر بخار ہو گیا اور فوت ہو گئے تو بھی شہید ہو گے چنانچہ زبان رسالت سے نکلے ہوئے کلمات طیبات ایسے پورے ہوئے کہ راستہ میں انہیں بخار ہو گیا اور اسی تکلیف سے فوت ہو گئے۔ حضرت بلال الحمزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ذوالجبارین کے جنازہ میں

(1) محمد بن احمد بن سید الناس البعمری الربعی ابو الفتح فتح الدین (المتوفی 734ھ)، عیون الاثر فی

قون المغازی والشہائل والسیرة، ص 261/2

شامل تھا حضرت بلال حبشی (مؤذن) رضی اللہ عنہ نے شمع اٹھا رکھی تھی قبر تیار ہو جانے پر خود حضور ﷺ قبر شریف میں اترے، بلال بن حارث مزی فرماتے ہیں میں نے دیکھا سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما عبداللہ بن ذوالجہادین کے مقدس جسم کو ہاتھوں پر لئے رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھا رہے ہیں کہ حضور انور اس جسم کو قبر میں اتاریں چنانچہ حضور ﷺ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے جسم کو لحد شریف میں رکھا اور دائیں پہلو پر لٹایا۔ پھر بارگاہ قدس میں دعا فرمائی،

اللهم انی قد امیت عنہ مراضیا فامرض عنہ (1)

اے اللہ میں آج شام تک تیرے اس بندے سے راضی تھا۔

تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ روح پرور اور محبت بھرا منظر دیکھ کر تمنا کرتے ہیں

یا لیتنی کنت صاحب اللحد (1)

کاش اس قبر میں دفن میں ہوتا تمنا کا پس منظر واضح ہے۔

۱۔ جہاد کے سفر میں موت ہے

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے چھلکا باندھ کر حفاظت کی دعا فرمائی۔

۳۔ تبوک کا سفر ہے۔

۴۔ جنازہ میں صحابہ کے ساتھ حضور خود شامل ہیں

(1) محمد بن احمد بن سید الناس الیعمری الربعی ابو الفتح فتح الدین (المتوفی 734ھ)، عیون الاثر فی

فون المغازی والشہائل والسیرة، ص 261/2

ابو الفداء اسماعیل بن عمر کثیر القرشی الدمشقی، (المتوفی 774ھ)، السیرۃ النبویۃ لابن

کثیر، ص 33/4

محمد بن یوسف الصالحی الشامی (المتوفی 942ھ)، سبل الہدی والرشاد فی سیرت

خیر العباد، ص 460/5

ابو القاسم عبدالرحمن بن عبداللہ بن احمد السہیلی (المتوفی 581ھ)، الروض الانف فی شرح

السیرۃ النبویۃ، ص 302/4

محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزی (المتوفی 751ھ) زاد المعاد فی

ہدی خیر العباد، ص 471/3

ابو الحسن علی بن ابی الکر محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی الجزری،

عز الدین ابن الاثیر، (المتوفی 630ھ)، اسد الغابۃ، ص 104/2

جمال الدین ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی (المتوفی 597ھ) المنتظم فی تأریخ

الاصم والمملوک، ص 408/1

ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی، (المتوفی 774ھ)

البدایۃ والنہایۃ، ص 23/5

۵۔ نماز جنازہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی۔

۶۔ ابوبکر و عمر نے اپنے مبارک ہاتھوں سے جسم کو تھام رکھا تھا۔

۷۔ حضور اکرم ﷺ خود قبر میں اترے ہیں۔

۸۔ حضور ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں لٹایا ہے۔

اس محبت بھرے روح پرور منظر پر فرشتے بھی عیش عیش کراٹھے ہوں گے اور مبارک باد یوں کے تحائف پیش کئے ہوں گے۔ کہ عبد اللہ تیرا نصیب ہے، تیرا مقدر ہے تیرا بلند بخت ہے تجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

کھانے میں برکت

حضور ﷺ نے بیس روز تک تبوک میں قیام فرمایا مگر بزدل دشمن قیصر روم کو مقابلہ کی ہمت نہ ہو سکی حالانکہ قیصر کی دھمکیاں، نظریات سب کے سب اسلام دشمنی تھی، قیصر کے سامنے نہ آنے کی وجہ سے تبوک کے قرب و جوار کے بسنے والے خاندانوں میں چھوٹی موٹی ریاستوں سے صلح کے معاہدے طے ہو گئے اور سب نے جزیہ کا ادا کرنا منظور کر لیا یہ وہ ہیبت تھی جو چھا گئی۔ اسلامی فوج میں حضور ﷺ کی صدارت میں باقاعدہ مجلس مشاورت ہوئی کہ اب سفر کس طرف کرنا چاہئے کئی قسم کی تجاویز کے بعد یہ طے ہوا کہ واپسی مدینہ منورہ کی طرف ہو۔ پھر حالات کا جائزہ لے کر نئی صورت اختیار کریں گے۔ بارگاہ قدس سے حضور ﷺ کو مدینہ منورہ واپسی کا حکم مل گیا

فیہا محیاک و مہاتک و منہا تبعث (1)

اسی شہر مدینہ منورہ میں تیری زندگی بسر ہوگی اسی میں آپ کی وفات ہوگی

اور وہیں سے ہی آپ کو اٹھایا جائے گا اس ارشاد خداوندی کے مطابق واپس مدینہ منورہ

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 462/5

السہیلی الروض الانف، ص 291/4

احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ الخسیر و جریدی الخراسانی، ابوبکر

البیہقی، (المتوفی 458ھ) دلائل النبوة، الرقم 2005، ص 335/5

رواگی ہوگئی۔ جبریل علیہ السلام حاضر ہو کر عرض کرتے حضور اللہ کی بارگاہ سے آپ یہ دعا مانگیں۔

مراب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق و اجعل لی مثلذلک

سلطاناً نصیراً (1)

اے میرے اللہ جہاں کہیں تو مجھے لے جائے سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے تو مجھے لے آئے سچائی کے ساتھ لے آ اور اپنی طرف سے مجھے وہ نصرت عطا فرما جو مدد کرنے والی ہو۔

جب حضور ﷺ یہاں سے روانہ ہوئے ہیں تو سامان خوراک کی قلت سے فاقہ کشی میں مبتلا تھے۔ یہاں تک کہ صحابہ نے سواری کے اونٹوں کو ذبح کرنے کی اجازت مانگی۔ سیدنا فاروق اعظم نے اونٹوں کو ذبح کرنے سے روکا کہ مجاہدین کا سفر آسانی سے طے ہو سکے۔ فاروق اعظم عرض کرتے ہیں حضور لوگوں سے حکم فرمائیں جو کچھ کسی کے پاس تھوڑا زیادہ ہے لے آئے اور آپ اس پر دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ اس میں برکت فرما دے گا۔ حضور ﷺ نے فاروق اعظم کی تجویز سے اتفاق فرمایا دسترخوان لگا دیا گیا۔ صحابہ کو حسب استطاعت لانے کا حکم دیدیا گیا۔ چنانچہ جس کے پاس جو کچھ تھا اس نے پیش کر دیا ایک ایک مٹھی آٹا بھی لایا گیا چند کھجوریں بھی لائی گئیں، روٹی کے ٹکڑے بھی حاضر کئے گئے، ستوبھی پیش کئے گئے۔ یہ سارا سامان اکٹھا کر دیا گیا۔ سید عالم ﷺ نے وضو فرمایا اور دو رکعت نماز پڑھ کر ہاتھ پھیلا کر دعا فرمائی ”اے اللہ اس طعام میں برکت فرما“ سیدنا فاروق اعظم فرماتے ہیں حضور خود دسترخوان پر بیٹھ گئے اور بھی کوکھانے کا حکم دیدیا فرمایا جو چاہو کھاؤ جو چاہو لے جاؤ یہ سننا تھا مجاہدین نے دامن بھرتے بوریوں بھر لیں تھیلے پر کر لیں۔ لشکر میں تمام برتن بھر گئے تمام صحابہ نے پیٹ بھر کر کھایا۔ ایک صحابی فرماتے ہیں میں نے اس دسترخوان پر روٹی کا ایک ٹکڑا رکھا تھا اور مٹھی بھر کھجور وہ سارا دسترخوان بھر گیا میں نے وہاں سے دو بوریاں بھر لیں اور مدینہ منورہ پہنچنے تک یہ کھانا ختم نہ ہوا۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 462/5

السہیلی الروض الانف، ص 291/4

البیہقی، دلائل النبوة، الرقم 2005، ص 335/5

(2) ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی، انسانی، (المتوفی 303ھ) السنن

الکبری، الرقم 8793، ص 245/5

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 58/5

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 222/3

خصائص کبریٰ

یوں تو حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی طرف سے بے شمار خصائص عطاء ہوئیں۔ جن میں کوئی نبی، کوئی رسول آپ کا شریک نہیں۔ حضور ﷺ اپنے معمول کے مطابق اسی وادی تبوک میں ایک رات بیدار ہوئے۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد صحابہ کرام سے متوجہ ہو کر فرمایا آج رات اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے مجھے چند ایسے انعامات سے نوازا ہے جو اس سے پہلے کسی کو نہیں دیئے گئے پھر یہ فرمایا۔

☆ تمام انبیاء علیہم السلام کسی نہ کسی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوئے مگر مجھے اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے تمام انسانیت کی راہنمائی کیلئے مبعوث فرمایا اور ساری کائنات کیلئے رسول بنایا۔ انی ارسلت الی الخلق کافہ میں پوری کائنات کیلئے بھیجا گیا ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے مجھ پر مال غنیمت کو حلال فرمایا جبکہ مجھ سے پہلے مال غنیمت کا استعمال جائز نہ تھا۔

☆ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے مجھ پر یہ بھی کرم فرمایا کہ پانی نہ ملنے کی صورت میں مجھے تیمم کر کے نماز پڑھنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے میرے لئے پوری روئے زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا ہے جہاں نماز کا وقت آگیا قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھ لی مجھ سے پہلے تمام امتیں اپنی اپنی عبادت گاہوں میں نماز پڑھا کرتی تھیں

-

☆ حضور ﷺ نے اسی مقام پر فرمایا

ہی ماہی ہی ماہی ہی ماہی (1)

(1) ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل ہلال بن اسد الشیبانی، (المتوفی 241ھ) مسند الامام

احمد بن حنبل، الرقم 6771، ص 309/14

ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک بن سلمۃ الازدی الحجر المصری المعروف

بالطحاوی، (المتوفی 321ھ) مشکل الآثار، الرقم 3850، ص 47/10

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 456/5

محمد بن عمر بن واقد السہمی، الواقدی، (المتوفی 207ھ) المغازی، ص 1021/1

الواقدی، المغازی، ص 411/1

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ نہ سمجھ پائے تو عرض کی حضور یہ کیا ہے
فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سوال کروں ہر نبی نے اپنے رب قدوس سے سوال کیا ہے اور
یہ سوال میں نے تمہارے لئے کیا اور تمام ان لوگوں کیلئے کیا جو لا الہ الا اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

شامیوں سے صلح نامہ

اسی وادی تبوک میں ایک اور اہم مسئلہ بھی پیش آیا وہ شام کی سرحد پر واقع ایک شہر ازرح ہے
۔ وہاں کے شہریوں کے لیے حضور ﷺ نے صلح نامہ تحریر فرمایا جس میں انہیں اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کی
طرف سے امان دی گئی۔ اور ان پر یہ لازم قرار دیا گیا تھا۔ کہ وہ ہر سال رجب شریف کے مہینہ میں
سو (۱۰۰) دینار بطور جزیہ ادا کیا کریں اسی طرح اسی موقعہ پر شہر مرقنا کے باشندوں سے بھی مصالحت ہوئی
کہ وہ اپنے باغات سے پھلوں کا چوتھا حصہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ اور انہیں امان ہے۔ (۱)
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وبائی امراض پر نصیحت

اس سفر تبوک کے موقعہ پر حضور ﷺ نے وبائی امراض کے پھوٹ پڑنے پر جو اپنی امت کو
تحفظ کی ہدایت کی وہ یہ ہے۔

اذا وقع الطاعون بأرض وانتم فيها فلا تخرجوا منها واذا كنتم بغيرها فلا
تقدموا اليه۔ (۲)

اگر کہیں طاعون کی وباء پھوٹ پڑے تو تم وہاں سے نکل کر نہ جاؤ۔ اگر کہیں طاعون واقع ہو تو
اس خطہ میں داخل نہ ہو۔

(۱) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 462/5

السہیلی الروض الانف، ص 291/4449/5

(۲) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 449/5

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 307/1

انگلیاں ہیں فیض پر

سیدنا ابوقنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات ہم حضور ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کو واپسی کا سفر کر رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ابوقنادہ خیال رکھنا میرے پاس برتن میں پانی تھا مکان کے باعث سب سو گئے نماز صبح میں دیر ہو گئی، حضور ﷺ اٹھے اور اس پانی سے وضو فرمایا اور کچھ پانی بچ گیا ابو قنادہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے مجھے فرمایا

احتفظ بمائی الادوات والركوة فان لها شأنًا (1)

(ابوقنادہ) برتن اور پیالہ والے پانی کو محفوظ رکھنا،

حضور ﷺ نے طلوع آفتاب کے بعد صبح کی نماز پڑھائی اور پھر سفر شروع کیا کچھ مسافت کے بعد ایک ایسی جگہ پر پڑاؤ کیا گیا جہاں پانی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ لشکریوں کی حالت خستہ تھی پیاس کی شدت نے سواروں کو اور سوار یوں کو بری طرح نڈھال کر دیا تھا۔ حضور ﷺ نے صحابہ کی پریشان کن حالت کو دیکھا تو حضرت ابوقنادہ سے فرمایا ابوقنادہ وہ پانی والا برتن لاؤ، چنانچہ اس برتن والا پانی پیالے میں انڈیل دیا گیا۔ اور حضور نے ﷺ اپنی مبارک انگلیاں اس پیالے میں رکھ دیں بس ہاتھ مبارک کا رکھنا تھا انگلیوں سے چشمے ابل پڑے بانی بہنے لگا جو نبی لوگوں کو پتہ چلا دوڑے آئے پانی پیا سیراب ہو گئے فوج کے علاوہ اونٹ، گھوڑے بھی سیراب ہو گئے پانی پھر بھی بچا رہا اس وقت اس پیالے سے پانی پینے والے کون کون تھے، ۱۲ ہزار اونٹ تھے، ۱۲ ہزار گھوڑے تھے، اور تیس ہزار مجاہدین تھے۔ حضور ﷺ کے اس عظیم معجزہ کا ظہور بھی اسی سفر تبوک میں ہوا۔

امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ کے اسی معجزہ کا اس طرح ذکر فرمایا۔

۔ انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

سفر کرتے ہوئے یہ مقدس لشکر جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچا اور اس مقدس شہر کی عمارتیں دکھائی دینے

لگیں تو حضور ﷺ نے فرمایا اے طاہرہ پاکیزہ شہر ہے۔ مدینہ منورہ کے اسماء حسنہ میں سے طاہرہ بھی اسم پاک ہے۔ صاحب و فاء الوفاء علامہ نور الدین سمہودی علیہ الرحمۃ نے مدینہ منورہ کے بہت سے اسماء شہار فرمائے ہیں جن میں چند ایک یہ ہیں۔

امرض اللہ ، اکالۃ البلدان ، اکالۃ القرى ، الایمان ، البلد ، بیت
الرسول ، جزیرۃ العرب ، الحصینہ ، الجنۃ ، الحبیبہ ، الحرم ، حسنہ
طبیہ ، طابہ ، العاصہ ، الضرر ، حرم الرسول الخیرۃ ، الدام ، دمار الابرار
دار الایمان ، قبتہ الاسلام ، سیدۃ البلدان ، الشافیہ ، الصراء ، العروضا لغرا
، غلبہ ، القاصہ ، قرینۃ الانصار ، المبارکۃ ، الموء منہ ، قلب الایمان
المحبوبہ ، المحفوظہ ، مدینۃ الرسول ، المرحومہ ، المرزوقہ ، مضجع
الرسول المقر ، مہاجر الرسول ، مقدسہ الموفیہ ، ذات النخل
، دمار الفتح ، الناجیہ المکینہ ، المقدسہ ، المطیہ ، المسلمہ ، المسکینہ ،
المقدسہ ، المختارۃ المحبہ ، ارض الهجرة۔ (1)

وفاء الوفاء شریف ص ۱۱ سے ۲۲ تک ان اسماء حسنہ کی تشریح اور تفصیل مطلوب ہو تو میری کتاب
مدینۃ الرسول ص ۳۹ ج ۱ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) سلیمان بن احمد ایوب بن مطیر اللخمدی اشامی ، ابو القاسم الطبرانی (المتوفی 360ھ)،

المعجم الكبير ص 58/20

سلیمان بن احمد ایوب بن مطیر اللخمدی اشامی ، ابو القاسم الطبرانی

(المتوفی 360ھ)، المعجم الاوسط ص 354/12

جبل احد ہم سے پیار کرتا ہے

اسی مقدس سفر تبوک سے مدینہ منورہ کی واپسی پر جب حضور ﷺ کی نگاہ احد مبارک پہاڑ پر

پڑی تو فرمایا

هذا احد جبل يحبنا ونحبه (1)

یہ احد ایک پہاڑ ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

مدینہ منورہ سے تین میل دور شمال میں واقع ہے تبوک سے واپسی پر راستے میں پڑتا ہے ابو حمید ساعدی فرماتے ہیں حضور ﷺ نے غزوہ تبوک سے واپسی پر احد کو یہ اعزاز بخشا ہے۔ ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں جب حضور ﷺ نے احد کے متعلق یہ فرمایا تو میں بھی ساتھ تھا، ابو قلابہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ احد کے بارے میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد غزوہ تبوک سے واپسی پر ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم خیبر سے واپس آ رہے تھے تو حضور ﷺ نے احد کے متعلق یہ کلمات فرمائے تھے، مطابقت واضح ہے کہ تبوک اور خیبر دونوں سفروں سے واپسی پر یہ کلمات فرمائے ہوں گے۔ دونوں روایات میں اثبات ہے تردید تو کسی کی نہیں، طبرانی نے کبیر اوسط میں اسے بیان فرماتے ہوئے یہ اصفاء کیا ہے۔ احد جنت کے دروازہ پر ہے۔ اور غیر پہاڑ ہم سے بغض رکھتا ہے۔ ہم اسے اچھا نہیں سمجھتے یہ جہنم کے دروازے پر ہے۔

اس مقدس پہاڑ کی عظمت اس طرح بھی ثابت ہے سیدنا انس بن مالک فرماتے ہیں۔،،

(1)

محمد بن اسماعیل أبو عبد الله البخاری الجعفی

البخاری، الجامع الصحيح المختصر، باب، حوض الثمر، الرقم 1387، ص 333/5

البخاری، الجامع الصحيح، فصل الخدمة في الفزوة، الرقم 2675، ص 41/10

مالك بن انس بن مالك بن عامر الاصبغى المدنى (المتوفى 179)

موطأ مالك برواية محمد بن الحسن اشيباني، باب، ماجاء في تحريم ا

لمدينة، الرقم 1382، ص 350/5

أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النسابةوري (المتوفى: 261هـ)

عنوان الكتاب صحيح مسلم، باب فضل المدينة، دعاء النبي، الرقم 2428، ص 102/7

المسلم، الجامع الصحيح، باب احد جبل يحبنا ونحبه، الرقم 2466، ص 148/7

المسلم، الجامع الصحيح، باب احد جبل يحبنا ونحبه، الرقم 2468، ص 150/7

فأذا مررتهم فكلوا من شجرة وعضاة،، (1)

جب اس (احد) کے قریب سے گزرتو اس کے پھلوں سے کچھ نہ کچھ کھاؤ اگرچہ کوئی عام گھاس ہی کیوں نہ ہو۔

سیدنا انس بن مالک کی اہلیہ حضرت زینب اپنے بچوں سے فرمایا کرتی تھیں، جب تمہارا گزرا حد شریف سے ہو تو میرے لئے وہاں سے کچھ نہ کچھ تحفہ لے آیا کرو۔ یہی وہ مقدس پہاڑ ہے جس پر حضور ﷺ بمع صحابہ صدیق اکبر، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم تشریف لائے، جو نبی محبوب پاک نے اس پر قدم جمایا اسے وجد آیا۔ آپ نے فرمایا،

اسكن احد فليس عليك الانبي و صديق و شهيدان،، (2)

ٹھہر جا تجھ پر نبی ہے صدیق ہے۔ دو شہید ہیں۔

پہاڑ نے فوراً حکم مانا اور ہلنے سے رک گیا، اس حدیث پاک میں لفظ شہیدان پر غور کریں کہ نگاہ نبوت نے کتنا عرصہ پہلے دیکھ لیا تھا، کہ عمر و عثمان رضی اللہ عنہما شہید ہوں گے۔ اسی مقدس پہاڑ پر سیدنا ہارون علیہ السلام کا مزار شریف ہے۔ ۱۹۶۶ء میں مجھے بھی مزار شریف کی زیارت کا شرف ملا ہے ان دنوں وہاں جانے پر اتنی سختی تھی جتنی آج کل کی جارہی ہے۔ اسی مقدس پہاڑ کے دامن میں ایک چھوٹے سے غار کی زیارت ہوئی جس کے اوپر والے پتھر میں انسانی سر کے برابر پتھر کے اندر گول نشان ہے، ہمیں وہاں بتایا گیا کہ جنگ احد کے دوران حضور ﷺ ذرا آرام کرنے کیلئے یہاں بیٹھے تھے۔ تو سر مبارک کے اوپر کا پتھر نرم ہو گیا۔ اور سر مبارک کا نشان پڑ گیا۔ (3)

صحیح بخاری شریف میں حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں مجھے یاد

(1) لصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 243/4

عمر بن شبة (واسمہ زيد) بن عبیدة بن المنیر البصری، أبوزید (المتوفی: 262)

تأریخ الملیتۃ لابن شبة، ص 84/1

(2) البخاری، الجامع الصحیح، باب مناقب عثمان بن عفان، الرقم 3423، ص 33/12

أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علی الخراسانی، النسانی (المتوفی: 303)

السنن الکبری، ص 43/5

البیهقی، دلائل النبوة، باب جمای ابواب اخبار النبی، الرقم 2630، ص 151/7

(3) ابن کثیر، البدایہ والنہایة، ص 319/6

ہے جب حضور ﷺ تبوک سے واپس آئے تو میں بچوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے استقبال کے لئے حاضر ہوا تھا۔ تو حضور ﷺ کے استقبال میں یہ شعر پڑھے گئے۔

طلع البدر علينا من ثنية الوداع

وجب الشكر علينا ما دعا لله داع (1)

یہی وہ مقدس اشعار ہیں جو ہجرت کے موقع پر مدینہ منورہ داخلہ پر پڑھے گئے تھے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

بارگاہ رسالت میں نعتیہ کلام

اسی مقدس سفر غزوہ تبوک سے واپسی پر جب محبوب پاک ﷺ نے مدینہ منورہ کے قریب پڑاؤ فرمایا تو استقبال کرنے والوں نے بارگاہ رسالت میں چند نعتیہ اشعار پیش کئے ان اشعار کو امام احمد، امام بخاری نے حضرت جابر اور حضرت ابوقحادہ سے روایت کیا ہے۔

وانت لہما ولدت اشرفت الارض فصأنت بمومك الافق

اے اللہ کے رسول ﷺ جب آپ کی ولادت ہوئی تو پوری زمین روشن ہو گئی اور آسمان کے کنارے بھی چمکنے لگے۔

فحن في ذالك ایضاء وفي النور وسبل الرشاد، نخترق

اور ہم اسی نور اور روشنی میں ہدایت کی راہیں طے کر رہے ہیں

ووردت نا مر الخلیل مکتبنا فی صلبہ انت کیف یحترق (2)

آپ خلیل علیہ السلام کیلئے جلتی آگ میں تشریف لے گئے ان کی پیٹھ میں آپ کا نور تھا آگ کی کیا مجال تھی کہ انہیں جلا سکتی

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) البیهقی، دلائل النبوة، باب لما قدم علیہ السلام الہدیۃ جعل النساء، ص 364/2

ابن کثیر، سیرۃ، ص 269/2

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 271/3

(2) المسعودی، مروج الذهب، باب القول بأسبغ لامرواح، ص 220/1

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

یہ سفر تبوک سے رہ گئے تھے آپ اکثر و بیشتر غزوات میں شریک رہے غزوہ تبوک سے محروم رہنے کا واقعہ خود اس طرح فرماتے ہیں میں صحت کے لحاظ سے تو مند تھا اونٹنیاں دو تھیں۔ ساتھ چلنے کے لئے کوئی خاص رکاوٹ نہ تھی حضور ﷺ کے ارشاد گرامی کی روشنی میں صحابہ کرام نے تیاری شروع کر دی میں نے تیاری کا احساس کر لیا اشیاء ضرورت کی فراہمی کیلئے گیا۔ مصروفیت کے سبب جنگ کی تیاری کا موقع نہ مل سکا خیال کیا چلو آج نہیں تو کل کر لوں گا، اگلا دن بھی اسی سوچ و فکر میں گزر گیا کوئی نہیں کل چلا جاؤں گا سواری موجود ہے اسلامی لشکر سے جا کر مل جاؤں گا۔ فرماتے ہیں اسی کشمکش میں کئی دن گزر گئے اب خیال پیدا ہو گیا لشکر تو دور جا چکا ہے۔ اب ملنا مشکل ہے تو جہاد میں جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اب صورت یہ تھی فرماتے ہیں مدنیہ کے بازاروں میں مجھے کوئی سچا مسلمان نظر نہ آتا تھا۔ وہ تو سبھی حضور ﷺ کی اتباع میں تبوک روانہ ہو گئے تھے۔ منافق پھر رہے ہیں یا لکڑے لو لے ناپیدا، بیمار معذور، دکھائی دیتے ہیں۔ سیدنا کعب فرماتے ہیں لشکر جب تبوک پہنچ گیا تو میں چپک ہو گیا حضور ﷺ نے ایک دن فرمایا فعل کعب بن مالک کعب بن مالک نے کیا کیا ہے کسی ساتھی نے ذرا لا پرواہی کا مظاہرہ کرتے کہہ دیا حضور وہ تو اپنے لباس میں مگن رہتا ہے۔ لباس کی ریل پیل نے اسے جہاد سے محروم رکھا ہے۔

حبسہ برداء و نظرة في عطفية (1)

حضور ﷺ اس کی چادر نے جو اس نے کندھوں پر ڈال رکھی ہے اس کے دیکھنے سے روکا ہے۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا تو نے بہت غلط بات کی ہے کعب تو ایسا نہیں معاذ عرض کرتے ہیں اے اللہ کے رسول میں تو حضرت کعب کے بارہ میں اچھا خیال رکھتا ہوں۔ حضور ﷺ خاموش ہو گئے سیدنا کعب فرماتے ہیں دن گزرتے گئے یہاں تک کہ محبوب کریم ﷺ نے تبوک سے واپسی فرمائی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) البخاری، الجامع الصحیح، باب وعلی الثلاثة الزین خلفو، الرقم 4309، ص 248/14

أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)

مسند الامام أحمد بن حنبل، باب كعب بن مالك، الرقم 25922، ص 157/55

الطبرانی، المعجم الكبير، ص 377/13

سچائی نجات ہے جھوٹ ہلاکت

سیدنا کعب فرماتے ہیں حضور ﷺ کی واپسی پر میں اندوہ غم سے ٹڈھال تھا کہ اب عذر کیا پیش کروں گا معذرت خواہی کے کئی جوڑ توڑ سامنے آئے مگر دل مطمئن نہ ہوتا ڈر لگ رہا تھا حضور کے غضب سے اپنے کو بچاؤں گا کیسے بہت سے لوگوں نے حیلے بہانے بنانے کے مشورے دیئے، مگر حضور ﷺ کا یہ ارشاد دل میں دماغ میں چھا گیا کہ

الصدق ینجی والکذب یهلك۔ (1)

سچائی نجات ہے جھوٹ ہلاکت ہے۔

میں نے فیصلہ کر لیا کہ بارگاہ رسالت میں صورت حال صحیح صحیح عرض کر دوں گا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں جب حضور ﷺ نماز چاشت اور ضروریات گھر سے فارغ ہو کر باہر تشریف فرما ہوئے تو تبوک سے پیچھے رہ جانے والے لوگ آرہے تھے۔ اپنا کوئی نہ کوئی عذر پیش کرتے حضور ﷺ منظور فرماتے اور ان کیلئے دعا مغفرت فرمادیتے ان کی خفیہ نیتوں کو اللہ کے سپرد فرمادیتے سیدنا کعب فرماتے ہیں میں بھی حاضر ہوا سلام عرض کیا حضور ﷺ مجھے دیکھ کر مسکرا دیے مگر اس مسکراہٹ میں ناراضگی کے آثار نمایاں تھے۔ حضور ﷺ نے مجھے آگے بلایا میں حاضر ہوا سامنے بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے رخ انور پھیر لیا۔ میں نے عرض کی حضور اللہ کی قسم نہ میں منافق ہوں نہ میرے دل میں کسی قسم کا شک ہے نہ ہی میں نے اپنا عقیدہ بدلا ہے۔ فرمایا پھر تم ساتھ کیوں نہیں گئے۔ کیا تمہارے پاس سواری نہ تھی عرض کی حضور سب کچھ تھا حضور اگر میں اس وقت آپ کے سامنے کوئی غلط بیانی کر بھی دوں تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر آگاہ فرمادے گا۔ اور آپ مجھ پر ناراض ہوں گے۔ اب اگر میں سچی بات عرض کر دوں تو آپ ناراض ہوں گے۔ لیکن امید ہے میری سچائی پر اللہ رحم فرمائے گا اور مجھے معاف کر دے گا اب میں نے اپنی ساری کہانی کے انداز میں بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کر دی۔ اور عرض کی حضور میری اس غیر حاضری کیلئے میرے پاس کوئی عذر نہیں میری اس درخواست پر حضور ﷺ نے فرمایا

(1) البخاری، الجامع الصحیح، باب وعلى الثلاثة الذين خلفوا، الرقم 4309، ص 248/14

أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)

مسند الامام أحمد بن حنبل، باب كعب بن مالك، الرقم 25922، ص 157/55

الطبرانی، المعجم الكبير، ص 377/13

امامنا قد صدق البتہ (1)

اس شخص نے سچی بات کہہ دی ہے۔

فرمایا کعب اب تم گھر چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا کوئی حکم نازل ہو میں اٹھا اور گھر کی طرف چل پڑا کچھ لوگوں نے مجھے کہا کعب تو بھی کوئی عذر کر دیتا تو تجھے معافی مل جاتی۔ میرے دوست احباب مجھے سخت درشت کہتے رہے کہ تو نے غلطی کی ان لوگوں کے شدید اصرار پر ایک لمحہ کیلئے میرے دل میں بھی یہ بات آگئی کہ واپس جا کر کوئی عذر بنالوں۔ مگر الحمد للہ اللہ تعالیٰ اسی لمحہ پھر استقامت نصیب فرمائی۔ پھر سچائی کا ہی غلبہ سامنے آ گیا۔ اور فیصلہ کر لیا کہ غلط عذر کر کے دو گناہ اکٹھے نہیں کروں گا۔ ایک تو گناہ ہو گیا کہ تہوک میں نہیں جاسکا اور دوسرا گناہ غلط عذر کر کے نامہ اعمال میں لکھوا دوں ایسا نہیں کروں گا۔ سیدنا کعب فرماتے ہیں محبوب پاک ﷺ کی ذرا عدم توجہی نے مجھ پر کھلی دنیا تنگ کر دی تھی۔ لوگ اجنبی محسوس ہو رہے تھے کہ کوئی ملتا ہی نہیں تھا۔ شہر کے درو دیوار سونے سونے دکھائی دیتے تھے۔ حضرت کعب فرماتے ہیں، مجھے شدید اندیشہ یہ لگا رہتا تھا کہ کہیں اسی حالت میں موت نہ آجائے۔ اور حضور ﷺ جنازہ پڑھانے سے انکار فرمادیں۔ سیدنا کعب فرماتے ہیں میں نماز کے بعد حضور ﷺ کی محفل شریف میں بیٹھتا تھا۔ حاضر ہوتا تو سلام عرض کرتا۔ میں ترچھی نظروں سے زیارت کا شرف حاصل کرتا کھل کر سامنے دیکھنے کی ہمت نہ پڑتی جب میں اپنی نظریں جھکا لیتا تو حضور ﷺ کرم فرماتے اور مجھے دیکھ لیتے۔ جب میں متوجہ ہوتا تو حضور رخ انور پھیر لیتے۔ بس حضور کا رخ پھرنا تھا کہ کعب سے کائنات نے منہ موڑ لیا لوگوں میں بے رخی دیکھتا ہوں کوئی بات کرنا پسند نہیں کرتا کعب فرماتے ہیں دوسرے لوگوں کی تو بات چھوڑیں میرے چچا زاد بھائی ابو قتادہ نے میرے سلام کا جواب ہی نہ دیا میں نے کہا ابو قتادہ تم جانتے ہو میں رسول اللہ کا شیدائی ہوں ابو قتادہ خاموش رہے یہی سوال میں نے دوبارہ، سہ بارہ کیا وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر سوال کیا تم نہیں جانتے میں رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہوں اب انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرماتے ہیں میں روتا روتا واپس آ گیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) البخاری، الجامع الصحیح، باب وعلی الثلاثة الزین خلفو، الرقم 4309، ص 248/14

أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل ہلال بن أسد الشیبانی (المتوفی: 241ھ)

مسند الامام أحمد بن حنبل، باب کعب بن مالک، الرقم 25922، ص 157/55

الطبرانی، المعجم الكبير، ص 377/13

شدید آزمائش

سیدنا کعب فرماتے ہیں ہر لمحہ میری حالت غیر ہو رہی تھی۔ چچا زاد بھائی ابوقنادہ کی بے رخی سے شدید صدمہ پہنچا تھا۔ اس سے بھی بڑھ کر مجھے ایک اور آزمائش کا سامنا کرنا پڑا اسی حالت میں مدینہ منورہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ اچانک شام کا ایک تاجر بازار میں ملا اس نے کہا میں نے کعب بن مالک سے ملنا ہے اس کا گھر کون سا ہے؟ لوگوں نے اسے میری طرف اشارہ کر دیا اور کہا یہی کعب بن مالک ہے جسے تلاش کر رہے ہو چنانچہ وہ شامی تاجر میرے پاس آیا اور غسان کے بادشاہ کا خط مجھے دیا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں میں نے وہ خط کھولا تو اس میں یہ لکھا تھا، مجھے پتہ چلا ہے کعب تیرا مالک تجھ سے ناراض ہو گیا اور تجھے اپنی نظروں سے دور کر دیا ہے مجھے تکلیف ہوئی کہ تجھ جیسے لائق، ہنرمند، باوفا۔ سلیقہ شعار اور وفادار غلام کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا۔ اگر تو چاہے تو میرے پاس آ جا تجھے تیرے مقام کی مناسبت سے تیری دلجوئی کریں گے۔، کعب فرماتے ہیں، خط پڑھتے ہی مجھے شدید صدمہ ہوا کہ کفار میرے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ میں اپنے آقا کو چھوڑ دوں گا ہرگز نہیں، میں نے اس خط کا جواب نہ دیا اور اسے تنور میں جلادیا اور سیدہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گیا عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اب کرم فرمائیں میری بد قسمتی ہے کفار مجھ سے امیدیں رکھتے ہیں کہ میں آپ کو چھوڑ دوں گا۔ انہیں یہ جرأت اس وقت ہوئی جب آپ نے مجھ سے رخ پھیر لیا۔ حضور میں آپ کا ہوں، کیا کفار مجھے اپنے پھلے میں پھنسا لیں گے؟ ہرگز نہیں حضور ہرگز نہیں میں تو آپ کا ہی غلام بے دام ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

دوسرا حکم

حضرت کعب فرماتے ہیں چالیس دن بعد میں نے دیکھا حضور ﷺ کا قاصد خزیمہ بن ثابت میری طرف آ رہا ہے۔ میں نے پوچھا کیسے آنا ہوا۔ قاصد نے کہا حضور ﷺ کا حکم ہے کہ تم اپنی بیوی کو الگ رہوئی نے پوچھا کیا حضور نے مجھے طلاق دینے کا حکم دیا ہے قاصد نے کہا نہیں صرف الگ تھلگ رہو کعب فرماتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو بلایا اور اسے کہا تم اپنے میکے چلی جاؤ اور اس حد تک وہیں رہو کہ اللہ تعالیٰ میرے اس معاملہ میں کوئی فیصلہ فرمادے، سیدنا کعب فرماتے ہیں مجھے میرے اہل خانہ

نے مشورہ دیا تم حضور ﷺ کو اپنی بیماری یا کسی عذر کا ذکر کر دو تو حضور ﷺ تمہیں بیوی رکھنے کی اجازت دیدیں گے کہ تمہیں اس کی خدمت کی ضرورت ہے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم اس سلسلہ میں حضور ﷺ سے کوئی بات نہیں کرونگا میں خود جوان ہوں گھر کا کام کاج کر سکتا ہوں اس کے بعد مزید دس راتیں گزر گئیں پچاس راتیں مکمل ہونے پر رات کے تیسرے حصہ میں میری توبہ کی قبولیت کا حکم نازل ہو گیا ام سلمہ عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ کعب کو یہ خوشخبری نہ سناؤں فرمایا چپکے رہو لوگوں کو پتہ چل گیا تو آنا شروع ہو جائیں گے۔ اور انہیں ساری رات سونے نہیں دیں گے۔ سیدنا کعب فرماتے ہیں پچاسویں رات کی صبح کو میں اپنے مکان کی چھت پر بیٹھا تھا میں اپنی جان سے بیزار تھا کشادہ زمیں مجھے تنگ دکھائی دے رہی تھی۔ میں نے سنا سلع پہاڑی کی چوٹی سے کوئی آواز دے رہا ہے اللہ تعالیٰ نے کعب بن مالک کی توبہ قبول کر لی اے کعب تجھے مبارک ہو۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قبول توبہ کا حسین منظر

ابن عقبہ کہتے ہیں جب سلع پہاڑی سے قبول توبہ کا اعلان کیا گیا تو حضرت کعب خود فرماتے ہیں میں اسی وقت سجدہ میں گر گیا خوشی سے آنسوؤں کی جھری لگ گئی حضور ﷺ نے نماز فجر کے بعد قبول توبہ کا اعلان خود فرمایا لوگوں میں عجیب قسم کا ذوق تھا قطار در قطار مبارک کیلئے آرہے تھے حضرت کعب فرماتے سب سے پہلی آواز جو میرے کانوں میں پڑی وہ حمزہ اسلمی کی تھی جنہوں نے مجھے گھر آ کر خوشخبری سنائی میری خوشی کی انتہا نہ تھی۔ میں نے اس خوشی میں حمزہ اسلمی کو دو چادریں بطور انعام دے دیں اس وقت میرے پاس تھا بھی یہی کچھ اور میں نے اپنے لئے دو چادریں حضرت ابوقحادہ سے مانگ کر لیں اور انہیں پہنا سیدنا کعب فرماتے ہیں توبہ کی قبولیت کا مژدہ سننے کے بعد میں بارگاہ رسالت میں حاضری کے لئے چلا۔ لوگ مجھے راستہ میں ملتے رہے اور مبارک بادیاں دیتے رہے۔ یہاں تک کہ میں مسجد شریف کے اندر داخل ہو گیا وہاں میرے آقا و مولیٰ ﷺ تشریف فرما تھے۔ ارد گرد صحابہ حاضر تھے سیدنا کعب فرماتے ہیں مجھے دیکھ کر طلحہ بن عبید اللہ اٹھے میرے ساتھ مصافحہ کیا گلے ملے مبارک باد دی۔ پھر میں نے حضور ﷺ سے سلام عرض کیا حضور ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا

ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتك امك۔ (1)

کعب تجھے مبارک ہو جب سے تیری ماں نے تجھے جنا ہے۔

تیری زندگی میں اس سے بہتر کوئی دن نہیں گذرا ، میں نے عرض کی حضور یہ ارشاد آپ کی طرف سے ہے یا خدا کی طرف سے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حضرت کعب فرماتے ہیں حضور ﷺ جب خوش ہوتے تو چہرہ انور چمک جاتا ہم یہ حسین منظر دیکھ کر حضور ﷺ کی کیفیت کا اندازہ لگا لیا کرتے تھے۔ میں بارگاہ رسالت میں عرض کی حضور توبہ قبول ہونے کی خوشی میں اپنی ساری جائیداد اللہ اور اس کے رسول کے لئے صدقہ کرتا ہوں فرمایا نہیں پھر عرض کی تیسرا حصہ خیرات کر دوں فرمایا ہاں عرض کی حضور خیر میں جو میرا مال ہے وہ میں رکھ لیتا ہوں باقی سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لئے خیرات کرتا ہوں پھر میں نے عرض کی سچ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس آزمائش میں کامیاب فرمایا اب میں وعدہ کرتا ہوں جب تک زندہ رہا سچائی پر اٹھ نہیں آنے دوں گا اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کرتا رہے گا اس توبہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی۔

لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والانصار الذين اتبعوه في ساعة

العسرة ، (2)

اللہ تعالیٰ نے یقیناً رحمت فرمائی اپنے نبی پاک اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل وقت میں اپنے نبی کی پیروی کی تھی۔

حضرت کعب فرماتے ہیں ایمان کی دولت کے بعد مجھ پر جو اللہ کا بہت بڑا انعام ہوا وہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور سچ بولا اگر میں نے جھوٹ بولا ہوتا تو میں بھی انہیں کی طرح برباد ہو جاتا جنہوں نے جھوٹ بولا تھا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں میں نے توبہ کی خوشخبری سننے پر حضور ﷺ

(1) البخاری ، الجامع الصحيح ، باب وعلى الثلاثة الذين خلفوا ، الرقم 4309 ، ص 14/248

أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)

مسند الامام أحمد بن حنبل ، باب كعب بن مالك ، الرقم 25922 ، ص 55/157

الطبراني ، المعجم الكبير ، ص 13/377

(2) التوبة ، 9: 117

کے مقدس ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ہلال بن امیہ

غزوہ تبوک میں نہ جانے والوں میں حضرت کعب کے دوسرے ساتھی ہلال بن امیہ تھے یہ اپنا واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں جب تبوک کی روانگی کا وقت آیا تو میرے اہل و عیال ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے جب وہ اکٹھے ہو گئے تو میں نے سوچا اس سال ان کے ہاں ٹھہر جاؤں تو کوئی حرج نہیں مگر پھر شرمندگی نے مجھے پریشان کیا اور میری زبان سے یہ فقرہ نکلا۔

اللهم لك على ان لا ارجع الى اهلي ومالي - (1)

اے اللہ میں تیرے ساتھ وعدہ کرتا ہوں جس مال اسباب کی وجہ سے تبوک کی سعادت سے محروم رہا اب میں لوٹ کر ان کے پاس ہرگز نہ جاؤں گا۔
ان کیلئے بھی وہی حکم تھا جو حضرت کعب کیلئے تھا کہ اپنی بیوی سے الگ رہیں۔ حضرت کعب فرماتے ہیں ہلال بن امیہ کی بیوی خولہ بنت عاصمہ نے جب یہ حکم سنا تو دربار رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی حضور میرا شوہر ہلال بن امیہ بہت بوڑھا ہے اس کے پاس کوئی خادم نہیں ہے۔ بینائی جواب دے چکی ہے کیا میں اس کی خدمت کے لئے اس کے پاس رہ سکتی ہوں فرمایا ہاں رہ سکتی ہے خولہ عرض کرتی ہیں حضور جس دن سے آپ نے اس سے رخ پھیرا ہے اللہ کی قسم اس کا رونا بند ہی نہیں ہوتا آج تک زار و قطار رو رہا ہے۔ مابہرکہ اللہ کی قسم اسے تو کسی چیز کی ہوش ہی نہیں ہلال بن امیہ کو سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے قبول توبہ کی بشارت دی ہلال اسی دردمقار میں بے حد کمزور ہو گئے تھے کئی کئی دن تک کھانا نہ کھاتے تھے صوم وصال رکھا کرتے تھے۔ رونے کے بغیر کوئی دوسرا کام نہ تھا قبول توبہ کی بشارت حضرت کعب کے ساتھ ہی انہیں دیکھی تھی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) البخاری، الجامع الصحیح، باب وعلی الثلاثة الذین خلفوا، الرقم 4309، ص 248/14

أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)

مسند الامام أحمد بن حنبل، باب كعب بن مالك، الرقم 25922، ص 157/55

الطبرانی، المعجم الكبير، ص 377/13

مرارہ بن ربیع

غزوہ تبوک میں رہ جانے والوں میں یہ بھی ایک تھے حضرت کعب اور بلال بن امیہ کے تیسرے ساتھی یہ بھی تھے اپنے شریک سفر نہ ہونے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں ان کا ایک باغ تھا پھل پک چکا تھا بہار دکھا رہا تھا۔ مرارہ فرماتے ہیں۔ میں نے خیال کیا اگر تبوک نہ بھی جاسکا تو کوئی حرج نہیں تمام غزوات میں شریک ہوتا رہا ہوں ایک سے رہ گیا تو حرج نہیں۔ فرماتے ہیں پھر مجھے اپنی غلطی کی شدت سے احساس ہوا اور میں نے اپنے نفس کو ملامت کی تو نے کس قدر غلطی کی محبوب کریم ﷺ کے ساتھ سفر تبوک پر نہ گیا۔ اس قلبی کے اضطراب ہونے پر یہ دعا کی۔

اللهم انی اشهدك انی قد صدقت به فی سبيلك۔ (1)

اے اللہ میں تجھے اس بات پر گواہ بناتا ہوں جس مال و دولت نے مجھے تیرے حبیب سے پیچھے رکھا اس کو تیری راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔

آسمانوں سے قبول توبہ کا حکم ان تینوں بزرگوں کیلئے کعب بن مالک۔ بلال بن امیہ۔ مرارہ بن ربیع کیلئے اترتا تھا جس آدمی نے حضرت مرارہ بن ربیع کو خوشخبری سنائی وہ سلکان بن سلامہ کہتے تھے سورہ توبہ شریف قبول توبہ کے ذکر میں ان تینوں کی طرف اشارہ ہے۔

وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الامراض بما رحبت و

ضاقت عليهم انفسهم وظنوا ان لا ملجاء من الله الا اليه ثم تاب

عليهم ليتوبوا ان الله هو التواب الرحيم۔ (2)

اور ان تینوں پر بھی بہار رحمت فرمائی جن کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ زمین کھلی ہونے کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی ان کی جانیں بھی ان پر بوجہ بن گئی تھیں انہوں نے جان لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی جائے پناہ نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا تا کہ وہ بھی رجوع کریں بے شک

(1) البخاری، الجامع الصحیح، باب وعلى الثلاثة الذين خلفوا، الرقم 4309، ص 248/14

أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، حلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)

مسند الإمام أحمد بن حنبل، باب كعب بن مالك، الرقم 25922، ص 157/55

الطبراني، المعجم الكبير، ص 377/13

(2) التوبة، 9: 118

اللہ تعالیٰ ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے اور بہت رحم کرنے والا ہے۔
اور بھی کئی لوگ رہ گئے تھے۔ مگر یہ تینوں ساتھی محل عتاب بنے خطاب بھی انہیں فرمایا اور
درگزر و غفور کے حقدار بھی یہی تھے۔

مسجد ضرار

۹ھ میں تبوک میں بیس دن قیام کے بعد جب حضور ﷺ واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو
اس سال کا ایک اہم واقعہ یہ ہوا جب حضور ﷺ مقام اذان تک پہنچے یہاں سے مدینہ منورہ صرف گھنٹے
ڈیڑھ گھنٹے کا سفر رہ جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے مالک بن انشتم اور معن بن عدی کو بھیجا کہ جائیں مسجد ضرار
کو گرا دیں اور جلا دیں یہ مسجد منافقین نے بنائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف اس میں باتیں ہوتی
رہیں۔ مشورے ہو سکیں، تبوک روانگی سے قبل منافقین نے درخواست کی تھی کہ حضور آپ ہماری مسجد
میں چلیں اور نماز ادا فرمائیں تاکہ برکت ہو آپ نے فرمایا تھا اس وقت تو مدینہ سے تبوک جا رہا ہوں
واپسی پر دیکھا جائے گا واپسی پر اس کے گرانے اور جلانے کا حکم دے دیا گیا۔ قرآن مقدس نے اس مسجد
کا ذکر اس طرح فرمایا ہے

”وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضَرَارًا كُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَامْرَأًا
دَالِمًا سَأَرَبَ اللَّهُ وِمُرْسُلُوهُ مِنْ قَبْلِ وَلِيَحْلِفُنَا إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ
يَشْهَدُ أَنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ لَا تَقْعُدُوا فِيهِ أَبَدًا۔“ (1)

جن لوگوں نے مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کفر کرنے اور ایمان داروں میں تفرقہ ڈالنے اور اس
شخص کی قیام گاہ کیلئے جو پہلے ہی اللہ اور اس کے رسول سے برسر پیکار ہے اور وہ قسمیں کھائیں گے کہ
ہماری نیت درست ہے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں۔

آپ اس مسجد میں جا کر کبھی کھڑے نہ ہوں۔ اس سے اگلی آئیہ کریمہ میں مسجد قبا کی فضیلت کا
ذکر فرمایا گیا ہے۔ چونکہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں
اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے

اسی موقعہ پر حضور ﷺ نے بنو سلیم یہودی کے مکان کو بھی جلا دینے کا بھی حکم فرمایا تھا جس میں منافقین جمع ہو کر اسلام کے خلاف سازشیں کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت طلحہؓ نے چند آدمیوں کے ساتھ جا کر اس مکان کو بھی جلا دیا تھا۔ (1)

☆ وہ جگہ جس میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف سازشیں ہوں اس لائق نہیں کہ اسے آباد رکھا جائے بلکہ ضروری ہے کہ برباد کر دیا جائے جیسے مسجد ضرار اور بنو سلیم کے مکان کا حشر ہوا۔

☆ کافر و منافق کی قسم غیر معتبر ہے جیسے مسجد ضرار کے سلسلہ میں انہیں جھوٹا کہا گیا ہے۔

☆ مسجد کے آداب مسجد کے احکام اسی مسجد سے وابستہ ہیں جس میں اسلام کی حمایت اور رسول اللہ ﷺ کی عظمت کے چرچے ہوتے ہوں اور ان کی ناموس کا تحفظ ہو

یہ مسجد ضرار دراصل مسجد قباء کی مخالفت میں تعمیر کی گئی تھی۔ اس مسجد کا ”موہری“ شخص ابو عامر تھا یہ ہمیشہ سے کفار کے ساتھ مل کر اسلام کی مخالفت کرتا رہا اس ابو عامر نے ہوازن کی شکست کے بعد اپنے دوستوں کی حوصلہ افزائی کیلئے یہ پیغام بھی بھیجا تھا کہ میں قیصر روم کے پاس جا رہا ہوں۔ وہاں سے پورا مسلح لشکر آ کر مدینہ منورہ پر حملہ کرے گا۔ مدینہ برباد کر دے گا صحابہ کو قید کر کے شام لے جائے گا اور اسلام کا یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اسی ابو عامر کے حکم سے یہ مسجد تیار کی گئی تھی جسے گرا دیا گیا اور جلا دیا گیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنایا گیا

اسی ۹ھ کے اہم واقعات میں یہ بھی اسلامی تاریخ کا ایک بڑا اہم واقعہ ہے اسی سال آپ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنا کر مکہ مکرمہ روانہ فرمایا تھا تین سو افراد آپ کے ساتھ روانہ ہوئے تھے۔ بیس اونٹ قربانی کے لئے ساتھ تھے اور یہ حکم تھا کہ حج میں پہنچ کر سورہ برات کی چالیس آیات جو عہد توڑنے والوں کے حق میں نازل ہوئیں وہ اعلان کر دیں۔ احکام یہ تھے

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 430/9
ابوالفتح، عیون الاثر، 212/3

☆ اس سال کے بعد مشرکین مسجد حرام کے قریب نہ جائیں۔

☆ جنت میں کوئی کافر داخل نہیں ہوگا۔

☆ مشرکین بیت اللہ شریف کا برہنہ طواف نہ کریں۔

☆ جس سے حضور ﷺ نے جو عہد کیا ہے وہ پورا کر دیا جائے گا۔

☆ جن سے کوئی عہد نہیں انہیں چار ماہ کی مہلت ہے

☆ اگر اس نے مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا تو قتل کر دیا جائے گا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی روانگی کے بعد حضور ﷺ نے بہتر خیال فرمایا کہ حج کے موقع پر نقض عہد جو اعلان کیا جائے تو بہتر ہے یہ اعلان خاندان سے کوئی شخص کرے کہ اہل عرب ایسے اعلانات کو اہمیت خاندانی نسبت سے زیادہ دیتے ہیں تو آپ نے سیدنا علی المرتضیٰ کو اپنی اونٹنی پر سوار کر کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے روانہ فرمایا کہ سورہ برأت کی آیات موسم حج میں تم سناؤ۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب حضور ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنی تو گمان ہوا کہ حضور ﷺ خود تشریف لے آئے ہیں دیکھا تو سیدنا علی المرتضیٰ تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فوراً حیدر کرار سے سوال کیا، کیا آپ امیر بنا کر بھیجے گئے ہیں یا تابع؟ تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا نہیں امیر تو آپ ہی ہیں میں تو تابع بن کر آیا ہوں۔ اور فقط سورہ برأت کی آیات سنانے کے لئے آیا ہوں چنانچہ لوگوں کو حج ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہی کروایا خطبے بھی آپ نے ہی پڑھے امامت کا فریضہ بھی آپ ہی ادا کرتے رہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ نے سورہ برأت کی آیات یوم النحر میں جمرہ عقبہ کے قریب کھڑے ہو کر سنائیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی المرتضیٰ کے تعاون کے لئے ایک گروپ مقرر کر دیا جو بار بار یہ اعلان کرتا رہے ایک حدیث شریف میں ہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ جب مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر راستہ میں ذوالحلیفہ کے مقام پر صدیق اکبر سے ملے تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا شاید میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہو گیا ہے فوراً مدینہ منورہ واپس ہوئے اور عرض کی حضور کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے فرمایا نہیں۔

☆ تُو تو میرا رعا رہے۔

☆ تُو تو غار ثور کا بھی ساتھی ہے۔

☆ حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہوگا۔

علی المرتضیٰ کو اعلان کرنے کے لئے بھیج رہا ہوں کہ عرب ایسے اعلانات میں گھر کے افراد کو اہمیت دیتے ہیں۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد ثقیف کا قبول اسلام

اسی ۹ھ میں تبوک سے واپسی پر حضور ﷺ کی بارگاہ میں مختلف سمتوں سے وفد کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ لوگ حاضر ہوتے اسلام قبول کرتے ان وفد کا آنا اور حلقہ بگوش اسلام ہونا یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ (2)

کی واضح دلیل ہے۔ اور کھلی تفسیر ہے یہ پانچ رکنی وفد تبوک کی واپسی پر عبدیلیل کی قیادت میں حضور ﷺ کے دربار گوہر بار میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اس وفد کی آمد سے مسلمانوں میں بہت خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ سب سے پہلے اس وفد کو حضرت مغیرہ بن شعبہ نے دیکھا وہ دوڑے کہ رسول اللہ ﷺ کو خوشخبری سنائیں سیدنا صدیق اکبر کو پتہ چلا تو آپ نے حضرت مغیرہ سے فرمایا مجھے اجازت دو میں یہ خبر حضور ﷺ کو میں سناؤں۔ مغیرہ کی اجازت سے صدیق اکبر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے۔ اور اس وفد کی آمد کا ذکر کیا حضور ﷺ نے اس وفد کا خیمہ مسجد شریف میں لگوادیا۔ حضرت خالد بن سعید کو انکی دیکھ بھال کے لئے مقرر فرما دیا حضرت خالد خود اس وقت تک کھانا نہیں کھا تے تھے جب تک مہمانوں کو کھانا نہیں کھلا دیتے۔

معلوم ہوا کہ مہمان نوازی کے آداب میں ہے کہ صاحب خانہ مہمانوں سے پہلے کھانا نہ کھائے۔ اگر کسی نے وفد سے کوئی بات کرنا ہوتی تو حضرت خالد کے ذریعہ سے کرتا۔ اس وفد نے حضرت خالد کے ذریعہ سے قبول اسلام کے لئے کچھ عجیب سی شرائط پیش کیں۔ (یاد رہے یہ اُس سرکش قبیلہ کے افراد ہیں جسے بارہ افراد کا اسلامی لشکر مسخر نہ کر سکا تھا حضور ﷺ کی دعائیں کھینچ لائیں ہیں)

(1) الوقدی، المغازی، ص 1077/1

(2) النصر، 2: 110

۱۔ نماز معاف کر دی جائے۔

۲۔ لات جو ہمارا بت ہے اسے تین سال تک نہ توڑا جائے۔ ب

۳۔ ہمارے بت خود ہم سے نہ تڑوائے جائیں۔

حضور ﷺ نے پہلی دو شرائط کو ماننے سے انکار فرمادیا اور فرمایا

لا خیر فی الدین لا صلوة فیہ۔ (1)

اس دین میں کوئی بہتری نہیں جس میں نماز نہ ہو۔

تیسری شرط میں نرمی فرمادی پورے وفد نے اسلام قبول کیا اور وطن واپس آ گئے۔ صدیق اکبرؓ کے اشارہ سے حضور ﷺ نے اس وفد کا امیر عثمان بن ابی العاص کو مقرر فرمایا انہیں اسلامی مسائل سیکھنے میں دلچسپی تھی۔ اس وفد کے ساتھ ہی مغیرہ بن شعبہ کو روانہ فرمایا کہ لات کو توڑ دیں۔ جب حضرت مغیرہ وہاں پہنچے اور بت توڑنے کا اعلان ہوا تو علاقہ کی خواتین، مرد، بوڑھے، بچے، یہ منظر دیکھنے کے لئے آئے۔ انہیں خیال تھا کہ جونہی ان کے خدالات کو توڑا جائے گا توڑنے والے پر لات کا قہر نازل ہوگا اور وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو جائے گا۔ چنانچہ حضرت مغیرہ نے لات کو توڑ دیا بت خانہ میں پڑا ہوا سارا مال لے لیا اس مال سے قارب بن اسود کا قرض ادا کیا گیا بچا ہوا مال دربار رسالت میں پیش کیا گیا آپ نے اسی وقت مسلمانوں میں تقسیم کا حکم فرمادیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اسلام کی مدد کی۔ (2)

لات کے خزانہ کے مال سے قارب کے قرض کی ادائیگی سے وہاں کے لوگوں پر اسلامی جذبات کا گہرا اثر ہوا۔ اس وفد میں عثمان بن ابی العاص سب سے چھوٹے تھے۔ جب یہ وفد کہیں جاتا تو حضرت عثمان بن ابی العاص کو اپنے سامان کی حفاظت کیلئے چھوڑ جاتا جب وفد کے یہ لوگ واپس

(1) ابوالفتح ، عیون الاثر، ص 272/2

ابن کثیر سیرۃ، ص 55/4

الصالح ، سبل الہدی والرشاد، ص 296/6

(2) ابوالفتح ، عیون الاثر، ص 272/2

ابن کثیر سیرۃ، ص 417/8

الصالح ، سبل الہدی والرشاد، ص 265/8

آجاتے تو پھر حضور کے ہاں حاضری دیتے حضرت عثمان بن ابی العاص فرماتے ہیں میں نے ایک دن حضور سے عرض کی حضور قرآن پاک یاد کرنے کی کوشش کرتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں قرآن پاک میرے دل میں ٹھہرتا نہیں۔ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا ”یا شیطان اخرج من صدر عثمان“ (1)

اے شیطان عثمان کے سینہ سے نکل جا

عثمان فرماتے ہیں اس کے بعد میں کبھی بھی نہیں بھولا عثمان فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے یہ دعا بھی کروائی تھی کہ اللہ مجھے دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تو نے ایسی شے مانگی ہے جو کسی دوسرے نے نہیں مانگی۔ یہ وفد جب واپس وطن لوٹا تو عبدیالیل نے کہا تم اپنے اسلام کی خبر کسی کو نہ دینا ضرورت ہوئی تو میں خود بات کر لوں گا۔ قائد وفد نے واپسی پر اپنے اچھے تاثرات کا ذکر نہ کیا مگر وطن کے جہان دیدہ تجربہ کار لوگوں نے کہا ہم اسلام لانے کے حق میں نہیں تو تب وفد کے ترجمان نے صحیح صورت حال بتائی اور کہا حضور ﷺ نے جو کچھ ہمیں بتایا ہم نے مان لیا ہے۔ تمام شرائط ہم نے تسلیم کر لی ہیں۔ اس وقت تک ہم نے جو راز رکھا تو صرف اسی لئے کہ تمہارے دماغوں سے غرور ختم ہو جائے۔ اور تم بھی سچے دل سے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آؤ۔ چنانچہ قبیلہ بنو ثقیف کے تمام افراد حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

اہل ہوازن بارگاہ رسالت میں

اسی ۹ھ کے اہم واقعات میں بارگاہ رسالت میں اہل ہوازن کی حاضری بھی ہے کہ یا یہ کہہ لیجیے فتح مکہ کے بعد حاضری دینے والے وفد میں یہ پہلا ایک اہم وفد ہے۔ گزشتہ صفحات میں بھی اس واقعہ کا اجمالاً ذکر ہوا ہے۔ یہاں پر تفصیل درج ذیل ہے۔ یہ وفد حاضر ہوا اور اپنی دلی آراء کو اس انداز سے پیش کیا۔

(1) البیہقی، دلائل النبوة، باب تعلیم النبی، الرقم 2055، ص 394/5

البیہقی، دلائل النبوة، باب تعلیم النبی، الرقم 2056، ص 394/5

لابی نعیم الاصبغانی، معارف الصحابة، باب من اسم عثمان، الرقم 4400، ص 88/16

امنن علینا رسول اللہ فی کرم

فأنك المرء نر جوة و ننتظر (1)

ترجمہ: اے اللہ کے رسول اپنے کرم و مہربانی سے ہم پر احسان فرمائیں بے شک آپ ایسے شخص ہیں جس سے مہربانی اور کرم کی امید کرتے ہیں۔

امنن علی بیضہ قد عاها قدس

فی العالمین شملها فی دھر ما غیر (1)

ترجمہ: اس قبیلہ پر احسان فرمائیں جس کی حاجتوں کو قضا و قدر نے روک دیا ہے تغیرات زمانہ سے اس کا شیرازہ بکھر گیا ہے۔

یاخیر طفل و مولود و منتخب

فی العالمین اذا ما حصل البشر (1)

ترجمہ: اے بہترین مولود مسعود اور کائنات عالم کے بہترین انتخاب

ان لم تدس کھم نعماً تشر

یا مرجع الناس حلماً حین تختبر (1)

ترجمہ: اگر آپ کا کرم انکی دستگیری نہیں کرے گا تو ہلاک ہو جائیں گئے اور وہ ذات جس کا علم اور بردباری میں سب سے پہلے بھاری ہے۔ امتحان کے وقت اس کا حکم ظاہر ہو جاتا ہے۔ ہم پر احسان فرمائیں۔

امنن علی نسوة قد کنت ترضعها

اذفوک تملثوه من محضها الدس (1)

ترجمہ: ان خواتین پر احسان فرمائیں جن کا آپ دودھ پیتے تھے اور ان کے خالص دودھ سے آپ اپنے منہ کو بھرتے تھے۔

(1) سہیلی، الروض الانف، ص 262/4

الوقدی، المغازی، ص 950/1

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 392/5

لا تجعلنا كمن شالت لغامته

واستبق منا فانا معشر ز هز (1)

ترجمہ: ہمیں ان لوگوں کی طرح نہ کیجئے جن کے قدم اکھڑ گئے ہوں اور اپنے جود و کرم کو ہمیشہ کیلئے ہم شرفا کا گروہ ہیں کسی کے احسان کو فراموش نہیں کرتے۔

انا لنشكر للنعماء اذا كفرت

وعندنا بعد هذا اليوم مدخر (1)

ترجمہ: بیشک ہم انعام اور احسان کے بہت ممنون ہوتے ہیں جبکہ لوگ اس کی ناشکری کریں۔

فالبس العفو من قد كنت ترضعه

من امها لك ان العفو مشتہرا (1)

ترجمہ: آپ ان ماؤں کو اپنے دامن عفو میں چھپالیں جن کا آپ نے دودھ پیا ہے آپ کا عفو تو بہت مشہور ہے۔

يا خير من مرحت كمت الجياد به

عند الفرح اذا ما مستو قد انشزم (1)

ترجمہ: اے وہ ذات جس کی سواری سے کیت گھوڑے خوشی میں آ جاتے ہیں جبکہ لڑائی کی آگ بھڑکائی جائے۔

انا نامل عفو امانك تلبسه

هذا البريه اذ تعفو وتصر (1)

ترجمہ: ہم آپ سے ایسے کرم کی امید لگائے ہیں جو ان سب کو اپنے اندر چھپالے۔

فاغفر عفا الله مما انت مراهبه

يوم القيامة اذ يهدى لك الظفر (1)

(1) سہیلی ، الروض الانف ، ص 262/4

الوقدی، المغازی، ص 950/1

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 392/5

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ آپ ہم کو معاف کریں اللہ تعالیٰ آپ کو قیامت کے اندیشوں سے محفوظ رکھے گا اور آپ کو کامیابی عطا فرمائے گا۔

اس سے مزید اشعار اور درخواستیں دیکھنا مطلوب ہوں تو۔ کا مطالعہ مفید رہے گا۔ حضور ﷺ نے ہوازن کے اس وفد کی اس طرح پزیرائی فرمائی کہ یہ لوگ اپنے چھ ہزار قیدیوں کو لے کر واپس گئے صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

مکتوب گرامی اہل بخران کے نام

اسی ۹ھ میں حضور ﷺ نے اہل بخران کے نام مکتوب گرامی لکھا جس میں انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دے دی گئی تھی اس گرامی نامہ کا متن یہ ہے۔

بسم انہ ابرہیم واسحق، یعقوب من محمد النبی مرسل اللہ الی
اسقف بخران و اہل بخران ان اسلمتم فانی احمد الیکم الہ ابراہیم و
اسحق و یعقوب اما بعد فانی ادعوکم الی عبادۃ اللہ من عبادۃ العباد و
ادعوکم الی ولایۃ اللہ من ولایۃ العباد فان ابیتم فالجزیۃ فان ابیتم فقد
اذنتکم بحرب واسلام۔ (1)

ترجمہ: ابراہیم اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے رب کے نام سے میں اس خط کا آغاز کر رہا ہوں۔ اس کے بعد میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ بتوں کی پرستش چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور بندوں کی دوستی چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی دوستی کو پسند کرو اگر تم اس دعوت کو قبول نہ کرو تو پھر جزیہ ادا کرو اگر تم جزیہ ادا کرنے سے بھی انکار کرو تو پھر جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ۔ والسلام

جب یہ گرامی نامہ وہاں کے مذہبی پیشوا کو ملا تو یہ زوردار مضمون پڑھ کر پریشان ہو گیا اور اپنے علاقہ کے نامی گرامی آدمی شرجیل کو بلا یا مشکل معاملات میں اس سے مشورہ لیا جاتا تھا، بخران کے مشہور لوگ اسکی قیادت کے زبردست قائل تھے وہاں کے مشاہیر، الایم، السید، ابو حارثہ العاقب اس کی فراست و اشمندی کے قائل تھے شرجیل نے جب یہ گرامی نامہ پڑھا تو کہا ہو سکتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام

کی اولاد دے ہونے والا نبی یہی ہو۔ میں نبوت کے معاملہ میں مشورہ نہیں دے سکتا۔ اس پر بڑے مذہبی راہنما نے یکے بعد دیگرے ایک ہی جیسے مشورے سن کر بخران کے عام لوگوں کو بلایا اور وہ گرامی نامہ سنایا سبھی نے متفقہ طور پر یہ بات طے کی کہ ایک وفد تشکیل دیا جائے۔ جو مدینہ منورہ جا کر حالات کا جائزہ لے اور واپسی پر چشم دید حالات بتائے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد بخران بارگاہ رسالت میں

اہل بخران نے یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تیار کیا اس وفد کی سربراہی عبدالمسیح، الایم اور ابو حارثہ کے سپرد کی ان تینوں میں ابو حارثہ انعام یافتہ عالم تھا تورۃ، انجیل سے اچھی طرح واقف تھا جو نبی یہ وفد مدینہ منورہ کے قریب پہنچا انہوں نے اپنا سفر کا لباس اتارا اور فاخرانہ ریشمی لباس پہن کر مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوئے اور مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی، صحابہ نے روکنا چاہا تو حضور ﷺ نے منع فرما دیا جب یہ لوگ اپنی طرز پر نماز پڑھنے سے فارغ ہوئے تو دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا حضور ﷺ خاموش رہے انہوں نے بات کرنا چاہی تو بھی حضور ﷺ نے التفات نہ فرمایا اس وفد نے سیدنا عثمان سے شکوہ کیا کہ تمہارے رسول نے ہمیں خط بھیج کر بلایا ہے۔ مگر اب توجہ نہیں فرما رہے یہی بات اس وفد نے سیدنا علی المرتضیٰ سے کہی۔ سیدنا عثمان، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے وفد کی پہلے سے آشنائی تھی۔ سیدنا علی المرتضیٰ نے فرمایا۔ یہ متکبرانہ انداز۔ یہ فاخرانہ لباس بارگاہ رسالت میں حاضری کیلئے موزوں نہیں آپ کو لوگ عجز و انکساری کا انداز اختیار کریں چنانچہ وفد نے جب سادگی اختیار کی اور حاضری دی تو حضور ﷺ نے انہیں مرحبا فرمایا گفتگو شروع ہوئی اور آپ نے اس وفد کو قبول اسلام کی دعوت دی۔ ابو حارثہ جو اس وفد میں تورۃ، انجیل کا ماہر جانا جاتا تھا۔ اس نے کہا اگر ہم یہ دعوت مان لیں تو سارے اولیٰ اعزازات ہم سے چھین لئے جائیں گے۔ اس لئے ہم اس دعوت پر عمل کرنے کو تیار نہیں۔ اسی محفل میں ایک بخرانی نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارگاہ میں کہا وہ ابن اللہ ہے خدا کا بیٹا ہے کہ اس کا باپ نہیں۔ دوسرے نے کہا وہ خدا ہے اس نے مردوں کو زندہ کیا، بیماروں کو شفا دی ان کی گفتگو سن کر حضور ﷺ نے جواب فرمایا، عیسیٰ علیہ السلام عبد اللہ

ہیں کلمہ کن سے پیدا کئے گئے ہیں اور خدا کے بیٹے نہیں۔ حضور ﷺ کے اس ارشاد پر سارا وفد تلملا اٹھا اور حضور ﷺ سے بے معنی سوالات شروع کر دیئے وفد کے بے تکے اور جاہلانہ سوالات پر حضور ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی (کہ جاہلوں کا بہترین جواب خاموشی ہے۔) (1) جبریل علیہ السلام قرآن مقدس کی یہ آیہ کریمہ لے کر حاضر ہو گئے۔

لقد كفر الذين قالو ان الله هو المسيح ابن مريم،، (2)
وہ کافر ہو گئے جنہوں نے یہ کہا اللہ مسیح ابن مریم ہی تو ہے،
دوسری آیہ مبارکہ میں اس طرح ارشاد ہوتا ہے۔

لقد كفر الذين قالو ان الله ثالث ثلثة (3)
بے شک وہ کافر ہو گئے جنہوں نے یہ کہا اللہ تینوں کا تیسرا ہے
قرآن مقدس نے سورة المائدہ میں ان کے باطل نظریات کی کھلی کھلی تردید فرمائی۔ اس وفد کے ارکان نے حضور ﷺ سے یہ بھی سوال کیا کہ آپ عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں آپ نے قرآن مقدس کی یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔

ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون الحق من ربك فلا تكن من الممترين،، (4)

بے شک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم علیہ السلام کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا اور پھر فرمایا ہو جا تو ہو گیا یہ حقیقت ہے جو تیرے رب کی طرف سے بیان کی گئی ہے (عیسیٰ انسان ہیں) (اے سننے والے تو شک کرنے والوں سے نہ ہو جا۔)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) ابن قیم، زاد المعاد، ص 594/3

(2) المائدہ 5: 17

(3) المائدہ 37: 5

(4) آل عمران، 3: 60, 59

دعوتِ مباہلہ

یہ وفد جب اپنی ضد پر اڑا رہا اور بے معنی سوالات، بے تکیہ اشکالات سے باز نہ آیا تو اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو حکم فرمایا کہ محبوب آپ انہیں مباہلہ کی دعوت دیدیں چنانچہ سورۃ ال عمران شریف کی یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

فمن حابك فيه من بعد ما جاءك من العلم قتل تعالى واندع ابنا
وابناء کم ونساء نا ونساء کم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فجع لعتہ
اللہ علی الکذبین، (1)

جو شخص علم آجانے کے بعد بھی آپ سے جھگڑا کرے تو کہہ دیجئے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو لاتے ہیں اور تمہارے بیٹوں کو بھی اپنی عورتوں کو بھی اور تمہاری عورتوں کو بھی اپنے کو بھی اور تمہیں بھی پھر اللہ کے حضور عاجزی کریں اور پھر جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں،،

حضور ﷺ سے عرض کرنے لگے ہمیں مباہلہ کرنے کیلئے کچھ سوچنے کا وقت دیدیں حضور ﷺ نے مہلت دے دی تمام ارکان وفد نے باہمی مشورہ کے بعد فیصلہ کیا ان سے مباہلہ نہ کیا جائے کہ جو قوم رسول سے مباہلہ کرتی ہے وہ برباد ہو جاتی ہے۔ بہتر ہے ضد چھوڑ دی جائے اور اسے رسول مان لیا جائے۔ اگر ایمان لانا پسند نہیں تو پھر صلح کر لو اور واپس وطن چلے جاؤ دوسرے دن حضور ﷺ سیدنا علی المرتضیٰ، سیدہ فاطمہ الزہرا حسنین کریمین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ جلوہ فرما ہوئے ان مقدس چہروں پر انوار و تجلیات دیکھتے ہی وفد کے مذہبی رہنما ابو حارثہ نے چلا کر کہا لوگو یہ ایسے چہرے ہیں اگر انہوں نے پہاڑ کو کہہ دیا کہ یہاں سے ہٹ جا تو وہ فوراً اپنی جگہ چھوڑ دے گا، اور ان کے حکم کو مان لے گا اور کہا وفد سے میرا مشورہ ہے اس سے مباہلہ نہ کیا جائے ورنہ ہماری ہلاکت یقینی ہے۔ وفد نے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اگر یہ لوگ مجھ سے مباہلہ کرتے تو اسی وقت ان کی شکلیں مسخ ہو جاتیں اور انہیں ایسا تباہ و برباد کر دیا جاتا کہ نام و نشان تک نہ رہتا آخر اس وفد نے مصلحت کی درخواست پیش کی جو حضور ﷺ نے قبول فرمائی مصالحت اس فیصلہ پر ہوئی۔

- ۱۔ اہل بخران سالانہ دو ہزار جوڑے بطور جزیہ ادا کیا کریں گے۔
 - ۲۔ اہل بخران پر آپ کے قاصد کی ایک مہینہ تک مہمانی لازم ہوگی۔
 - ۳۔ یمن میں کوئی شورش ہوئی تو اہل بخران پر ۳۰ زرہیں۔ ۳۰ گھوڑے اور ۳۰ اونٹ دینے لازم ہونگے جو بعد میں واپس کر دیئے جائیں گے۔
 - ۴۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان کے مال و جان کا ذمہ دار ہے۔
 - ۵۔ ظالم اور مظلوم کے درمیان انصاف کیا جائیگا۔
 - ۶۔ سود کھانے والوں سے ہم بری ہونگے۔
 - ۷۔ کسی کے جرم میں دوسرے کو نہیں پکڑا جائیگا۔ (1)
- چنانچہ حضور ﷺ نے یہ صلح نامہ لکھ کر ان کے سپرد کر دیا اور وہ وطن واپس لوٹ گئے یہ صلح نامہ ادرا سکی شرائط پوری تفصیلات کے ساتھ متعدد کتب سیرت میں پائی جاتی ہیں۔ واپسی پر اس وفد نے درخواست کی کہ ان کے ساتھ کسی کو روانہ کیا جائے تو آپ نے عبیدہ بن جراح کو ساتھ روانہ فرمایا اور فرمایا یہ امت کا امین ہے۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

بحث کا خلاصہ

اس وفد نے جو حضور ﷺ سے مختلف عنوانات پر باتیں کیں انہیں ذہن میں رکھنے کیلئے بحث کا خلاصہ آسان انداز میں پیش کر رہا ہوں۔

وفد بخران اگر عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہیں تو ان کا باپ کون ہے؟

حضور ﷺ تم جاننے ہو بیٹا باپ کے مشابہہ ہوتا ہے۔

وفد بخران کیوں نہیں بے شک ایسا ہی ہوتا ہے۔

حضور ﷺ اگر عیسیٰ علیہ السلام بیٹے ہیں تو خدا کے مماثل ہونے چاہیں حالانکہ وہ تو بے مثل ہے

(1) ابن قیم، زاد المعاد، 549/3

(2) ابن قیم، زاد المعاد، 549/3

لیس کمثلہ شیء (1)

تم نہیں جانتے ہمارا رب حی لایموت ہے۔

وان عیسیٰ یأتی علیہ الموت (2)

اور عیسیٰ علیہ السلام پر تو موت آنے والی ہے۔

حضور ﷺ کے ارشاد گرامی یاتی علیہ الموت اس پر موت آنے والی ہے عیسائیوں کے اس عقیدہ کی تردید ہوگئی کہ وہ صلیب پر چڑھا دیئے گئے۔ موت وارد ہوئی قبر میں دفن ہوئے پھر آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمہیں اس سے کچھ زیادہ معلوم ہے تو بتاؤ

وفد بخران نہیں بالکل ایسی ہی بات ہے خداجی قیوم ہے۔

حضور ﷺ تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو رحم مادر میں جس طرح چاہا بنایا۔ وفد بخرانجی ہاں بالکل معلوم ہے اور ایسا ہی ہے۔ حضور ﷺ تم اچھی طرح جانتے ہو حضرت مریم حاملہ ہوئیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دیا۔ وفد بخرانجی ہاں بالکل ایسا ہی ہے۔

حضور ﷺ کیا عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں تم نہیں جانتے کہ وہ کھاتے پیتے تھے بول و براز کرتے تھے۔ وفد بخران جی ہاں بالکل درست ہے عیسیٰ علیہ السلام ایسے ہی تھے۔

حضور ﷺ تو پھر وہ خدا کیسے ہو گئے جبکہ خدا کھانے پینے، بول و براز سے پاک ہے۔ اس پر وفد خاموش ہو گیا ان پر حق تو ظاہر ہو گیا مگر براہِ وضو کا۔ براہِ وضو کا جس نے بخران کے وفد کو اسلام قبول کرنے سے روک رکھا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ایک اشکال کا جواب

ابھی وفد بخران کے سلسلہ میں آپ نے پڑھا کہ ان سے جزیہ پر مصالحت ہوگئی اور شرائط طے پا گئیں جس سے واضح ہے یہ لوگ اسلام نہیں لائے تھے۔ اس لئے ان سے جزیہ وصول کیا جاتا ہے

(1) الشومری 11:42

(2) ابن قیم، زاد المعاد، 3/549

دوسری طرف روایات میں ہے کہ حضور ﷺ نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نجران کی طرف صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا اور صدقہ تو مسلمان سے ہی لیا جاتا ہے۔ جواباً تحریر ہے نجران میں دو گروپ بن گئے تھے ایک وہ جو اسلام لے آیا تھا اور دوسرے گروپ پر جزیرہ پر صلح ہوئی تھی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو جانے والے گروپ سے صدقات وصول کرنے پر مقرر کئے گئے تھے ورنہ ایک ہی وقت میں ایک ہی جماعت سے صدقہ بھی اور جزیرہ بھی ایسا ہرگز نہیں۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

دوسرا باب وفود کی آمد

کرز بن علقمہ کا قبول اسلام

عیسائیوں کا یہ وفد جب وطن واپس پہنچا تو لوگوں نے اس کا استقبال کیا وفد کے لیڈر نے مصالحت والی تحریر لوگوں کو پڑھائی اس موقع پر کرز بن علقمہ کی زبان سے حضور ﷺ کے خلاف کچھ کلمات سرزد ہو گئے وفد کے قائد ابو حارثہ نے کہا غلط بات مت کہہ وہ نبی ہے جس کا انتظار تھا تو کرز نے کہا تو اگر سچ کہتا ہے تو پھر تو مسلمان ہونے کا اعلان کیوں نہیں کرتا ابو حارثہ نے کہا میرے اعلان نہ کرنے میں حکمت ہے اگر اعلان کر دوں تو رومی بادشاہوں کے تحائف و وظائف وہ سارے ہم پر بند ہو جائیں گے یہ خاموشی تو صرف اس لئے ہے کرز نے کہا اللہ کی قسم میں تو مدینہ منورہ جا کر یہ سامان کھولوں گا۔ آپ نہایت شوق سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے وہیں پر ہی رہ گئے۔ چند دنوں بعد اسی وفد کے دوسرے راہنماء اسیم اور عبدالمسیح بھی حاضر ہو گئے اور اسلام قبول کر لیا۔ حضور ﷺ ان دونوں کو سیدنا ابویوب انصاری کے مکان میں ٹھہرایا۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

فروہ بن عمر جزامی کا قبول اسلام

یہ واقعہ بھی ۹ھ میں ہوا۔ فروہ ہرقل کی طرف سے شام کا گورنر تھا۔ حضور ﷺ نے اسے خط لکھا کہ اسلام قبول کرے تو اس نے فوراً ارشاد گرامی کی تعمیل کی اور مسلمان ہو گیا۔ قاصد کو بہت سے تحائف دے کر واپس کیا رومیوں کو جب ان کے قبول اسلام کی خبر ملی تو انہیں پھانسی دینے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ فروہ کو جب پھانسی کی طرف لے جا رہے تھے تو یہ بڑے مزے سے یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

مسلم لربى اعظمى

بلغ سرة مسلمين بانى

ومقامى (1)

ترجمہ: مسلمانوں کے سرداروں کو یہ بتا دو میں مسلمان ہوں میری ہڈیاں اور جائے قیام اللہ کے مطیع ہیں۔

قیصر روم نے فروہ سے کہا کہ توبہ کر کے اپنے دین میں واپس آ جاؤ۔ تمہیں معاف کر دیا جائے گا وگرنہ قیصر پر بحال کر دیا جائے گا مگر اس نے صاف صاف کہا یہ جان دی جاسکتی ہے مگر مصطفیٰ ﷺ سے منہ نہیں پھیرا جاسکتا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد حارث کی حاضری

حارث بن کعب کے قبیلہ کی ہدایت کیلئے حضور ﷺ نے حضرت خالد بن ولید کو روانہ فرمایا تھا جب حضرت خالد بن ولید واپس آئے تو ان کا وفد بھی ساتھ ہی واپس آیا اس وفد نے بارگاہ رسالت میں حاضری دی تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جب تم دور جاہلیت میں کسی قبیلہ سے جنگ لڑتے تھے تو ان پر فتح کیسے حاصل کرتے تھے وفد نے جواب دیا کہ ہم متحد رہتے تھے اختلاف سے بچتے تھے۔ اور کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے حضور ﷺ نے انکی تائید فرمائی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ابن کثیر، السیرۃ، ص 168/4
الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 391/6

السہیلی، الروض الانف، ص 368/4
ابن ہشام، السیرۃ، ص 591/2

وفد بنی فزارہ کی حاضری

غزوہ تبوک کی واپسی پر بنی فزارہ کے ۱۴ آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے حالات دریافت کئے تو انہوں نے عرض کی کہ حضور قحط سالی شدت کی ہے مشکل میں مبتلا ہیں۔ اونٹ ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکے ہیں زمین خشک ہو گئی ہے بچے بھوک سے مر رہے ہیں ہمارے حق میں دعا فرمائیں بارش ہو حضور ﷺ منبر پر تشریف لے گئے دعا فرمائی ”اے اللہ اپنے شہروں کو اور مومنینوں کی سیراب فرما اپنی رحمت کو اپنی مخلوق پر پھیلا دے قحط سالی سے تباہ شہروں کو پھر سے آباد فرما دے فریاد رسی کرنے والی بارش عطا فرما“ حضور ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور بنی فزارہ کی قحط سالی ختم ہو گئی۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد بنی اسد بارگاہ رسالت میں

اسی ۹ء میں تبوک کے بعد قبیلہ بنی اسد کے دس آدمی دربار رسالت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے ایک نے عرض کی حضور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں آپ کے بلائے بغیر ہم حاضر ہو گئے ہیں اس پر یہ آیا کریمہ نازل ہوئی

یمنون علیک ان اسلمو قل لاتمنوا علی اسلامکم بل اللہ یمن

علیکم ان ھداکم للایمان ان کنتم صادقین۔ (2)

ترجمہ: آپ پر اپنے اسلام لانے کا احسان جتنا ہے آپ کہہ دیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ جتنا میں بلکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہیں ایمان کی توفیق دی اگر تم سچے ہو۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہی کنی

منت شناس ازو کہ بخد مت ہنارہ است

(1) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 146/12

ابن کثیر السیرۃ، ص 117/4

(2) الحجرات : 49 : 17

یہ احسان نہ جتا کہ تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے اس کا احسان جان کہ اس نے تجھے خدمت کے لئے رکھ لیا ہے۔

اس کے بعد لوگوں نے مختلف قسم کے سوالات پیش کئے کسی نے کہا کہانت کیسی ہے تو آپ نے روک دیا۔ (1)

رمل کے متعلق فرمایا کہ اس کی تعلیم اللہ کے ایک نبی کو دی گئی جس کے خطوط اس سے مطابقت رکھتے ہوں جائز و نہ نہیں صیافہ سے منع فرمایا۔ دور جاہلیت میں پرندوں کی آواز سے فال لیتے تھے اسے بھی منع فرمایا رمل سے بھی بچنا بہتر بلکہ ضروری ہے کہ ہمارے پاس ان خطوط سے مطابقت کی کوئی صورت نہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد ہذیم کی حاضری

قبیلہ ہذیم کا وفد جب مسجد نبوی شریف میں پہنچا تو حضور ﷺ نماز جنازہ میں مصروف تھے وہ الگ بیٹھ گئے جب حضور ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم مسلمان نہیں عرض کی جی مسلمان ہیں فرمایا جنازہ ہ میں شامل کیوں نہ ہوئے عرض کی ہم نے خیال کیا کہ پہلے بیعت ہو لیں سب لوگوں نے بیعت کی ان میں ایک جو سب سے چھوٹا تھا اسے سامان کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا۔ پھر وہ نوجوان حاضر ہوا اور بیعت کی وفد نے کہا حضور یہ چھوٹا ہمارا خادم ہے فرمایا قوم کا چھوٹا بڑوں کا خادم ہی ہوتا ہے۔ اللہ اسے برکت دے چنانچہ آپ کی دعا سے یہ چھوٹا سب سے زیادہ عالم قرآن بنا اور پھر حضور ﷺ نے اسے ہی

(1) ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن شہاب الدین

بن محمد الزمرقانی (1122ھ)

شرح الزمرقانی علی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ

امیر مقرر فرمایا۔ حضور ﷺ کے حکم سے چلتے وقت حضرت بلال نے وفد کو تحائف دیئے جب یہ وفد واپس وطن پہنچا تو اس قبیلہ کے سبھی لوگ مسلمان ہو گئے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد نجیب کی حاضری

(یہ لفظ تجیب ہے یا نجیب) اس قبیلہ کے ۱۱۳ افراد دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور اپنے علاقہ سے اکٹھے کئے گئے صدقات پیش کئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جاؤ یہ تمام صدقات اپنے علاقہ کے فقراء میں بانٹ دو۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس وفد کی تعریف فرمائی۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے۔ چند دن ٹھہرنے کے بعد انہوں نے اجازت چاہی حضور ﷺ نے فرمایا جلدی کا ہے کی ہے عرض کی ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے فیوض و برکات جلد از جلد لوگوں تک پہنچ جائیں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے انکی مہمان نوازی کی تھی رخصت ہوتے وقت انہیں انعامات سے نوازا اور پوچھا کہ کوئی باقی رہ تو نہیں گیا عرض کی ایک نوجوان بچہ باقی ہے فرمایا اس کو بلاؤ وہ آیا تو اس نے عرض کی حضور آپ نے میرے سارے قبیلہ کے تمام مسائل حل فرمادیئے ہیں ایک درخواست میری بھی قبول فرمائیں میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کرے آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔

اللهم اغفر له وارحمه واجعل غناہ فی قلبہ۔ (2)

ترجمہ: اے اللہ اسکو بخش دے اس پر رحم فرما اور اس کے دل کو غنی بنا: ایک سال بعد جب لوگ حج کے لئے آئے تو حضور ﷺ نے اس بچے کا حال دریافت فرمایا، لوگوں نے عرض کی حضور اس نوجوان کا

(1) ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 108/5

ابوالفتح، عیون الاثر، ص 302/2

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 285/6

ابن کثیر، السیرۃ، ص 179/4

ابن کثیر، السیرۃ، ص 166/4 (2)

عجیب حال ہے ہم نے اس سے بڑھ کر کوئی عابد زاہد نہیں دیکھا، مال دولت اس کی نگاہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد جب بعض اہل ایمان یمن اسلام سے روگردانی کرنے لگے تو اسی نوجوان نے لوگوں میں وعظ کیا اور مسلمان سلامت رہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس نوجوان کا حال معلوم کرتے رہتے تھے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

طارق بن عبد اللہ کی حاضری

طارق بن عبد اللہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ بازار میں تھا کہ ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا
قولو لا اله الا الله -

ایک اور شخص اسے پتھر مار رہا تھا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ شخص کون ہے جسے پتھر مارے جا رہے ہیں اور وہ کون ہے جو پتھر مار رہا ہے اور کہہ رہا ہے
إلهنا الناس انه كذاب فلا تصدقوه - (1)

اے لوگو یہ جھوٹا ہے اس کی بات نہ ماننا لوگوں نے بتایا جولا الہ الا اللہ کا درس دے رہا ہے۔ یہ بنی ہاشم کا ایک نوجوان ہے اور جو پتھر مار رہا ہے یہ اس کا چچا بولہب ہے۔ طارق بن عبد اللہ کہتے ہیں جب لوگ اسلام میں داخل ہو گئے اور آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو ہم مدینہ کی کھجوریں لینے کیلئے ایک باغ میں گئے تو ایک شخص ملا جس نے دو پرانی چادریں پہن رکھی تھیں اسنے ہم سے پوچھا کہ

(1) البخاری ، الجامع الصحيح، باب ماجاء في العلم وقوله تعالى وقل

مر ب الرقم 61، ص 111/1

النسائی ، السنن، باب وجوب الصيام الرقم 2065، ص 238/7
ابن ماجه ، السنن باب فرض الصلوة الخمس والمحافظة الرقم
1392 ، ص 318/4

احمد ، مسند باب مسند انس بن مالك الرقم 12285
ص 304/25،

کہاں سے آرہے ہو تو ہم نے کہا کہ ربذہ سے آرہے ہیں اور مدینہ کی کھجوریں لینے کا ارادہ ہے۔ ہمارے پاس ایک سرخ اونٹ تھا اس نے پوچھا کہ اس اونٹ کو کتنی کھجوروں کے بدلے میں فروخت کرو گے ہم نے بتایا کہ اس کا معاوضہ اتنا لیں گے اس شخص نے اتنی کھجوروں میں ہی منظور کر لیا اور اونٹ لیکر چلا گیا ہم نے سوچا کہ بغیر جان پہچان کے اونٹ سپرد کر دیا ہے اور کھجوریں بھی نہیں لیں۔ ان سب سے ایک خاتون نے کہا میں نے اس شخص کا چہرہ دیکھا ہے اللہ کی قسم ایسا چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا تم گھبراؤ نہیں میں ذمہ دار ہوں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک شخص آیا اس نے سلام کیا اور کہا کہ میں رسول اللہ کا قاصد ہوں آپ نے یہ کھجوریں بھیجی ہیں اور انہیں تول لو کیا ٹھیک ہیں ہم نے وہ کھجوریں تولیں تو درست تھیں۔ اگلے دن ہی یہ وفد شہر مدینہ منورہ پہنچا تو حضور ﷺ جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما تھے اور صدقہ و خیرات کے عنوان سے خطبہ فرما رہے تھے کہ لوگو صدقہ و خیرات کرو اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ماں، باپ، بہن، بھائی اور قریبی رشتہ داروں کا خاص خیال رکھو۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ضام بن ثعلبہ کی حاضری

اسی ۹ھ میں بنو سعدی کی طرف سے ضام بن ثعلبہ حاضر ہوئے اونٹ مسجد کے دروازہ پر باندھ دیا اور بارگاہ رسالت میں چلے گئے۔ حضرت ضام اور حضور ﷺ کے درمیان اس طرح باتیں ہوئیں۔

ضام۔ لوگو تم میں محمد کون ہے؟

صحابہ۔ یہ شخص جو نکیہ لگائے آرام فرما ہیں۔

ضام۔ اے عبدالمطلب کے بیٹے میں کچھ سوال کرتا ہوں ناراض نہ ہونا۔

حضور ﷺ پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔

ضام۔ آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے نبی بنا کر بھیجا ہے۔

حضور ﷺ ہاں مجھ کو اس نے نبی بنا کر بھیجا ہے۔

ضام۔ کیا اللہ نے دن رات میں پانچ نمازوں کا اور سال میں روزوں کا حکم دیا ہے

حضور ﷺ ہاں دیا ہے۔

ضمام۔ کیا مالداروں سے زکوٰۃ و صدقات لے کر فقراء کو دینے کا حکم دیا ہے؟

حضور ﷺ ہاں دیا ہے،

ضمام۔ آپ جو کچھ اللہ کی طرف سے لائے ہیں میں اس سب پر ایمان لایا میں اپنی قوم کا قاصد ہوں میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں اضافہ ہے اسنے کہا میں اس میں کوئی کمی زیادتی نہیں کرونگا۔

رسول اللہ ﷺ مگر اس نے سچ کہا ہے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

ضمام بن ثعلبہ جب واپس پہنچے تو قوم کو جمع کر کے جو خطبہ دیا اس کا پہلا حصہ یہ ہے۔ لات اور عزی بہت برے ہیں، قوم نے ضمام سے کہا بتوں کو ایسا نہ کہیں تم کوڑھی نہ ہو جاؤ۔ حضرت ضمام نے کہا افسوس تم لات و منات سے امیدیں رکھتے ہو جو نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول بھیجا ہے کتاب بھیجی ہے میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں آپ کی طرف سے یہ احکام لایا ہوں اس تقریر کا یہ اثر تھا کہ غروب آفتاب سے پہلے پہلے وہ لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ ابن عباس فرمایا کرتے تھے ہم نے ضمام جیسا کوئی قاصد نہیں دیکھا اس سے کسی کو افضل نہیں پایا۔

(1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

قبیلہ مزینہ کی حاضری

قبیلہ مزینہ کے چار سو آدمی دربار رسالت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ جاتے وقت انہوں نے عرض کی حضور ہمارے پاس زادراہ نہیں ہمیں کچھ عطا فرمائیں آپ نے سیدنا عمر سے

(1) احمد، مسند باب حدیث نعمان بن مقرن الرقم

22629، ص 255/48

فرمایا انہیں کچھ دو عرض کی قافلہ بڑا ہے کھجوریں تھوڑی ہیں فرمایا جاؤ انہیں دو فاروق اعظم گھر لے گئے سبھی نے اپنی ضرورت کے مطابق کھجوریں لے لیں مگر اصل ڈھیر میں کمی پیدا نہ ہوئی۔ (1)

حضرت عبداللہ مہزنی فرماتے ہیں سب سے پہلا وفد دربار رسالت میں آیا ہے یہ مزینہ کا ہی وفد ہے۔

وفد ہمدان بارگاہ رسالت میں

یمن کے قبائل سے ہمدان ایک بڑا قبیلہ ہے۔ حضور ﷺ نے شروع میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو انکی طرف بطور سفیر بھیجا کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کے ہاں قریبا چھ ماہ تک تبلیغ کرتے رہے۔ مگر ان پر اثر نہ ہوسکا۔ پھر آپ نے سیدنا علی المرتضیٰ کو بھیجا آپ نے وہاں جا کر قبیلہ کے سب افراد کو اکٹھا کیا حضور ﷺ کا والا نامہ سنایا، دعوت اسلام دی تب یہ ایک ہی آن میں حلقہ گوش اسلام ہو گئے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ خبر حضور ﷺ تک پہنچائی حضور ﷺ نے خوشی کا اظہار کیا اور سجدہ شکر ادا کیا اور متعدد مرتبہ فرمایا السلام علی ہمدان جب یہ وفد یمن سے مدینہ منورہ پہنچا تو اس نے یمن کی منتقل چادریں پہنی ہوئی تھیں عدن کے عمائے سجائے ہوئے تھے اونٹوں پر سوار بڑی شان و شوکت سے حاضر ہوئے۔ نہایت فصیح و بلیغ انداز میں گفتگو کی عجز و انکساری سے درخواستیں پیش کیں۔ (2)

اہل یمن میں نیاز مندی عجز و انکساری کا پہلو آج بھی نمایاں دکھائی دیتا ہے مجھے یمن میں جا کر دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے سعودیہ میں یمنیوں کی متعدد محفلوں میں بھی گیا ہوں۔

یہ وفد ۱۲۰ آدمیوں پر مشتمل تھا۔ اس وفد میں مالک بن نمط ایک شخص شامل تھا جو بلا کا شاعر تھا اس نے بارگاہ رسالت میں چند اشعار بھی نذر کئے حضور ﷺ نے وفد ہمدان کی تعریف میں کلمات بھی

(1) البیہقی، السنن الکبریٰ، ص 369/2
البیہقی، دلائل النبوة باب بعث رسول اللہ الرقم 2132،
ص 492/5

(2) ابن کثیر، السیرة، ص 189/4
السہیلی، الروض الانف، ص 370/4

فرمائے،

نعم الحی الہمدان وما اسرعاہا الی النصر

ہمدان بہتر قبیلہ ہے مدد کرنے کیلئے تیزی سے آگے بڑھتا ہے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد بنی الحارث کی حاضری

بنی حارث بنجران کا ایک معزز خاندان تھا۔ ان کی طرف بھی حضور ﷺ نے خالد بن ولید کو بھیجا کہ تین دن تک دعوت اسلام دیں۔ اسلام قبول کر لیں تو بہتر ورنہ جنگ کریں انہوں نے دعوت سنتے ہی اسلام قبول کر لیا سیدنا خالد بن ولید نے قرب وجوار میں مبلغین بھیج کر لوگوں کو دعوت اسلام دی اور سب نے برضا و خوشی یہ دعوت قبول کر لی۔ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خوشخبری بارگاہ رسالت میں پہنچائی تو حضور ﷺ نے جواب فرمایا کہ ان کا ایک وفد لے کر آؤ۔ چنانچہ سیدنا خالد بن ولید وفد لے کر حاضر ہوئے اس وفد میں قیس بن حصین۔ یزید بن مہمل شامل تھے۔ جب یہ حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا

من ہولاء القوم الذین کانہم مرجال الہند،، (2)

یہ کون لوگ ہیں گویا ہندوستان کے باسی ہیں۔

وفد نے عرض کی حضور ہم بنو حارث میں سے ہیں گواہی دیتے ہیں آپ اللہ کے رسول ہیں ہم مانتے ہیں اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں۔ حضور ﷺ نے ان پر قیس بن حصین کو مقرر فرمایا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 262/6

(2) ابوالفتح، عیون الاثر، ص 285/2

ابن کثیر، السیرۃ، ص 221/4

قبیلہ ازدشنوع کی حاضری

اس وفد کے سربراہ سرربن عبداللہ ازدی تھے۔ حضور ﷺ نے انہیں امیر مقرر فرمایا تھا انہیں حکم تھا کہ مشرکین سے جنگ کریں چنانچہ انہوں نے جرش شہر کا محاصرہ کیا یہ محاصرہ ایک مہینہ تک رہا جب محاصرہ ختم کر کے اسلامی لشکر واپس ہوا تو جرش والوں کو غلط فہمی ہو گئی کہ اسلامی لشکر شکست کھا کر بھاگ گیا ہے یہ لوگ اسلامی لشکر کے تعاقب میں نکلے، شکر نامی پہاڑ پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا مسلمانوں نے پوری قوت سے حملہ کیا اور جرش کے باشندوں کو جہنم رسید کیا اہل جرش نے جاسوسی کیلئے کچھ آدمی مدینہ منورہ بھیجے تھے۔ ایک دن حضور ﷺ نے ان سے پوچھا شکر نامی پہاڑ کس علاقہ میں ہے انہوں نے کہا وہ ہمارے علاقہ میں ہے اس کا نام کثر ہے فرمایا نہیں شکر ہے انہوں نے عرض کی حضور آپ اس پہاڑ کا کیوں پوچھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا وہاں پر اونٹ ذبح کئے جا رہے ہیں۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور کے ارشاد کا مفہوم بتایا کہ وہاں پر تمہاری قوم لڑ رہی ہے۔ حضور ﷺ سے دعا کی درخواست کرو اور نجات پاؤ چنانچہ جاسوسوں نے فوراً دعا کی درخواست کی تو حضور ﷺ نے بارگاہ قدس میں دعا مانگی وفد حضور سے اجازت لے کر واپس وطن پہنچا تو پتہ چلا کہ جس دن حضور ﷺ نے فرمایا اونٹ ذبح کئے جا رہے ہیں ان کے بہت سے لوگ ہلاک ہو چکے تھے پھر اہل جرش مدینہ منورہ آئے اور اسلام قبول کیا حضور ﷺ نے اس وفد کو فرمایا۔

مرحباً بکم احسن الناس وجوها انتم منی وانا منکم - (1)

اے لوگوں سے زیادہ حسین چہرے والو۔ جی آیاں نوں، تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ اس وفد کے بارہ میں مشہور سیرت نگار ابو زہرہ نے اس طرح لکھا ہے۔ یہ حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کی ہم ایماندار ہیں اس پر حضور مسکرائے اور فرمایا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے انہوں نے عرض کی یہ حقیقتیں ہیں۔ اللہ پر۔ فرشتوں پر، رسولوں پر۔

(1) ابوالفتح ، عیون الاثر ، ص 394/4

ابن کثیر، السیرة ، ص 144/4

السیہلی ، الروض الائف ، ص 366/4

ابن کثیر ، البدایة والنہایة ، ص 87/5

زادالمعاد ، ص 539/3

کتابوں پر۔ قیامت پر اور قدر پر ایمان خدا کے بغیر کوئی معبود نہیں۔ نماز کا پڑھنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، حج بیت اللہ، خوشحالی میں شکر، دکھ پر صبر۔ اللہ پر راضی۔ ثابت قدمی۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ بھی صفات پیدا کریں ذخیرہ اندوزی سے بچیں، بلا ضرورت مکان نہ بنائیں اللہ سے ڈرو، آخرت میں رغبت رکھو۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد بنی طے کی حاضری

قبیلہ بنی طے کا یہ وفد جو پندرہ افراد پر مشتمل تھا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اس وفد کا سربراہ زید الخلیل تھا یہ شخص اپنے حسن و جمال، مال و ثروت و سخاوت و اخلاق، فصاحت و بلاغت میں سب سے ممتاز تھا بڑا قد آور جوان تھا جب یہ وفد دربار رسالت میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا اس اللہ کیلئے حمد ہے جو تمہیں دشوار گزار وادیوں سے بخیریت یہاں لے آیا۔ اور تمہارے دلوں میں جذبہ ایمان پیدا فرما دیا حضور ﷺ نے اس امیر قافلہ وفد کے سردار زید الخلیل کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تم کون ہو اس نے عرض کی میں زید الخلیل ہوں میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی دوسرا معبود نہیں حضور ﷺ نے اس قد آور امیر وفد سے فرمایا تم زید الخلیل نہیں زید الخیر ہو۔ حضور ﷺ نے اس وفد کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی سارے وفد نے اسلام قبول کر لیا۔ اور سبھی نے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ہمیشہ اس پر ثابت قدم رہے واپسی پر حضور ﷺ نے وفد کے ہر رکن کو پانچ پانچ اوقیہ چاندی عطا فرمائی اور دو جاگیریں عطا فرمائیں اور ایک سند تحریر فرمادی،

حضور ﷺ نے ان کے حق میں یہ بات بھی فرمائی جو ان کیلئے بہت بڑا اعزاز تھا، عرب کے امیروں میں سے جس کی تعریف بھی میرے سامنے کی گئی جب ملاقات ہوئی تو میں نے اسے تعریف سے کم پایا سوائے زید الخیر کے کہ اسکی جو تعریف میں نے سنی تھی ملاقات پر اس سے زیادہ پایا، (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 326/6

السہیلی، الروض الانف، ص 378/4

ابن کثیر، السیرۃ، ص 98/4

ابن ہشام، السیرۃ، ص 600/2

وفد کنندہ کی حاضری

کنندہ یمن کے ایک قبیلہ کا نام ہے ۸۰ افراد کا یہ وفد بارگاہ رسالت میں پہنچا اشعث بن قیس اس وفد کا امیر تھا جب یہ وفد پہنچا تو اس وفد نے ریشمی لباس پہن رکھا تھا حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم مسلمان نہیں عرض کی مسلمان ہیں تو فرمایا یہ ریشم کا لباس کیسا؟ انہوں نے فوراً ریشمی کپڑے پھاڑ دیئے۔ انہوں نے حضور ﷺ کو ایسے سلام پیش کیا جیسے دور جاہلیت میں بادشاہوں کو سلام پیش کیا جاتا تھا۔ حضور ﷺ نے انہیں فرمایا میں بادشاہ نہیں میں محمد بن عبد اللہ ہوں۔

وفد: حضور ﷺ ہم آپ کو نام سے بلانے کی ہمت نہیں رکھتے کوئی لقب فرما دیجئے، حضور ﷺ میں ابوالقاسم ہوں۔

وفد: اے ابوالقاسم ہم نے ایک چیز چھپا رکھی ہے بتائیے وہ کیا ہے؟ حضور ﷺ ایسی باتیں کا ہنوں سے پوچھی جاتی ہیں۔

وفد: ہمیں کیسے پتہ چلے آپ اللہ کے رسول ہیں؟

حضور ﷺ: پتھر گواہی دیں گے میں اللہ کا رسول ہوں۔ چنانچہ کنکروں نے شہج پڑھی اور گواہی دی۔

وفد: پتھروں کی گواہی سن کر وفد بول اٹھانشد انک رسول اللہ ہم گواہی دیتے ہیں آپ اللہ کے رسول ہیں۔

حضور ﷺ: اللہ نے مجھ پر کتاب اتاری ہے جس میں باطل کسی سمت سے بھی نہیں آسکتا۔

وفد: وہ کلام پاک ہمیں بھی سنائیں کیا ہے؟

حضور ﷺ: حضور ﷺ نے انہیں سورۃ الصافات کی آیات سنائیں دوران تلاوت محبوب پاک کی مقدس آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے حضور نے فرمایا تم اسلام قبول کرو گے۔

وفد: کیوں نہیں یقیناً قبول کریں گے۔

اس وفد نے نہایت فاخرانہ لباس پہن رکھا تھا۔ جو حضور ﷺ نے پسند نہ فرمایا، یہ وفد مسلمان ہوا۔ اس وفد کا قائد اشعث حضور ﷺ کے وصال کے بعد مرتد ہو گیا تھا۔ لیکن دور صدیقی میں ہی توبہ کر کے از سر نو مسلمان ہوا۔ اور قادیسیہ کی جنگ میں جو ہر دکھائے۔ فتح عراق کے معرکوں میں کام کیا

۔ جنگ صفین میں سیدنا علی المرتضیٰ کے لشکر میں شامل رہا امام حسن نے نماز جنازہ پڑھائی۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد بنی حنیفہ کی حاضری

۹۔ ہ کے اہم واقعات میں اس وفد کی حاضری بھی ہے اس وفد میں شریک مسیلمہ کذاب بھی تھا مسیلمہ کذاب اپنے تکبر و سرکشی کے باعث خود حاضر نہ ہوا۔ حضور ﷺ خود تشریف لے گئے۔ ثابت بن قیس آپ کے ساتھ تھے۔ مسیلمہ کذاب نے کہا اگر آپ مجھے خلافت دیں تو بیعت کرنے کو تیار ہوں حضور ﷺ نے فرمایا اگر تو یہ چھڑی مانگے تو بھی نہ دوں گا۔ تو قدرت کے فیصلوں سے ذرا بھر بھی تجاوز نہیں کر سکتا۔ غالباً تو یہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے حضرت عباس فرماتے ہیں میں نے ابو ہریرہ سے پوچھا آپ کو خواب کیا آئی تھی تو فرمایا میں نے خواب میں سونے کے دو کنگن دیکھے جو میرے ہاتھوں پر رکھ دئے گئے پھر مجھے کہا گیا پھونک مارو میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ جس کی تعبیر یہ کی گئی کہ دو جھوٹے نبوت کے دعویدار ہوں گے۔ چنانچہ ایک مسیلمہ کذاب ہوا دوسرا اسود عسی۔ اسود عسی آپ کی زندگی میں قتل ہوا۔ اور مسیلمہ صدیق اکبر کے دور میں ہلاک ہوا۔ مسیلمہ کذاب نے حضور ﷺ کو ایک خط بھی بھیجا تھا جس کا عنوان یہ تھا۔

”من مسیلمة رسول اللہ الی محمد رسول اللہ ، اما بعد فانی قد

اشرکت معک فی الامر وان منانصف الامرض ولقربش نصفها ولكن

قریش لا یتصفون اصاما،،

ترجمہ: مسیلمہ خدا کے رسول کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف میں تیرے کام میں شریک کر دیا گیا ہوں آدمی زمین کا مالک میں ہوں آدمی کے مالک قریش ہیں مگر قریش انصاف نہیں کرتے حضور ﷺ نے اس کا جواب یہ لکھا۔

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 503/9

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ص 173/6

ابن الاثیر، اسد الغابہ، ص 246/3

”من محمد رسول الله الى مسيلمہ کذاب اما بعد فالسلام على من
اتبع الهدى، فان الامرض لله يومئذ من يشاء من عبادة والعاقبه
للمتقين،،(1)

ترجمہ: محمد رسول اللہ کی طرف سے مسيلمہ کذاب کے نام اس پر سلام ہو جو ہدایت کی اتباع کرے بے
شک زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں سے جسے چاہے عطا فرمائے اچھا انجام خدا سے ڈرنے والوں کا ہی
ہے۔

یہ بنو حنیفہ یمامہ کے علاقہ میں قیام پذیر تھے یہ وفد سترہ افراد پر مشتمل تھا مسيلمہ نے غلط
پروپیگنڈہ کر دیا تھا کہ اسے حضور نے اپنا خلیفہ نامزد کر دیا ہے اس پروپیگنڈہ سے کئی لوگ متاثر ہوئے
اور اپنی عاقبت خراب کر لی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں یہ حضرت وحشی
کے ہاتھوں قتل ہوا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ابو مسلم خولانی کو آگ نہ جلا سکی

نبوت کے دوسرے جھوٹے دعویدار اسود عسی نے ابو مسلم خولانی کو بلایا اور کہا کیا تم میری
نبوت کا اقرار کرتے ہو تو آپ نے فرمایا مجھے سنائی نہیں دیتا پھر اسود نے پوچھا تم محمد رسول اللہ کو مانتے
ہو حضرت ابو مسلم خولانی نے محبت میں جواب دیا ہاں میں انہیں نبی مانتا ہوں اسود عسی نے یہی سوال
تین مرتبہ کیا ابو مسلم خولانی نے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا کہ حضور کو نبی مانتا ہوں اس پر اسود عسی نے
آگ بھڑکائی جس کے شعلے آسمان سے باتیں کرتے تھے اور ابو مسلم خولانی کو باندھ کر آگ میں پھینک
دیا گیا تو لوگ حیران رہ گئے کہ آگ نے ذرہ بھرا اثر نہیں کیا۔ اور ابو خولانی آگ میں زندہ سلامت ہیں
۔ اسود کے مشیروں نے اسود سے کہا اسے جلا وطن کر دو ورنہ یہ لوگوں کو خراب کرے گا۔ چنانچہ حضرت ابو
مسلم خولانی نے مدینہ منورہ کا رخ کر لیا یہ کتنی اچھی جلا وطنی تھی جس نے ابو مسلم خولانی کو مدینہ منورہ پہنچا

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 124/9

ابن الاثیر، اسد الغابہ، ص 179/1

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 340/6

دیا مومن کیلئے ایسی جلاوطنی عظیم نعمت ہے۔ عظیم فضل ہے عظیم اعزاز ہے۔ مسجد نبوی کے دروازہ میں اپنا اونٹ روکا اور خود مسجد میں داخل ہو گئے۔ نماز ادا کی نماز سے فارغ ہوئے تو سیدنا فاروق اعظم سے اس طرح گفتگو ہوئی۔

فاروق اعظم آپ کون ہیں؟
ابو مسلم خولانی میں اہل یمن سے ہوں۔
فاروق اعظم ہمارے اس بھائی کا کیا حال ہے جسے اسود نے آگ میں ڈالا تھا
ابو مسلم خولانی وہ تو میں ہی ہوں۔
فاروق اعظم بخدا آپ ہی ہیں۔
ابو مسلم خولانی بخدا وہ میں ہی ہوں۔

سیدنا فاروق اعظم نے سینے سے لگا لیا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے انہیں اپنے ساتھ لے کر صدیق اکبر کی بارگاہ میں گئے اور بٹھایا پھر فرمایا اللہ کا شکر ہے اس شخص کی زیارت ہوئی جسے سیدنا خلیل علیہ السلام کی طرح آگ میں ڈالا گیا مگر آگ نے کچھ اثر نہ کیا۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

اسود غنسی کا قتل

اسود غنسی نے دعویٰ کیا تو حضور ﷺ نے فیروز دہلی کو چند صحابہ کے ساتھ اس کے قتل کیلئے روانہ کیا عبدالرحمان ثانی نے اس کے بارہ میں یہ اشعار کہے۔

لعمری و ما عمری علی یہیں لقد حرعت عنس لقتل الاسود

ترجمہ: قسم ہے میری زندگی کی اور میری قسم کوئی معمولی قسم نہیں قبیلہ عنس اسود غنسی کے قتل سے گھبرا اٹھا۔

وقال رسول اللہ ﷺ سبوا الی قتله علی جز موعود و اسعد اسعد

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے قتل کیلئے جاؤ اور بہترین وعدہ اور خوش نصیبی کی خبر

دی۔

نسرنا اليه في فوامرس بهمة علي حين امر من وصاة محمد (1)
ترجمہ: ہم چند سوار اس کے قتل کیلئے روانہ ہو گئے تاکہ آپ کے حکم اور وصیت کی تعمیل ہو
حضرت عروہ فرماتے ہیں اسود عسی حضور ﷺ کے وصال سے ایک دن پہلے مارا گیا۔ حضور
ﷺ نے اس کی موت کی خبر دیدی تھی۔

صلى الله تعالى على حبيبہ سيدنا محمد وعلى آله وصحبه بعدد خلقه

عامر بن صعصعہ کا انجام

اسی ۹ھ میں تبوک سے واپسی کے بعد عامر بن صعصعہ عامر بن طفیل، اربید بن قیس
حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ چرب زبانی سے کام لیتے ہوئے کہانت سیدنا آپ ہمارے آقا ہیں
آپ نے فرمایا دینی بات کہو بناوٹ اچھی نہیں۔ عامر نے کہا حضور آپ مجھے اپنا دوست بنا لیں۔ آپ
نے فرمایا جب تک تو ایمان نہ لائے یہ نہیں ہو سکتا۔

عامر بن طفیل	حضور آپ مجھے اپنا دوست بنا لیں
حضور ﷺ	دوست بنانے کیلئے ایمان شرط ہے۔
عامر بن طفیل	اگر مسلمان ہو جاؤں تو دیں گے کیا؟
حضور ﷺ	تمام مسلمانوں کے برابر تیرے حقوق ہوں گے
عامر بن طفیل	اپنے بعد مجھے حکومت و خلافت عطا کر دیں۔
حضور ﷺ	ہرگز نہیں ایسا نہیں ہو سکتا
عامر بن طفیل	آپ دیہات پر حکمران ہوں اور میں شہروں میں
حضور ﷺ	ایسا نہیں ہو سکتا

(1) الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد، ص 124/9

ابن الاثیر، اسد الغابہ، ص 179/1

ابن کثیر، البدایة والہایة ، ص 340/6

عامر بن طفیل ایسا نہیں کرتے تو میں غطفان کو لے کر چڑھائی کر دوں گا۔
حضور ﷺ اللہ تجھے ایسا کرنے کی طاقت نہیں دے گا۔

گفتگو کے بعد جب یہ واپس ہو گئے تو حضور ﷺ نے دعا فرمائی یا اللہ ان کے شر سے مجھے بچالے۔ عامر نے ارہد سے کہا یا رگفتگو کے دوران تو حملہ کر کے ان کی زندگی گل کر سکتا تھا تو نے ایسا کیوں نہ کیا۔ ارید نے کہا حملہ کی کوشش کی تھی ایک مرتبہ تو مجھے اپنے اور ان کے درمیان لوہے کی دیوار نظر آئی تو حوصلہ پست ہو گیا دوسری مرتبہ کوشش کی تو ایک مست اونٹ دکھائی دیا جو میرے سر کو لگنا چاہتا ہے میں پھر رک گیا۔ جب یہ وفد واپس ہوا تو عامر بن طفیل راستہ میں طاعون سے ہلاک ہو گیا اسی طرح چند دن گزرنے کے بعد ارید پر آسمانی بجلی گری اور ہلاک ہو گیا اس وفد کے باقی لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد بہراء

قبیلہ بہراء کے ۱۳ افراد دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ مقداد بن اسود کے مکان پر ٹھہرے۔ حضرت مقداد نے ان کیلئے کھانا تیار کر لیا ان مہمانوں نے بڑی خوشدلی سے کھانا کھایا حضرت مقداد نے یہ کھانا حضور کے ہاں بھی پیش کیا آپ کی باندی سدرہ لے کر گئی۔ آپ نے بھی وہ کھانا کھایا اہل بیت کو بھی کھلایا اور پیالہ واپس فرما دیا جب تک مہمان رہے اسی پیالہ سے کھاتے رہے۔ ایک دن مہمانوں نے بطور تعجب کہا اے مقداد ہم نے تو سنا ہے مدینہ والوں کی خوراک سادہ ہوتی ہے آپ کا کھانا تو بڑا عمدہ، بڑا لذیذ ہے۔ مقداد فرماتے ہیں یہ سب کچھ حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کی برکت ہے یہ خبر جب اور لوگوں تک پہنچی تو ان کے ایمان و یقین میں اضافہ ہوا یہ وفد چند دن ٹھہر کر واپس یمن چلا گیا واپس جاتے ہوئے حضور ﷺ نے انہیں زاد راہ دیا، انعام سے نوازا۔ (2)

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران انہوں نے اسلامی احکام سیکھے قرآن کریم کی کئی سورتیں یاد

(1) ابن قیم، زادالمعاد، ص 525/3

(2) ابوالفتح، عیون الاثر، ص 308/2

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 284/6

ابن قیم، زادالمعاد، ص 554/3

کیں۔ حضرت مقداد کے کھانے میں برکت کی بات جو بھی سنتا لطف اندوز ہوتا اور حضور ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتا۔

صلى الله تعالى على حبيبہ سيدنا محمد وعلى آله وصحبہ بعدد خلقه

قبیلہ عذرہ کی حاضری

یمن کے قبیلہ عذرہ کا ایک وفد بھی دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوا یہ وفد ۱۲ آدمیوں پر مشتمل تھا آپ نے اس وفد کو خوش آمدید فرمایا:

ارکان وفد حضور آپ ہمیں کس طرف بلاتے ہیں ویل دعوت کیا ہے؟
حضور ﷺ میں ایک خدا وحدہ لا شریک کی طرف تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ
اسی کی عبادت کرو اور مجھے اللہ کا رسول مانو،

ارکان وفد آپ کی طرف سے اہم باتیں کیا ہیں؟
حضور ﷺ اللہ کی وحدانیت میری رسالت، آخرت پر ایمان۔
ارکان وفد حضور ہم دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں اللہ ایک ہے آپ اس
کے رسول ہیں اور ہم آپ کے مددگار ہیں حضور کیا ہر قل کے بارہ
میں آپ پر کوئی وحی نازل ہوئی ہے؟
حضور ﷺ ہاں! عنقریب شام فتح ہوگا اور ہر قل وہاں سے بھاگ جائیگا۔
ارکان وفد کوئی اور نصیحت فرمائیں۔
حضور ﷺ کاہنوں سے سوالات نہ کیا کرنا ان کا ذبیحہ کھانے سے بچنا تم پر
فقط قربانی ہے چلتے وقت آپ نے انہیں تحائف دیئے زاد راہ

دیا۔ (1)

- (1) ابو الفتح ، عیون الاثر ، ص 309/2
الصالحی ، سبل الہدی والرشاد ، ص 382/6
السہیلی ، الروض الانف ، ص 136/3
ابن قیم ، زاد المعاد ، ص 559/3

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد بلی کی حاضری

۹۔ ہ میں یہ بھی واقعہ پیش آیا۔ وفد بلی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اس وفد کا سردار ابو الخبیب تھا اس نے عرض کی حضور مجھے مہمان نوازی کا بڑا شوق ہے کیا میرے لئے کوئی اجر و ثواب ہے فرمایا ہاں اجر ہے غنی و فقیر پر تو جو کچھ بھی خرچ کرے اجر ہے۔ وفد نے عرض کی حضور مہمانی کی مدت کتنی ہے فرمایا تین دن اس کے بعد صدقہ ہے مہمان کو جائز نہیں کہ میزبان کو تنگی میں ڈالے۔ تین دن ٹھہر کر یہ لوگ چلے گئے۔ چلتے وقت حضور ﷺ نے انہیں بھی تحائف دئے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

بنی مرہ بارگاہ رسالت میں

اسی ۹۔ ہ میں تبوک کے بعد بنی مرہ کا وفد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اس وفد کی قیادت حارث بن عوف نے کی دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں حضور ہم بھی آپ کی قوم سے تعلق رکھتے ہیں لوی بن غالب کی اولاد سے ہیں۔ حضور مسکرائے اور گھربار کی خیریت پوچھی وفد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ خط سالی کی وجہ سے حالات بہتر نہیں آپ نے اسی وقت بارش کیلئے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی جب یہ لوگ وطن واپس پہنچے تو پتہ چلا اسی دن بارش ہو گئی تھی جس دن دعا ہوئی تھی وہیں واپسی پر ہر رکن کو دس دس اوقیہ چاندی عطا فرمائی اور وفد کے سردار حارث کو ۱۱۲ اوقیہ۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) الصالحی، سبیل الہدیٰ والرشاد، ص 443/9

ابوالفتح، عیون الاثر، ص 311/2

ابن کثیر، السیرۃ، ص 172/4

(2) ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 103/5

الصالحی، سبیل الہدیٰ والرشاد، ص 443/9

ابن کثیر، السیرۃ، ص 172/4

ابوالفتح، عیون الاثر، ص 311/2

وفد خولان کی حاضری

خولان یمن کے ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے اس کے وفد میں دس افراد شامل تھے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں حضور ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں ہم دور دراز سے سفر طے کر کے آئے ہیں ہمیں شوق زیارت کھینچ لایا فرمایا تمہارا سفر قبول ہے ہر قدم پر نیکی ہے۔ جو میری زیارت کیلئے مدینہ آیا وہ میری امان میں ہوگا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے خولان کے بت کے متعلق دریافت فرمایا وفد نے عرض کی الحمد للہ آپ کی ہدایت بت پرستی کا نعم البدل بن گئی۔ حضور ﷺ نے انہیں اسلام کے احکام سے روشناس کرایا۔ ہدایات دیں اور یہ نصیحتیں کیں، عہد کو پورا کرنا، امانتوں کو ادا کرنا، پڑوسیوں کا خیال رکھنا، کسی پر ظلم نہ کرنا، ان کی واپسی پر انہیں ۱۲ اوقیہ چاندی عطا فرمائی انہوں نے واپس ہو کر سب سے پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ عم انس نامی بت کو توڑا۔ (1)

اس وفد کے سردار نے یہ بھی کہا حضور جو لوگ ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں وہ بھی سارے ایمان لائے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد محارب کی حاضری

کسی وقت یہ قبیلہ مخالفت میں سب سے پیش پیش تھا۔ یہ وفد دس افراد پر مشتمل تھا یہ لوگ اپنے پچھلوں کے بھی مکمل طور پر نمائندہ تھے۔ حضور ﷺ نے ان کی مہمان نوازی کا فریضہ حضرت بلال کے سپرد کیا وہ ہی انہیں صبح شام کھانا پہنچاتے ایک دن حضور ﷺ نے اس وفد کے ایک شخص کو غور سے دیکھا اس نے کہا حضور ﷺ میرے بارے میں کسی شک میں ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں کہیں دیکھا ہے۔ وہ شخص بولا جی ہاں آپ نے مجھے عکاظ کے میلہ میں دیکھا تھا میری اور آپ کی گفتگو بھی ہوئی تھی اور میں نے آپ سے سخت لہجہ میں بات کی تھی یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ تمام قبائل کے پاس باری باری جارہے تھے پھر اس شخص نے کہا اس وقت مجھ سے زیادہ اسلام کے مخالف کوئی نہ تھا

(1) الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد، ص 311/6

ابو الفتح ، عیون الاثر ، ص 311/2

ابن قیم ، زاد المعاد ، ص 574/3

آج اللہ کے فضل سے میں اسلام سے وابستہ ہوں۔ میں خدا کی حمد کرتا ہوں اور حضور کی رسالت کو تسلیم کرتا ہوں حضور ﷺ نے فرمایا دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں اس شخص (محارب) نے عرض کی حضور اس وقت جو میں نے گستاخی کی، بدکلامی کی، اس کیلئے میری مغفرت کی دعا فرمادیں حضور ﷺ نے فرمایا اسلام سابقہ سارے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد صدا کی حاضری

زیاد بن حارث صدائی فرماتے ہیں میں حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا مجھے پتہ چلا حضور ﷺ نے میرے قبیلہ کی اصلاح کیلئے لشکر بھیجا ہے۔ میں نے عرض کی حضور میں ساری قوم کا نمائندہ ہوں آپ لشکر واپس بلا لیں میری قوم ایمان لے آئے گی حضور نے مجھے فرمایا جاؤ لشکر سے کہو واپس آجائے میں نے عرض کی حضور میرا اونٹ بیمار ہے چل نہیں سکتا کسی اور کو حکم فرمادیں چنانچہ دوسرا آدمی گیا اور لشکر کو واپس لے آیا۔ زیاد بن حارث کہتے ہیں میں نے سب قوم کو خط لکھا تو ساری قوم مدینہ منورہ حاضر ہو گئی۔ یہ لوگ پندرہ نفوس پر مشتمل تھے۔ سعد بن عبادہ نے ان کی رہائش و خوراک کا اہتمام اپنے ذمہ لیا۔ چنانچہ یہ وفد حضرت سعد کے ہاں ٹھہرا رہا حضرت سعد نے پورے وفد کو نیا لباس دیا تحائف دیئے، چنانچہ سب نے اسلام قبول کر لیا۔ حضور ﷺ نے زیاد کی عزت افزائی کیلئے یہ کلمات بھی فرمائے۔

یا اخا صداء انک لمطاع فی قومک۔ (2)

اے صداتو اپنی قوم میں سردار ہے۔

(1) ابن کثیر ، البدایۃ والنہایۃ، ص 104/5

ابوالفتح، عیون الاثر ، ص 313/4

ابن کثیر ، السیرۃ ، ص 172/4

(2) ابن کثیر ، السیرۃ ، ص 161/4

ابوالفتح، عیون الاثر ، ص 315/2

الصالحی ، سبل الہدی والرشاد، ص 349/6

ابن قیم ، زاد المعاد ، ص 580/3

صدائے عرض کی حضور اللہ کا فضل ہے۔ قوم ہدایت پر آگئی ہے۔ اور اس نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ حضور پاک نے فرمایا صدائے تجھے تیری قوم کا امیر بنانا ہوں چنانچہ آپ نے میری امارت کیلئے ایک حکم نامہ تحریر فرمایا۔ میں نے عرض کی حضور مجھے ان کے صدقات وصول کرنے کے اختیارات بھی تفویض فرمائیں تو آپ نے اس ضمن میں ایک الگ حکم لکھ دیا۔ زیاد بن حارث کہتے ہیں میں ساری رات حضور ﷺ کے ساتھ سفر کرتا رہا صبح کو میں نے اذان دی حضور ﷺ نے مجھ سے پانی طلب فرمایا میں نے برتن میں ڈال کر پیش کیا یہ پانی مقدار میں بالکل تھوڑا تھا حضور نے اپنی ہتھیلی اس پانی میں رکھی تو انگلیوں سے پانی کے چشمے ایلنے لگے پانی اتنا کثیر ہوا کہ سارے لشکر نے اپنی تمام ضرورتیں پوری کر لیں حضرت بلال نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا جواز ان کہے وہی اقامت کہے صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی حضور میں ان سرکاری عہدیداروں سے مستغنی ہونا چاہتا ہوں میں امارت کو پسند نہیں کرتا حضور نے فرمایا تیری مرضی ہے چنانچہ حضرت صدائی نے استغنیٰ دے دیا یہ وفد واپس آکر اسلام کیلئے زبردت مبلغ ثابت ہوا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد غسان

یہ وفد تین ارکان پر مشتمل تھا حاضر ہوا اسلام قبول کیا وفد نے کہا حضور ہم اپنی قوم کے بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے وہ اسلام لائے یا نہ لائے۔ جب واپس ہونے لگے تو حضور ﷺ نے اپنی کریمانہ عادت شریفہ کے پیش نظر وفد کو انعامات و تحائف دئے۔ اس وفد نے واپس جا کر اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا مگر قوم نے انکار کر دیا ان تین ساتھیوں نے یہ نہ بتایا کہ وہ اسلام قبول کر چکے ہیں ان تینوں میں سے دو ساتھی تو کچھ عرصہ بعد فوت ہو گئے۔ تیسرے ساتھی کو سیدنا فاروق اعظم کا زمانہ نصیب ہوا اس تیسرے ساتھی نے حضرت ابو عبیدہ سے ملاقات کی اور اپنی اسلام لانے کی داستان سنائی، حضرت ابو عبیدہ ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ (1)

(1) الصالحی ، سبیل الہدیٰ والرشاد، ص 391/6

ابوالفتح ، عیون الآثار، ص 316/2

وفدِ سلمان

یہ وفد قبیلہ سلمان کا تھا سات افراد پر مشتمل تھا حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا۔ مدینہ منورہ سے باہر ایک نماز جنازہ میں انہیں حضور کی ملاقات اس طرح ہوئی۔

وفد السلام علیک یا رسول اللہ

اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو

حضور ﷺ و علیکم من اتم

آپ پر بھی ہو تم کون ہو

وفد ہم قبیلہ سلمان سے وابستہ ہیں اور بیعت کے ارادہ سے آئے

ہیں۔

حضور ﷺ ثوبان انہیں مہمان خانہ میں ٹھہراؤ کھانا کھلاؤ۔ نماز ظہر کے بعد

حضور تشریف لائے تو انہوں نے بیعت کی رخصت ہوتے وقت

حضور ﷺ نے تحائف عطا فرمائے۔

وفد ما افضل الاعمال؟

سب سے افضل عمل کونسا ہے۔

حضور ﷺ الصلوٰۃ فی وقتہا۔

وقت پر نماز ادا کرنا

حضور ﷺ کے پیارا و انس سے ان کی اجنبیت ختم ہوگئی۔

وفد حضور ہمارے علاقہ میں قحط سالی شدید ہے عرصہ دراز سے بارش

نہیں ہوئی۔

حضور ﷺ اللهم اسقہم الغیث فی دامرہم،

اے اللہ ان کے ہاں باران رحمت عطا فرما

ایک شخص نے عرض کی حضور اپنے مقدس ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائیں اس میں بڑی برکت ہے

حضور ﷺ مسکرائے اور ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ یہ وفد تین دن تک حضور کا مہمان رہا۔ حضور ﷺ نے جاتے وقت انہیں پانچ پانچ اوقیہ چاندی مرحمت فرمائی۔ ساتھ ہی حضور نے معذرت کے انداز میں فرمایا یہ تحائف قلیل ہیں انہوں نے کہا حضور یہ تو بہت زیادہ ہیں جب یہ واپس پہنچے تو بارش کا دور دورہ تھا۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد بنی عبس

بنی عبس کے تین آدمی حضور ﷺ کے دربار گوہر بار میں حاضر ہوئے اور عرض کی اسلام بغیر ہجرت کے معتبر اور مقبول نہیں تو پھر ہمارے مال و مویشی میں کیا برکت ہو سکتی ہے ہم سب کو بیچ دیں اور ہجرت کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں حضور ﷺ نے فرمایا

اتقوا اللہ حیث کنتم فلن یفتکم اللہ من اعمالکم

شیاء۔ (2)

اللہ سے ڈرو جہاں کہیں بھی ہو اللہ تمہارے اعمال کے اجر میں کمی نہیں فرمائے گا۔

حضور ﷺ نے ان سے خالد بن سنان کے متعلق دریافت فرمایا کیا اس کی اولاد ہے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ایک بچی تھی وہ فوت ہو گئی اس کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔

یاد رہے حضور ﷺ کے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ چلے جانے کے بعد اسلام میں یہ شرط عائد تھی کہ اگر کسی نے اپنے کو مسلم کہلانا ہے اور حلقہ بگوش اسلام رہنا ہے تو اس پر ہجرت لازم کر دی گئی تھی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

-
- (1) ابوالفتح، عیون الاثر، ص 317/2
الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 345/6
ابن قیم، زادالمعاد، ص 580/3
الاصابقی معرفۃ الصحابة، ص 209/1
- (2) 28 الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 375/6
ابوالفتح، عیون الاثر، ص 318/2
ابن قیم، زادالمعاد، ص 580/3
ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ص 296/1

وفد غامد کا قبول اسلام

یہ وفد دس ارکان پر مشتمل تھا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اپنی رہائش کیلئے بقیع میں خیمہ لگایا وہاں سامان رکھا ایک کو سامان کی حفاظت کیلئے بٹھا دیا اور باقی زیارت کیلئے چلے آئے۔ حضور ﷺ نے انہیں احکام سکھائے حضور نے انہیں بتایا جس نوجوان کو تم سامان کی حفاظت کیلئے چھوڑ آئے تھے وہ سو گیا تو تمہارے سامان سے ایک تھیلا چوری ہو گیا ان میں سے ایک نے کہا حضور وہ تھیلا تو میرا تھا میرے بغیر کسی کے پاس تھیلا نہ تھا حضور نے اسے تسلی دلائی فکر نہ کر تیرا تھیلا مل گیا۔ جب یہ لوگ اپنی قیام گاہ تک پہنچے تو اس بچے نے تھیلا گم ہونے اور پھر اس کے مل جانے کا سارا واقعہ سنایا جس سے یہ لوگ متاثر ہوئے کہ حضور ﷺ نے اس سلسلہ میں جو کچھ فرمایا تھا درست نکلا اس پر ان سب نے کہا شہد انہ رسول اللہ۔ ہم گواہی دیتے ہیں وہ اللہ کا رسول ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت ابی بن کعب کو فرمایا انہیں قرآن سکھاؤ چلتے وقت حضور ﷺ نے انہیں تحائف عطا فرمائے۔ (1)

وفد نخع امد زرارہ کی خواب

نخع بن کا ایک مشہور قبیلہ ہے یہ وفد دو ارکان پر مشتمل تھا بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا یہ لوگ سیدنا معاذ بن جبل کے ہاتھوں مسلمان ہو چکے تھے اس وفد میں ایک شخص زرارہ بن عمر بھی تھا انہوں نے ایک خواب دیکھی جو بارگاہ رسالت میں عرض کی آپ نے اس کی تعبیر فرمائی خواب یہ تھی کہ زمین سے آگ نمودار ہوتی ہے جو میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہو گئی ہے۔ اور وہ آگ یہ پکار ہی ہے۔

لظی لظی بصیر و اعمی اطعمونی اکلکم اہلکم ومآلکم ، (2)

میں آگ ہوں میں آگ ہوں کوئی پینا اور نا پینا مجھ کو کھانے کو دو میں تم کو کھاؤں گی تمہارے اہل و عیال کو کھاؤں گی۔

حضور ﷺ نے تعبیر فرمائی یہ فتنہ ہے۔ کہ لوگ اپنے امام اور خلیفہ کو قتل کریں گے مومن کا قتل

(1) ابن الاثیر ، اسد الغابۃ ، ص 202/3

ابن قیم ، زاد المعاد ، ص 586/3

(2) ابن الاثیر ، اسد الغابۃ ، ص 380/1

ابوالفتح ، عیون الاثر ، ص 320/2

ابن قیم ، زاد المعاد ، ص 380/3

پانی پینے سے زیادہ لذیذ سمجھیں گے اگر تیرا بیٹا پہلے مر گیا تو اس فتنہ کو پالے گا اور اگر تو پہلے مر گیا تو تیرا بیٹا اس فتنہ کو پالے گا۔ زرارہ عرض کرتے ہیں حضور دعا فرمائیں میں یہ فتنہ نہ دیکھوں آپ نے ان کیلئے دعا فرمادی زرارہ کا انتقال ہو گیا ان کے بعد سیدنا عثمان غنی کی شہادت کا فتنہ پیش آیا زرارہ کا بیٹا باغیوں کے ساتھ تھا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد بنی المصطلق

یہ وفد نماز صبح کے بعد دربار رسالت میں حاضر ہوا اس دن حضور ﷺ نے صحابہ کو ایک طویل خطبہ فرمایا تھا جس میں حشر نشر جنت، دوزخ کے حالات بیان فرمائے خطبہ سے فارغ ہو کر آپ نے ان لوگوں سے بیعت لی اور واپس ہوئے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وائل بن حجر کی حاضری

وائل کہتے ہیں جب حضور ﷺ کی بعثت ہوئی تو میں ایک سلطنت کا حکمران تھا تمام قسم کی آسائشوں کو چھوڑ کر میں دربار رسالت میں حاضر ہو گیا اور عرض کی حضور تمام ساز و سامان، مال و متاع، تخت و حکومت اللہ اور اس کے رسول کی رضا کیلئے چھوڑ آیا ہوں وائل کہتے ہیں جب مدینہ منورہ آیا تو صحابہ نے مجھے بتایا کہ وائل تیری آمد سے تین دن پہلے حضور ﷺ نے تیری آمد کی اطلاع دیدی تھی۔ میں نے بارگاہ رسالت میں سلام کیا حضور نے جواب فرمایا اپنی چادر بچھا کر مجھے اوپر بٹھا دیا پھر حضور ﷺ منبر پر تشریف لائے اور یہ خطبہ فرمایا ”اے لوگو یہ وائل دور دراز علاقہ حضرموت سے آیا ہے اسے کسی نے مجبور نہیں کیا یہ صرف اللہ کی رضا کا طلبگار ہے خدا کا دین سیکھنے کیلئے آیا ہے وائل کہتے ہیں حضور کے اس ارشاد پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں صرف اور صرف رضاء الہی کیلئے حاضر ہوا ہوں حضور نے

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 412/7

ابن قیم، زاد المعاد، ص 587/3

تأریخ مدینة، 515/2

فرمایا ہاں تو سچ کہہ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا اس سے حسن سلوک کرنا یہ اپنا ملک چھوڑ کر آیا ہے۔

وائل بن حجر حضور میرے ملک والوں نے مجھ سے سلطنت چھین لی ہے۔

حضور ﷺ فکر مت کر میں تجھے اس سے بڑی سلطنت دے دوں گا۔

طبرانی اور ابو نعیم کہتے ہیں حضور ﷺ نے وائل کو اپنے ساتھ بستر پر بٹھایا اور بارگاہ قدس میں یہ دعا فرمائی اے اللہ وائل اور اسکی اولاد در اولاد کو برکتوں سے نواز۔ وائل حضرت معاویہ کے مکان میں مرہ کے علاقہ میں مقیم رہے۔ حضور ﷺ کے حکم کے مطابق وائل اور حضرت معاویہ وہاں سے چل پڑے شدت کی گرمی تھی وائل

اونٹ پر سوار تھے حضرت معاویہ پیدل تھے۔ راستہ میں یہ گفتگو ہوئی۔

امیر معاویہ امردفی خلفک

وائل مجھے بھی اپنی اونٹنی پر پیچھے بٹھا لو (گرمی شدت کی ہے)

وائل بن حجر لست من امرداف الملوک۔ (1)

تم ان لوگوں سے نہیں جو بادشاہوں کے پیچھے سوار ہوتے ہیں۔

امیر معاویہ چلو آپ مجھے جوتے دیدیں کہ میں پہن لوں گرمی شدت کی ہے

پاؤں جل رہے ہیں آپ تو سوار ہیں۔

وائل بن حجر میں نے جوتے پہن لئے ہیں اب اتار کر نہیں دے سکتا۔

امیر معاویہ گرم سنگریزوں نے میرے پاؤں جلا دیئے ہیں۔

وائل بن حجر میری اونٹنی کے سائے میں چلتے چلو یہی کافی ہے۔

اس گفتگو سے آپ نے اندازہ لگا لیا کہ وائل کے ذہن میں کس قدر اپنا تفوق تھا جسے نگاہ نبوت نے ختم کر

دیا اور بالآخر وائل اسلام کے فقیروں میں شامل ہوئے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد، ص 35/9

ابن الاثیر ، اسد الغابۃ ، ص 102/3

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ ، ص 94/5

ابودزریۃ ، تأریخ دمشق ، ص 386/62

واثلہ بن اسقع کی حاضری

واثلہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اس وقت حضور ﷺ نماز پڑھا رہے تھے میں بھی پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نماز سے فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائے اور یہ گفتگو ہوئی۔

حضور ﷺ ما جا جگ۔ آپ کیسے آئے؟

واثلہ بن اسقع اسلام قبول کرنے کی غرض سے آیا ہوں۔

حضور ﷺ بہت بہتر ہے تم ہجرت کا ارادہ رکھتے ہو؟

واثلہ بن اسقع حضور کوئی ہجرت؟

حضور ﷺ اسلام قبول کرنے کے بعد یہاں ٹھہرو گے یا چلے جاؤ گے؟

واثلہ بن اسقع حضور جو میرے لئے مفید ہو۔

حضور ﷺ ہمیشہ یہاں رہنے والی ہجرت ہی بہتر ہے۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا،

عليك بالطاعة في عسرك ويسرك ونشطك وكرمك (1)

تم ہر حالت میں اطاعت گزار رہنا۔ تنگدستی ہو یا خوشحالی، خوشی کی حالت ہو یا ناپسندیدگی کی، واثلہ بن اسقع حضور اطاعت گزار رہو نگا۔

حضور ﷺ نے فرمایا یہ بھی کہو جتنی طاقت ہوگی اطاعت کرو نگا۔

واثلہ بن اسقع عرض کرتے ہیں جتنی طاقت ہوگی اطاعت کرو نگا۔ پھر حضور ﷺ نے مجھ سے بیعت لی۔

اہل یمن کی حاضری

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس ایک ایسی قوم آرہی ہے جن کے دل عجز و انکساری سے لبریز ہونگے کچھ دیر بعد یہ قوم مدینہ منورہ یہ کہتے ہوئے داخل ہوئی۔

(1) الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد ، ص 433/6

مختصر تآریخ دمشق ، ص 494/2

غدا نلقى الاحبة محمدا و حزبه

کل ہم دوستوں سے ملیں گے یعنی محمد ﷺ اور ان کے صحابہ سے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جاء اهل يمن هم امراق افئدة و اضعف قلوبا والايمان والحكمة

یمنیہ۔ (1)

ترجمہ: یمنی لوگ آتے ہیں ان کے دل بڑے نرم ہیں ان کا ایمان بھی یمنیوں کا ہے اور حکمت بھی انہیں کا حصہ ہے۔ صحیح بخاری میں ہے بنی تمیم کے لوگ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے انہیں خوشخبری تو بنی تمیم نے کہا حضور آپ نے بشارت دی ہے تو کچھ مال و دولت بھی دیجئے ان کی اس بات پر حضور ﷺ کے چہرہ انور پر خنک کے آثار پیدا ہو گئے کچھ دیر بعد یمنی آئے اور آپ نے فرمایا میں نے بنو تمیم کو بشارت دی ہے انہوں نے قبول نہ کی اب تمہیں بشارت دیتا ہوں انہوں نے بصد شوق بشارت قبول کی۔ یہ گفتگو ہوئی تھی۔

اہل یمن حضور ہمیں فرمائیں کائنات کی ابتداء کیسے ہوئی؟

حضور ﷺ پہلے صرف اللہ کی ذات مقدسہ تھی کوئی دوسری شے موجود نہ تھی اس کا عرش پانی پر تھا اس نے ہر شے کو لوح و محفوظ پر تحریر کر دیا ہے یمنیوں سے حضور ﷺ کے پیا رکا پس منظر یہ ہے۔ اوس و خزرج دونوں قبیلے یمن کے تھے انہی قبائل نے ہی شروع اسلام میں وفا و محبت کا مظاہرہ کیا تھا۔

صلى الله تعالى على حبيبہ سيدنا محمد وعلى آله وصحبه بعدد خلقه

(1) ابن سعد الطبقة الكبرى، ص 348/1

الصالحی، سبل الهدی والرشاد، ص 273/6

ابن قیم، زاد المعاد، ص 539/3

ابن الجوزی، المنتظم، ص 377/1

طفیل بن عمر کی حاضری

حضور ﷺ کے کئی دور میں طفیل بن عمر مکہ مکرمہ آئے۔ تو اہل مکہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ طفیل بن عمر مسلمان ہو گیا تو اسلام مزید مضبوط ہو جائے گا اس لئے انہوں نے طفیل بن عمر دوسری پر اپنا اثر و رسوخ جمایا اور کہا طفیل خیال کرنا یہاں پر مکہ میں ایک زبردست جادوگر ہے جو ایک ہی نگاہ میں بہن بھائی، باپ بیٹے، میاں بیوی میں دشمنی پیدا کر دیتا ہے۔ اور طفیل کا اس طرف آنا جانا بھی بند کر دیا جس طرف رسول اللہ ﷺ کا گذر ہوتا تھا طفیل بن عمر نے ایک دن حرم شریف میں حضور ﷺ کی زبان پاک سے تلاوت قرآن پاک سنی اور حیران رہ گیا طفیل نے اپنے دل میں کہا طفیل تو تو ایک فصیح و بلیغ شاعر ہے حق و باطل کو سمجھ سکتا ہے۔ صحیح اور غلط پر رائے قائم کر سکتا ہے۔ تجھے یہ کلام سننا چاہئے۔ طفیل کہتے ہیں جب حضور ﷺ حرم شریف سے فارغ ہو کر گھر چلے گئے تو میں پیچھے گھر پہنچ گیا دستک دی حضور تشریف لائے میں نے عرض کی حضور اہل مکہ نے مجھے آپ کا کلام سننے سے بہت روکا مگر اتفاق سے آپ کی آواز میرے کانوں میں پڑ گئی میں حاضر ہو گیا آپ مجھے اپنی دعوت دیں چنانچہ ان کی درخواست پر حضور ﷺ نے اسے چند آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا تو طفیل نے عرض کی حضور میں اسلام قبول کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور میرے حق میں دعا فرما دیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے دعا فرمادی۔

اللهم اجعل له آية۔

اے اللہ اس کیلئے کوئی نشان بنادے،

حضرت طفیل بن عمر فرماتے ہیں جب میں واپس قوم میں پہنچا تو میری آنکھوں کے درمیان سے روشنی نکلنے لگی میں نے اللہ کے حضور عرض کی یا اللہ یہ نشانی میرے منہ کے علاوہ کسی اور جگہ ظاہر فرما دے کہیں کفار یہ کہہ دیں کہ بتوں کو چھوڑنے کی وجہ سے چہرہ بگڑا دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ وہ روشنی اللہ تعالیٰ نے میرے عصا میں منتقل کر دی۔ طفیل فرماتے ہیں سارے قبیلے سے پہلے میری ملاقات میرے والد گرامی سے ہوئی تو میں نے اپنے قبول اسلام کا ذکر کر دیا۔ اسی محبت میں میرے باپ نے کہہ دیا بیٹے میرا دین بھی وہ ہے جو تیرا ہے۔ والد نے غسل کیا نیا لباس پہنا اور بیٹے سے اسلامی تعلیمات سیکھیں اور

حلقہ بگوش اسلام ہو گئے پھر ملاقات بیٹے سے ہوئی اس نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ اسی طرح بیوی بھی متأثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئی پھر طفیل بن عمر نے عام لوگوں کو دین کی طرف بلایا تو سوچ میں پڑ گئے طفیل بن عمر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کرتے حضور قبیلہ دوس کے نہ ماننے والے افراد کیلئے بد دعا فرمادیں حضور ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا

اللهم اهد دوساً الى الاسلام (1)

اے اللہ قبیلہ دوس کو قبول اسلام کی توفیق عطا فرما۔

پھر حضور ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ جاؤ دوس کو اسلام کی دعوت دو آپ نے وطن واپس پہنچ کر تبلیغ کا فریضہ انجام دیا پھر وہاں سے ستر افراد مدینہ منورہ حاضر ہوئے اس وقت حضور ﷺ خیبر تشریف لے گئے تھے۔ حضور ﷺ نے مال غنیمت سے ان سب کو حصہ مرحمت فرمایا پھر قدرت نے حضرت طفیل بن عمر سے دین کا کام اس طرح لیا۔

- ☆ نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے خلاف ہمیشہ برسرِ پیکار رہے۔
- ☆ طلحہ اسدی کو شکست انہیں کے ہاتھوں ہوئی۔
- ☆ یمامہ کی جنگ میں یہی طفیل بن عمر مسیلمہ سے ٹکرائے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

☆ ان کے نوجوان بیٹے جنگ یرموک میں شامل ہوئے اور شہید ہوئے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) السہیلی ، الروض الاف ، ص 168/2

ابن قیم ، زاد المعاد ، ص 545/3

ابن کثیر ، البدیہ والہایۃ ، ص 310/6

الصالحی ، سبل الہدی والرشاد ، ص 337/6

ابو ذرعة ، تأریخ مشق ، ص 17/25

وفد رفاعہ کا قبول اسلام

رفاعہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے چہرہ انور کی زیارت کرتے ہی حق پہچان گئے اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے حضور ﷺ نے انہیں اپنا گرامی نامہ بھی عطا فرمایا جس میں یہ تحریر تھا۔
”یہ مکتوب محمد رسول اللہ نے رفاعہ کیلئے لکھا ہے۔ میں اسے امیر بنا کر بھیج رہا ہوں جو ان کی دعوت قبول کر لے گا اللہ اور اس کے رسول کے گروہ میں شامل ہو جائے گا۔ جو انکار کرے اسے دو ماہ کی مہلت دی جائے گی رفاعہ واپس آئے اور پیغام حق سنایا تو سبھی لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے“ (1)

وفد عروہ المرادی

عرب کے ایک مشہور قبیلہ مراد کا ایک وفد عروہ کی سربراہی میں حضور ﷺ کے دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ عروہ شاہی دربار کا ایک فرد تھا اس نے تاج و تخت کو ٹھکرا کر دامن مصطفیٰ میں پناہ لی تھی۔ مدینہ منورہ پہنچ گیا عروہ کے قبیلہ مراد کو قبیلہ ہمدان کے ہاتھوں بری طرح ذلت آمیز شکست ہوئی تھی حضور ﷺ نے ان سے پوچھا عروہ تیرے قبیلہ کو جو قبیلہ مراد سے سخت شکست ہوئی تھی اس سے تجھے تکلیف پہنچی عرض کی یا رسول اللہ یقیناً ایسا ہوا یہ ایک فطری تقاضا تھا کہ قوم دکھ میں تھی اور اس پر مجھے تکلیف ہوئی حضور ﷺ نے فرمایا حوصلہ کر اس تکلیف کی وجہ سے اسلام میں تیرا درجہ بلند ہوگا۔ حضور ﷺ نے عروہ کو اپنی قوم کا والی مقرر فرمایا اور ان کے ساتھ خالد بن ولید کو بھیجا کہ صدقات جمع کرنے میں ان کی اعانت کریں حضور ﷺ کے وصال مبارک تک یہ دونوں سپرد کی گئی خدمات انجام دیتے رہے۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

-
- (1) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ص 354/1
الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 307/6
ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 373/1
الطبری، تأریخ الرسل والاملوک، ص 88/2
(2) ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 115/3
الاصابة فی معرفة الصحابة، ص 250/2

وفد بنی زبید کا قبول اسلام

اس وفد میں عمر بن معدیکرب بھی شامل تھا ایک دن عمر بن معدیکرب نے اپنے بھتیجے قیس مرادی سے کہا کہ پتہ چلا ہے قریش میں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے چلو اس سے ملیں اس کی گفتگو سنیں باتیں بہتر ہوں گی تو مان لیں گے ورنہ واپس آ جائیں گے قیس نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا چنانچہ عمر بن معدیکرب اکیلے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ جونہی وہاں پہنچے اور زیارت کی تو جھٹ دل نے گواہی دیدی کہ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اسلام قبول کیا اور صحابہ میں شامل ہو گئے۔ اس وقت تو قیس نے اسلام سے انکار کر دیا تھا مگر بعد میں حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ (1)

جارود کا قبول اسلام

جارود نامی ایک شخص جو کتب سماوی کا بڑا فاضل تھا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں اس نے اپنے علمی جواہر پارے اس طرح پیش کئے۔

یا نبی الہدی اتاک مر جال قطعت قد فدا او الافا

اے اللہ کے رسول ہدایت کے نبی یہ لوگ دور دراز کے جنگلات کو طے کر کے حاضر ہوئے ہیں۔

لا تتقی وقع یوم عبوس اوجل القلب ذکرہ ثم ہالا

وہ اس دن کے واقع ہونے سے نہیں ڈرتے جس کا ذکر دل کو خوف زدہ کر دیتا ہے۔

جارود نے کہا حضور پہلے میں عیسائی تھا اب نصرانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرتا ہوں میرے گناہوں کی بخشش کا ذمہ اٹھائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا

انا ضامن ان قد هداك الی ما هو خیر منه ۔

ہاں میں ذمہ داری اٹھاتا ہوں اللہ نے تجھے ہدایت دی تو نے وہ دین اختیار کیا جو تیرے پہلے دین سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

(1) ابن سعد الطبقات الکبریٰ ، ص 328/1
المصالحی ، سبیل الہدی والرشاد، ص 387/6

جارود کے اسلام قبول کرنے کے اثر سے باقی لوگ بھی جھٹ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے
ایک روایت میں ہے حضور اور جارود کے درمیان اس طرح گفتگو ہوئی۔

جارود بعد بعثتک مرہک یا محمد؟ (1)

آپ کے رب نے آپ کو کیا دے کر بھیجا ہے؟

حضور ﷺ میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ معبودان باطل سے اپنا تعلق منقطع کروں مجھے حکم ہے میں بروقت نماز پڑھوں مال کی زکوٰۃ دوں۔ حج کرو۔ مجھے بتایا گیا ہے جو شخص نیک اعمال کرتا ہے۔ اس کا فائدہ اسے ملتا ہے اور برے کام کرنے والے کا بوجھ اس کی گردن پر ہوگا۔ میرا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

جارود آپ نبی ہیں تو بتائیں میرے دل میں کیا ہے؟

حضور ﷺ تم نے تین باتیں دل میں چھپا رکھی ہیں۔

۱۔ دور جاہلیت میں قتل ہونے والوں کا حکم کیا ہے؟

۲۔ دور جاہلیت کے معاہدوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

۳۔ دور جاہلیت کے عطیات کا کیا حکم ہے؟

حضور ﷺ نے ان تینوں سوالات کا ذکر فرمانے کے بعد جوابات بھی دے۔

۱۔ دور جاہلیت کے مقتولین کا خون معاف ہے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

۲۔ دور جاہلیت کی قسمیں بھی مردود ہیں۔

۳۔ بہترین عطیہ یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کو اونٹ پر سوار کرو اسے بکری کا دودھ پلاؤ

سلمہ یہ جارود کے ساتھی تھے انہوں نے عرض کیا حضور میرے سوالات کیا ہیں

حضور ﷺ نے فرمایا تم یہ پوچھنا چاہتے ہو۔

۱۔ بتوں کی پرستش کا کیا حکم ہے؟

۲۔ یوم سباسب کی حقیقت کیا ہے؟

۳۔ مساوات کیا ہے؟

حضور ﷺ نے ساتھ ہی جواب دے دیا۔

۱۔ بتوں کی پرستش جہنم کا ایندھن ہے تم داخل ہو گے۔

۲۔ یوم سباسب کی جگہ تمہیں لیلة القدر عطا کر دی گئی اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

۳۔ چھوٹے بڑے امیر غریب کی تفریق نہیں تمام اہل ایمان کا خون برابر ہے۔ (سبھی قانون میں برابر ہیں)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وفد عبد القیس کیلئے دعا

ایک دن حضور ﷺ صحابہ میں جلوہ فرما تھے اور مصروف گفتگو تھے اسی دوران آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ادھر سے ایک وفد آرہا ہے۔ جو تمام وفد سے بہتر ہے۔ کسی مجبوری کے بغیر انہوں نے طویل راستہ اختیار کیا ہے۔ ان کے جانور سفر کے باعث لاغر ہو گئے ہیں ان کے پاس زادراہ ختم ہو گیا ہے پھر دعا فرمائی۔

اللهم اغفر لعبد القیس

اے اللہ عبد القیس کے وفد کو بخش دے

یہ سنتے ہی سیدنا فاروق اعظم اٹھ کر باہر چلے گئے کہ اس مقدس وفد کا استقبال کریں ملاقات ہو گئی یہ افراد تیرہ، بیس یا چالیس تھے۔ فاروق اعظم نے پوچھا آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہم عبد القیس کے قبیلہ کے لوگ ہیں۔ اب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی کلمات مبارکہ سنائے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں ارشاد فرمائے تھے۔ فاروق اعظم انہیں لے کر دربار نبوت میں حاضر ہو گئے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا یہ ہے وہ محبوب کریم ﷺ جن کیلئے آپ آئے ہیں۔

بس وفد کی بے خودی، بے تابی اور ذوق و وجدان کا یہ عالم تھا اپنی ساریوں سے چھلانگیں لگا لگا کر اتر رہے تھے۔ اور دوڑ دوڑ کر حاضری دے رہے تھے۔ جو بھی حاضر ہوتا وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ

چومتا اور قدم مبارک کو بوسہ دیتا۔ حضور ﷺ نے اپنے ان جانثاروں کو مزید اعزاز بخشا اور فرمایا۔

مرحباً بالقوم غیر خزاہا ولا ندامی

اے قوم ”جی آیاں نوں“ تم کبھی رسوائی نہ ہو اور نہ شرمسار۔

فرمى القوم بأنفسهم عن مكانهم بباب المسجد و تبا دمرو يقبلون

یدہ و مرحلہ۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

ابو تمیم اور نعیم کا قبول اسلام

ابو تمیم داری اور انکا بھائی نعیم کچھ مزید افراد کے ساتھ دربار رسالت میں حاضر ہوئے جمال جہاں آرا کی زیارت سے بہرہ یاب ہوتے ہی کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد بارگاہ رسالت میں عرض کی حضور ہمیں کوئی خطہ عطا فرمایا جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

سلوا حبث شئتم

جہاں سے چاہو لے لو۔

مختلف تجاویز کے بعد یہ لوگ اس پر متفق ہو گئے کہ حضور ﷺ سے بیت جیرون کے علاقہ سے خطہ لینے کی درخواست کر دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اسی عنوان کی درخواست پیش کر دی۔ جو شرف قبولیت سے نوازی گئی۔ اور حضور ﷺ نے چڑے کا ٹکڑا منگو کر اس پر دستاویز لکھ دی جس کے مقدس الفاظ یہ ہیں۔

”هذا کتاب ذکر فیہ ما وہب محمد رسول اللہ ﷺ للدارین اذا

اعطاه اللہ الامر و ہب لہم بیت عینون و حبرون و المرطوم و بیت

ابراہیم الی الابد“ (2)

یہ وہ تحریر ہے جس میں محمد رسول اللہ ﷺ نے جو جاگیر دار ہیں کو عطا فرمائی اس کا ذکر ہے

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 368/6

ابن کثیر، البدیۃ والنہایۃ، ص 56/5

(2) ابو ذر مرہ، تأمریخ دمشق، ص 65/11

۔ جب اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو یہ سرزمین عطا فرمائے گا تو حضور دارین کو بیت یمون، جیرون، مرطوم، اور بیت ابراہیم کے علاقے عطا فرمائیں گے۔ اور یہ عطیہ ہمیشہ کیلئے ہوگا۔ اس دستاویز پر سیدنا عباس بن مطلب، خزیمہ بن قیس، شرجیل بن حسنہ نے بطور گواہ دستخط ثبت کئے تھے۔ یہ دستاویز دے کر انہیں واپس وطن بھیج دیا۔ یہ وفد پھر ایک مرتبہ مدینہ منورہ آیا اور اس دستاویز کی تجدید کیلئے درخواست کی حضور نے تجدید فرمادی اس دوسری تجدیدی دستاویز پر صدیق اکبر فاروق اعظم، عثمان غنی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے بطور گواہ دستخط ثبت فرمائے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

کافر کے جنازہ میں شرکت کی ممانعت

اسی ۹ھ میں مدینہ منورہ کا مشہور منافق عبداللہ بن ابی مرہ اس نے مرتے وقت وصیت کی اس کی نماز جنازہ حضور ﷺ پڑھائیں اور قبر میں اتاریں۔ اس نے یہ بھی تمنا کی کہ حضور ﷺ اپنی قمیض مجھے دیدیں۔ آدمی بارگاہ رسالت میں پہنچا عبداللہ بن ابی کی درخواست پیش کی وہ اپنے کفن کیلئے قمیض چاہتا ہے۔ حضور ﷺ نے اوپر والی قمیض مرحمت فرمائی اس نے پھر گزارش کی کہ وہ قمیض دیجئے جو جسم اطہر کو مس کرتی ہے۔ سیدنا فاروق اعظم حاضر تھے عرض کی یا رسول اللہ اس گندے آدمی کیلئے قمیض مبارک کیوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا ان

قمیصی لا یغنی عنہ من اللہ شبا، فلعن اللہ ان یدخل بہ الفافی

الاسلام (1)۔

عمر منافق کو میری قمیض فائدہ نہیں دے گی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہزاروں کو اسلام سے نوازے۔

چنانچہ حضور ﷺ کے اس عظیم کرم اور حسن اخلاق سے متاثر ہو کر ایک ہزار آدمی حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ عمر فاروق عرض کرتے ہیں حضور آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانا چاہتے ہیں یہ تو ایسا ہے

(1) حمد بن علی بن حجر ابوالفضل العسقلانی الشافعی

فتح الباری، شرح صحیح البخاری، باب قوله استغفر لهم ولا تستغفر لهم، ص 109/13

ایسا ہے۔ اس نے فلاں دن یا کیا فلاں دن یہ کیا فرمایا چھوڑو ایسی باتوں کو مجھے اختیار دیدیا گیا ہے اسکی مغفرت طلب کروں یہ نہ کروں اگر میں یہ جانتا کہ میں ستر بار سے زیادہ اس کیلئے مغفرت طلب کروں گا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادے گا تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ مغفرت طلب کرنا اس پر یہ آئیہ مبارکہ نازل ہوگئی۔

”ولا تصل علی احد منہم مات ا بدا ولا تقم علی قبرہ انہم کفرو با

اللہ ورسولہ و ماتوا و ہم فسقون“ (1)

نہ انکی نماز جنازہ پڑھیں جو مر جائے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا۔ اور وہ اس حالت میں مرے کہ وہ نافرمان تھے۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے کبھی کسی منافق کیلئے نہ مغفرت کی دعا کی، نہ قبر پر تشریف لے گئے۔ نہ جنازہ میں شمولیت کی اس سے معلوم ہوا کفار و منافقین و مشرکین کیلئے دعا مغفرت منع ہے۔ نہرو اور گاندھی کی موت پر بعض کانگریسی مسلمانوں کا قرآن پڑھنا دعا کرنا اسلام و قرآن کی توہین تھی۔

(والعیاذ باللہ)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سوالات و جوابات

ایک موقعہ پر سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور سوالات عرض کئے رسول اللہ ﷺ نے جوابات سے نوازا۔ آقا و غلام کا یہ انداز گفتگو ہدیہ ناظرین ہے۔

سیدنا ابوذرؓ: حضور، اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سے اعمال بہتر و پسندیدہ ہیں۔

حضور ﷺ: اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد۔

سیدنا ابوذرؓ:

ایّ المومنین اکملہم ایماناً۔

کس مومن کا ایمان زیادہ مکمل ہے۔

حضور ﷺ :

احسنہم خلقاً،

جو اخلاق حسنہ سے آراستہ ہے وہ زیادہ مکمل ہے۔

سیدنا ابو ذرؓ:

ای المسلمین افضل؟

مسلمانوں میں افضل کون ہے۔

حضور ﷺ :

من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ،

جس کی زبان اور ہاتھ سے

مسلمان محفوظ رہیں۔

سیدنا ابو ذرؓ: ہجرت کو کسی بہتر ہے؟

حضور ﷺ :

من هجر السوء

جس نے برائی چھوڑی۔

سیدنا ابو ذرؓ: حضور! قرآن میں سب سے افضل آیہ مبارکہ کوئی ہے؟

حضور ﷺ : آیۃ الکرسی

سیدنا ابو ذرؓ: حضور کل انبیاء علیہم السلام کی تعداد کتنی ہے؟

حضور ﷺ : ایک لاکھ چوبیس ہزار

سیدنا ابو ذرؓ: حضور ان میں رسول کتنے ہیں؟

حضور ﷺ : ۳۱۳۔

سیدنا ابو ذرؓ: حضور کوئی وصیت فرمائیں۔

حضور ﷺ : تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

سیدنا ابو ذرؓ: حضور کچھ مزید فرمائیں۔

حضور ﷺ: خاموشی اختیار کرو۔ زیادہ ہنسنے سے بچو، زیادہ ہنسی دلوں کو مردہ کر دیتی ہے

سیدنا ابو ذرؓ: حضورؐ کچھ اور فرمائیں۔

حضور ﷺ: مسکینوں سے محبت کرو ان کے پاس بیٹھا کرو،

سیدنا ابو ذرؓ: حضورؐ کچھ اور فرمادیں۔

حضور ﷺ: سچ کہا کرو وہ کڑواہی کیوں نہ ہو۔

سیدنا ابو ذرؓ: حضورؐ کچھ اور فرمائیں۔

حضور ﷺ: دین کے معاملہ میں کسی کی ناراضگی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

شاہ حبشہ کا انتقال

اسی ۹ھ میں شاہ حبشہ کا انتقال ہوا ان کی موت کی خبر حضور ﷺ نے اس طرح دی آج

تمہارے بھائی مرد صالح اسحمہ نے وفات پائی اٹھو نماز جنازہ پڑھو اور استغفار کرو۔ صحابہ اٹھے صفیں

درست ہوئیں اور عید گاہ میں نماز جنازہ پڑھی گئی غائبانہ نماز جنازہ امام ابوحنیفہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہم

کے ہاں جائز نہیں، امام شافعی، امام احمد جواز کے قائل ہیں۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

بنی البرکاء کا قبول اسلام

اسی ۹ھ میں بنی البرکاء کا وفد حاضر ہوا ان میں معونہ بن عبادہ بن البرکاء تھے۔ جن کی عمر ۱۰۰

سال ہو گئی تھی انکے ساتھ ان کا بیٹا بشیر نامی بھی تھا۔ معونہ نے عرض کی حضور میرے سینے پر ہاتھ پھیر دیں

(1) ابن حبان، الصحيح باب ماجاء فی الطاعات واثوابها، الرقم 362، ص 312/2

(2) ابن کثیر، السيرة، ص 524/3

البيهقي، السنن الكبرى، ص 50/4

البيهقي، دلائل النبوة، الرقم 1756، ص 38/5

ابن کثیر، البداية والنهاية، ص 316/4

تاکہ میرے ساتھ حسن سلوک ہو۔ حضور ﷺ نے انکے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اسے چند بکریاں بھی عنایت فرمائیں۔ اس کیلئے دعا برکت فرمائی اس کے بعد جب کبھی علاقہ میں قحط ہوتا تو اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ فرماتا۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

لعان کا حکم

اسی ۹ھ میں لعان کا حکم نازل ہوا۔ واقعہ یوں ہوا۔ امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح روایت کی ہے کہ بلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحاک کے ساتھ تہمت لگائی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم گواہ لاؤ۔ یا پھر حد قذف لگوانا قبول کرو۔ عرض کی یا رسول اللہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھتا ہے تو اتنی گنجائش کہاں کہ دو گواہوں کو لاتا پھرے۔ حضور ﷺ نے پھر فرمایا گواہ لاؤ یا حد لگواؤ انہوں نے عرض کی حضور اللہ کی قسم میں سچا ہوں اور امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں کوئی حکم نازل فرمادے اور میں حد سے بچ جاؤں۔ تو جبریل علیہ السلام یہ آیہ مبارکہ لے کر حاضر ہوئے۔

والذین یرمون ازواجہم (2)

(آخر تک) لعان تلاعن، ملاعنہ کے معنی ایک دوسرے پر لعنت کرنے کے ہیں۔ جب مرد اپنی بیوی پر تہمت لگا لے اور چار گواہوں کے ذریعہ ثابت نہ کر سکے اور عورت چار بار اقرار نہ کرے تو اس صورت میں حکم الہی یہ ہے شوہر چار مرتبہ شہادت دے اور قسم اٹھائے کہ وہ سچا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ یہ کہے اگر جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ پھر اس کے بعد چار مرتبہ عورت شہادت دے اور قسم کھائے کہ یہ مرد جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں مرتبہ کہے خدا کا غضب ہو اس عورت پر اگر یہ مرد بچوں میں

(1) ابن کثیر، السیرۃ، ص 524/3

البیہقی، السنن الکبریٰ، ص 50/4

البیہقی، دلائل النبوة، الرقم 1756، ص 38/5

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 316/4

(2) النور 6:24

سے ہو جب یہ مرد عورت دونوں لعان کر چکیں تو قاضی وقت ان دونوں میں تفریق کر دے گا۔ (اتحاد کاملک یہی ہے۔) اگر مرد شہادت نہ دے اور قسم نہ اٹھائے تو اس پر حد زنا ثابت ہو جاتی ہے۔
نہ دے اور قسم نہ اٹھائے تو اس پر حد زنا ثابت ہو جاتی ہے۔
عورتوں سے لعان کے بارہ میں تفصیل سورہ نور میں موجود ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سود کی حرمت

اسی ۹ ھ میں سود کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔ اگر ۸ ھ کے آخر میں ہے تو پھر وضاحت اور فیصلہ ۹ ھ میں ہوا جیسے کہ اہل بخران سے جو معاہدات صلح ہوئے ان میں ایک دفعہ یہ بھی تھی کہ سود نہ لیں گے۔

یہ سود خواری بھی ان بری عادات میں سے ایک تھی جو عرب والوں کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی تھی اس وجہ سے اس کے احکام بھی نہایت تدریج سے اترے۔ قریش تاجر پیشہ لوگ تھے مالدار تھے، دولت کی ریل پیل تھی۔ غریبوں کو سود کی بھاری شرح پر قرض پیشے جب تک ادائیگی نہ ہوتی رقم ہر سال بڑھتی رہتی۔ موطا امام مالک باب الرباء۔ حضور ﷺ کے چچا سودی کاروبار میں مشہور تھے۔ مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد تاجروں کے اس کاروبار اور رواج کو دیکھا تو پہلے چاندی اور سونے کے ادھار خرید و فروخت کو منع فرمایا (1) اس کے بعد دو گنے اور چو گنے سود لینے کی ممانعت آئی جیسے کہ ارشاد خداوندی ہے۔

”تاکلو الربوا اضعافاً مضاعفہ“ (2)

دو گنا چو گنا سود نہ کھایا کرو۔

سود خوروں کی مذمت اس طرح بھی وارد ہے۔

”الذین یأکلون الربوا لا یقومون الا کمأ یقوم الذی یتخبطہ“

-
- (1) البخاری، الجامع الصحیح باب بیع الورق بالذهب نسیئة، الرقم 403/7، ص 2021
المسلم، الجامع الصحیح باب الصرف وبيع الذهب بالورق تقدأ، الرقم 2968، ص 256/8
(2) آل عمران: 130

الشيطان من المس (1)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح شیطان کسی کو چھو کر مجبوظ بنا دیتا ہے۔

قالوا انما البيع مثل الربوا و احل الله البيع و حرم الربوا۔ (2)

اس لئے کہ انہوں نے یہ کہا کہ بیع اور سود کا معاملہ ایک سا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیع کو تو حلال کیا اور سود کو حرام کر دیا۔ پھر کچھ وقفہ کے بعد یہ آئیہ کریمہ نازل ہوئی۔

يا ايها الذين امنوا اتقوا الله و ذمروا ما بقى من الربوا ان كنتم مومنين ۔

(3)

ایمان والو خدا سے ڈرو اور سود جو باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر سچے ایمان دار ہو۔

فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله و مرسله، (4)

اگر نہ کرو تو خدا اور رسول سے جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سود کی حرمت کا حکم اسلامی احکام کی سب سے آخری شق ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

سود لینے کی خرابیاں

☆ سود سے تجارت بند ہو جائیگا شدید خطرہ ہے۔ جب سود خوار کو بلا محنت رقم

ملے گی تو وہ محنت کیوں کرے؟ اس لئے سود لینا منع کر دیا گیا ہے۔

☆ سود سے جذبات محبت ختم ہو جاتے ہیں کہ وہ مقروض کی بربادی پر خوش ہوتا ہے

☆ قرض خواہ چاہتا ہے اس کی رقم دیر تک مقروض کے پاس رہے کہ سود ملتا

(1) البقرة: 2: 275

(2) البقرة: 2: 275

(3) البقرة: 2: 278

(4) البقرة: 2: 279

رہے یہ انسان دشمنی ہے۔

- ☆ سود میں دوسرے کا مال بلا عوض لیا جاتا ہے۔ جو ظلم ہے۔ دس دے کر بیس لئے گئے دس تو اس کے تھے۔ دس کا دوسرا نوٹ بلا عوض ہوا جو جرم ہے۔
- ☆ سود سے ہزاروں گھر لٹ جاتے ہیں جبکہ سود لینے والے دولت مند کا گھر بھرتا ہے
- ☆ سود خوار صدقہ و خیرات سے جی چراتا ہے کہ اس کا محبوب مشغلہ پیسے بنانا ہے خرچ کرنا نہیں۔

☆ سود خوار قرض حسنہ دینے کی اہم نیکی سے محروم رہ جاتا ہے۔

☆ سود خوار کو خدائے قدوس نے اعلان جنگ کر رکھا ہے۔

☆ عبداللہ ابن عباس نے سود لینے کو ماں کے ساتھ زنا سے بھی بدتر فرمایا ہے۔

☆ سود خوار کی زندگی، بخل، زر پرستی، جمع مال، خود غرضی، ایسی صفات میں گھر

کر برباد ہو جاتی ہے۔

☆ سود خوار کا ربط انسانوں سے محض نفع اندوزی کیلئے ہوتا ہے۔ جو معاشرہ کو

کنزور کر دیتا ہے۔

☆ جیسے سودی لین دین گھروں میں خرابی پیدا کرتا ہے۔ ایسے ہی ملکوں کے

کاروبار میں بربادی اور مخالفت کا باعث بنتا ہے۔

☆ جیسے جنگ عظیم میں انگلستان نے امریکہ سے قرض لیا۔ انگلستان چاہتا تھا

کہ امریکہ بلا سود قرض دے مگر امریکہ نہ مانا۔ امریکہ کے اس رویہ سے

برطانیہ میں امریکہ کے متعلق شدید نفرت پیدا ہو گئی۔ برطانیہ کے مشہور ماہر

معاشیات لارڈ کینز نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ ”میں ساری عمر اس دکھ کو

نہ بھولوں گا کہ امریکہ نے ہمیں بلا سود قرض نہ دیا۔

چرچل نے کہا امریکہ نے بننے پن کا ثبوت دیا ہے۔

☆ سود خوار اپنی رقم زیادہ سے زیادہ ہلاک کرتا ہے کہ زیادہ سود لے سکے اس

سے کھلی مارکیٹ میں اشیاء ناپید ہو جاتی ہیں۔

- ☆ سودی کاروبار سوسائٹی کے معاشی عمل میں زبردست رکاوٹ بنتا ہے کہ سرمایہ کو عوامی، معاشی ذرائع کیلئے استعمال ہی نہیں کیا جاتا۔
- ☆ سود خور کا سرمایہ اس حد تک بے کار پڑا رہتا ہے جب تک اسے اسکی مرضی کی شرح سود نمل سکے۔ سرمایہ کا اس طرح منجمد رہنا ملکی ترقی کے منافی ہے اور مہنگائی میں اضافہ کا باعث ہے۔
- ☆ سود خور اپنے مال سے زیادہ نفع کمائے کیلئے ہر بری صورت کو پسند کر لیتا ہے جو ملکی تباہی ہے۔
- ☆ سود پر لی گئی رقم سے خریدے گئے مال کی مارکیٹ کمزور ہو گئی تو یہ شخص مصیبتوں میں پھنس گیا، مارکیٹ کی ابتری اور سودی رقم کا بدستور بڑھنا ہے
- ☆ سودی لین دین سے امداد باہمی کے تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں۔
- ☆ سوسائٹی کے اندر دولت کی آزادانہ گردش رک جاتی ہے جس سے سوسائٹی برباد ہو جاتی ہے۔
- ☆ سودی کاروبار یا سرمایہ وادی نظام اسلامی نظام معیشت کی ضد ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

کنانہ اور سید عالم اکا مکالمہ

اسی ۹ھ میں وفود کی آمد کا سلسلہ خاصہ رہا اگرچہ پہلے اور بعد میں بھی وفود آتے رہے ہیں۔ تاہم یہ سال خصوصاً اکثریت کی بنا پر متعارف ہو گیا۔ وفود کے ارکان سوالات کرتے حضور ﷺ جوابات سے نوازتے۔ کنانہ بن عبیدہ وہ صرف بت پرست ہی نہیں جاہل بھی تھا۔ اس کے بے تکے سوالات اور حضور ﷺ کے حکمت بھرے جوابات بھی پڑھیں۔

کنانہ جہاں تک زنا کا مسئلہ ہے ہم لوگ اکثر مجرماور غیر شادی شدہ رہتے ہیں اس لئے یہ ہمارے لئے ضروری ہے۔

حضورؐ وہ تم پر حرام ہے قرآن مقدس کا ارشاد ہے
ولا تقرّبوا الزّنیٰ انّہ کان فاحشۃ و مقتاً و ساء سبیلاً - (1)
(سورہ اسراء) زنا کے قریب بھی نہ جانا
کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے۔
کنانہ سود کے بامرے میں جو آپ کتے ہیں ہم امراتو ساء ما مال
سود ہی سودھے۔

یأیہا الذین امنوا اتقوا اللہ وذمّوا ما بقی من الربوا ان کنتم

مومنین (2)

حضورؐ اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا
ہے اس کو چھوڑ دو۔

کنانہ جہاں تک شراب کا تعلق ہے۔ وہ تو ہماری زمین کا نچوڑ ہے اس کے
استعمال سے ہم مجبور ہیں۔

حضورؐ ایمان والو شراب، جوا، بت اور پاسبی سب ناپاک کام شیطانی اعمال
ہیں، ان سے بچو کہ نجات پاؤ۔

کنانہ ربہ بُت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

حضورؐ اس کو توڑ ڈالو (وہ بت ہی تو ہے)

کنانہ اگر ربہ کو معلوم ہو جائے کہ آپ اسے توڑنا چاہتے ہیں تو وہ تو اپنے سب
پجاریوں کو ختم کر دے۔

عمر فاروق کنانہ تم برباد ہو کس قدر جاہل ہو وہ ایک پتھر کے سوا ہے کیا؟
کنانہ فاروق آپ چپ رہیں ہم آپ کے پاس نہیں آئے (پھر اس نے حضور
سے مخاطب ہو کر کہا) آپ اس کو توڑ ڈالیں ہم نہیں توڑ سکتے۔

(1) الانعام: 151:6

(2) البقرة: 2: 278

حضور ﷺ میں کسی آدمی کو بھیج دوں گا جو یہ کام کر دے گا۔ آپ نے اس وفد کی واپسی

پر عثمان بن ابی العاص کو ان پر امیر مقرر فرمایا۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

جریر بن عبد اللہ کی حاضری

اسی ۹ھ میں جہاں اور بہت سے وفود حاضر ہوئے وفد بجیلہ بھی آیا اس کی قیادت جریر بن عبد اللہ بجیلی فرما رہے تھے۔ یہ وفد ڈیڑھ سو افراد پر مشتمل تھا۔ اس وفد کے آنے سے پہلے حضور ﷺ نے انکی آمد کی خبر دے دی تھی۔ کہ تمہارے پاس ایک ایسا شخص آ رہا ہے۔ جس کے چہرے پر فرشتہ نے ہاتھ پھیرا ہے۔ یہ جریر کے حسن و جمال کی طرف اشارہ تھا جریر بڑے بارعب، قد آور، حسن و جمال کے مرقع تھے۔ عمر فاروق فرماتے ہیں میں نے جریر بن عبد اللہ سے زیادہ حسین و جمیل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ سوا اس کے کہ میں نے حسن یوسف علیہ السلام سنا ہوا ہے۔ حضرت جریر کو یوسف امت کہتے ہیں یہ اور ان کے ڈیڑھ سو ساتھی حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

عدی بن حاتم کا قبول اسلام

اسی ۹ھ میں عدی کی حاضری ہوئی عدی بن حاتم خود کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ سے شدید نفرت تھی کہ میں عیسائی مذہب پر تھا اور قوم کا سردار تھا قوم انہیں غنیمت کا ایک حصہ دیا کرتی تھی یہ کہا کرتے تھے میں سچے دین پر ہوں اور یہ علاقہ کے بادشاہ بھی تھے۔ یہ کہتے ہیں میں نے اپنے داروغہ سے تاکید کر رکھی تھی کہ دو عمدہ اونٹ جو تیز رفتار بھی ہوں۔ ہر وقت تیار رکھا کرے اور جب اس علاقہ میں مسلمانوں کی آمد کی خبر ملے تو مجھے جھٹ بتایا جائے۔ ایک دن داروغہ نے کہا بادشاہ کچھ دور سے جھنڈے نظر آتے ہیں۔ محسوس ہوتا ہے مسلمانوں کی فوج ہے اب آپ نے جو کرنا ہے کہ گذریں یہ خبر

(1) الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد ، ص 402/6

(2) الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد ، ص 311/6

مصادر النبوة ، ص 233/2

سنتے ہی عدی نے اپنے بال بچوں کو لیا اور ضروری سامان باندھا اور شام چلے گئے۔ شام کے اس سفر کرنے میں یہی نفرت کا پہلو نمایاں نظر آ رہا ہے کہ مسلمانوں کو دیکھنا ہی پسند نہیں فرماتے ان کی بہن حاتم کی بیٹی قبیلہ بنی طے کی بغاوت کے وقت گرفتار ہو گئی تھی۔ اور پھر حضور ﷺ سے عرض کی حضور میں حاتم کی بیٹی ہوں۔ مجھ پر رحم فرمایا جائے حضور ﷺ نے درخواست منظور فرمائی اور چھوڑ دیا۔ آزاد ہونے کے بعد یہ اپنے بھائی عدی کے پیچھے شام گئیں اور اپنی رہائی کی ساری داستان سنائی عدی فرماتے ہیں ان کی بہن بہت دانا اور عقلمند تھی دونوں بہن بھائی میں یہ بات ہوئی۔

بھائی رسول اللہ کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟

بہن میری رائے ہے آپ جلد ان کے پاس حاضر ہو جائیں اگر وہ نبی ہیں تو وقت ضائع کیوں کیا جائے۔ اگر بادشاہ ہیں تو بھی بہتر کہ رسوائی نہیں ہوگی۔

عدی کہتے ہیں میں بہن کے مشورہ پر مدینہ منورہ آ گیا۔ حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ میں نے حضور سے سلام کیا۔ فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کی عدی بن حاتم ہوں۔ حضور ﷺ مجھے اپنے ساتھ لے کر گھر چلے گئے۔ راستہ میں ایک خیف کمزور غریب بڑھیا ملی اس نے حضور ﷺ کو ٹھہرا لیا آپ دیر تک اس کے پاس کھڑے رہے وہ اپنی لمبی داستان سناتی رہی میں نے دل میں کہا یہ شخص بادشاہ تو ہر گز نہیں کہ عجز و نیاز بادشاہوں میں کہاں ہے، پھر حضور ﷺ گھر پہنچے اور چڑے کا ایک گدا جس میں کھجور کے پتے بھرے تھے میرے سامنے ڈال کر فرمایا اس پر بیٹھ جاؤ۔ میں نے عرض کی کہ آپ بیٹھیں۔ فرمایا نہیں تم بیٹھو میں گدے پر بیٹھ گیا اور خود حضور ﷺ زمین پر بیٹھ گئے پھر دوسری مرتبہ میرے دل نے گواہی دی یہ شخص بادشاہ ہر گز نہیں۔

حضور ﷺ عدی تم رکوسی عیسائی ہو (رکوسی عیسائیوں کا ایک فرقہ ہے)

عدی جی ہاں

حضور ﷺ تم اپنی قوم سے غنیمت اور پیداوار کا حصہ لیتے ہو۔

عدی جی ہاں ایسا ہی کرتا ہوں۔

حضور ﷺ ایسا کرنا تو تمہارے دین (عیسائیت) میں جائز نہیں۔

عدی جی ہاں ہے تو ایسا ہی مکر کرتا ہوں۔ عدی کہتے ہیں میں نے پھر سوچا کہ یہ

شخص جو میرے گھر کی باتیں بتا رہے ہیں بادشاہ نہیں نبی ہے یہ سب کچھ جانتا ہے اس سے کچھ مخفی نہیں۔

حضور ﷺ (الف) عدی تم مسلمان اس لئے نہیں ہو رہے کہ مسلمان غریب ہیں۔ بخدا ان میں اس قدر مال ہوگا کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔

(ب) عدی تم اس لئے مسلمان نہیں ہو رہے کہ مسلمانوں کی مقدار تھوڑی ہے اور دشمن بہت ہیں وہ وقت بہت جلد آ رہا ہے۔ جب تو سن لے گا اکیلی عورت قادیسیہ سے چلے گی اور مکہ حج کرے گی اور اسے کسی کا ڈرنہ ہوگا۔

(ج) عدی تم اس لئے مسلمان نہیں ہو رہے کہ حکومت آجکل دوسروں کے پاس ہے اللہ کی قسم وہ وقت قریب آ رہا ہے جب تو سن لے گا کہ بابل کا سفید گل مسلمانوں کے ہاتھ ہوگا۔

(د) عدی بتا تجھے لا الہ الا اللہ کہنے میں تامل کیا ہے دیر کیوں ہے

(ر) عدی بتا تجھے اللہ اکبر کہنے میں عذر کیا ہے کیا اللہ سے بھی کوئی بڑا ہے۔

عدی کہتے ہیں میں حضور ﷺ کے ان ارشادات کے بعد میں مسلمان ہو گیا۔ فرماتے ہیں میرے اسلام قبول کرنے سے حضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی تھی۔ عدی کہتے ہیں کہ ابھی دو سال نہیں گزرے تھے کہ بابل کے محلات فتح ہو گئے اور ایک بڑھیا کو قادیسیہ سے مکہ آتے بھی دیکھ لیا۔ عدی

120 سال کی عمر میں ۶۷ھ میں فوت ہو گئے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) ابوالفتح ، عیون الاثر ، ص 286/2

ابن کثیر ، السیرۃ ، ص 124/4

السیہلی ، الروض الانف ، ص 360/4

ابن قیم ، زادالمعاد ، ص 450/3

تاریخی مکتوب گرامی

۱۔ ہ میں اہل بخران کو ایک تاریخی اور تفصیلی مکتوب گرامی لکھا گیا جس میں اسلامی احکام دینی امور پر تبصرہ تھا۔ اس مکتوب گرامی کو عمر بن حزم لے کر گئے تھے ابن ہشام نے تفصیل سے لکھا اختصار کے پیش نظر مکتوب گرامی کا اردو ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔

اس مکتوب گرامی میں جہاں عوام کیلئے نصائح ہیں وہاں عمر بن حزم کیلئے ہدایات بھی ہیں کہ دینی نظام کو کیسے چلایا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

- ☆ یہ اللہ اور اس کے رسول کا فرمان ہے۔
- ☆ اے ایمان والو اپنے عہدوں کو پورا کرنا
- ☆ یہ عہد نامہ محمد رسول اللہ کی طرف سے عمر بن حزم کیلئے ہے جب انہیں یمن بھیجا اور فرمایا۔
- ☆ تمام امور میں تقویٰ اور پرہیزگاری کو ملحوظ رکھیں۔
- ☆ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہے
- ☆ حق کو مضبوطی سے پکڑیں لوگوں کو خیر کا حکم دیں۔ خیر کی بشارت سنائیں۔
- ☆ لوگوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیں، معافی سمجھائیں۔
- ☆ کوئی شخص قرآن مجید کو بے وضو ہاتھ نہ لگائے۔
- ☆ اے عمر بن حزم لوگوں کو نفع نقصان واضح بتایا جائے۔
- ☆ حق کی راہوں پر چلنے کیلئے نرمی کی جائے۔
- ☆ ظالموں پر سختی کی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ظلم کو حرام کیا ہے اور منع کیا ہے۔
- ☆ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔
- ☆ اے عمر لوگوں کو جنت کی بشارت دینا اور جہنم کی آگ سے ڈرانا۔
- ☆ لوگوں کو اپنے سے مانوس بنانا کہ دین سیکھ سکیں۔

- ☆ لوگوں کو احکام حج عمرہ ان کے فرائض واجبات سکھائے جائیں۔
 - ☆ نماز کے متعلق مسائل بتائے جائیں،
 - ☆ کوئی شخص چھوٹے کپڑے کو پشت پر ڈال کر نماز نہ پڑھے بلکہ کھلا ہو کہ
 - ☆ دونوں کنارے دونوں کندھوں کو ڈھانپ لیں۔
 - ☆ ایسا کپڑا نہ پہنا جائے جس سے شرمگاہ کھلی رہے۔
 - ☆ کوئی شخص گردن کے نیچے بالوں کا جوڑا نہ باندھے۔
 - ☆ جنگ کے دوران قبیلہ، لڑائی، خاندان کا نعرہ نہ لگایا جائے۔
 - ☆ ایک خدا کی طرف لوگوں کو دعوت دی جائے۔
 - ☆ خدا کو چھوڑ کر قبیلوں کی طرف بلانے والوں سے جنگ کی جہان
 - ☆ تک کہ ان کا نعرہ دین کی طرف ہو جائے اور قبیلہ وطن خاندان کے نعروں
 - ☆ سے رک جائیں۔
 - ☆ لوگوں کو وضو کرنے اور نماز کو اپنے وقت میں پڑھنے کے احکام سمجھائے
 - ☆ جائیں۔
 - ☆ نماز پورے خشوع و خضوع سے ادا کی جائے صبح کی نماز جلدی اور ظہر کی
 - ☆ نماز زوال کے بعد پڑھیں۔
 - ☆ مغرب کی نماز رات کے آتے ہی پڑھیں تاخیر نہ ہو کہ ستارے نکل آئیں
 - ☆ عشاء کی نماز رات کے پہلے ٹکٹ میں پڑھیں۔
 - ☆ جمعہ کی اذان ہو تو فوراً مسجد پہنچیں جمعہ ہو جانے سے پہلے غسل کریں۔
 - ☆ مال غنیمت سے اللہ کا حق خمس نکال لیں۔
 - ☆ زمین کی پیداوار سے صدقہ وصول کیا جائے۔
 - ☆ جس زمین کو چشمہ یا بارش سے سیراب کیا گیا اس میں عشر واجب ہے۔
 - ☆ جس زمین کو کنوئیں سے پانی دیا گیا ہے اس میں نصف عشر ہے۔
- (بیسواں حصہ)

- ☆ دس اونٹوں میں دو بکریاں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں واجب ہیں۔
- ☆ تیس گائیوں میں ایک گائے اور چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ واجب ہے یہ اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں پر فرض کیا ہے۔ اگر کوئی زیادہ دے دے تو وہ اس کیلئے بہتر ہوگا
- ☆ جو یہودی عیسائی سچے دل سے اسلام قبول کرے وہ مومن ہے اس کے حقوق وہی ہیں جو ایک مسلمان مومن کے ہیں۔
- ☆ اپنی یہودیت یا نصرانیت پر قائم رہے اور اسلامی ریاست کا رعایا بننا منظور کرے اس پر جزیہ دینا لازم ہوگا۔
- ☆ جو جزیہ ادا کرے وہ اللہ اور رسول کی ذمہ داری میں رہے گا اس کی جان مال محفوظ رہیں گے۔
- ☆ جزیہ کا انکار کرنے والا اللہ اس کے رسول اور سب ایمانداروں کا دشمن ہے
- ☆ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔
- صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سیدنا علی المرتضیٰ یمن میں

اسی سال ۱۰ھ میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تین سو آدمیوں پر امیر مقرر کر کے یمن بھیجا گیا کہ لوگوں کو اسلام سکھائیں۔ روانہ فرماتے ہوئے حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے علی المرتضیٰ کے سر پر عمامہ باندھا اس عمامہ شریف کے تین پیچ تھے۔ عمامہ شریف کا ایک کنارہ جس کی لمبائی ایک ہاتھ کے برابر تھی۔ سامنے لٹکایا اور ایک بالشت کی لمبائی کے برابر پیچھے لٹکایا۔ اور فرمایا سیدھے کسی طرف مائل نہ ہونا وہاں پہنچ کر جنگ میں پہل نہ کرنا دعوت اسلام دینا مان جائیں تو بہتر آپ نے وہاں پہنچ کر مقام قنّاء میں خیمہ نصب کیا ایک جماعت نے مقابلہ کیا پھر برسائے شیر خدا نے انہیں اسلام پیش کیا انہوں نے انکار کیا تو آپ نے جنگ لڑی۔ دشمن کے بیس آدمی مارے گئے پھر انہوں نے اسلام

قبول کیا اور وعدہ کیا۔ خدا کے احکام مانیں گے صدقات ادا کریں گے۔ حضور ﷺ مدینہ منورہ سے حج کیلئے روانہ ہوئے۔ تو سیدنا علی المرتضیٰ یمن سے سیدھے مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور حضور ﷺ کے ساتھ حج میں شریک ہوئے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

تیسرا باب

حجۃ الوداع

حجۃ الوداع

اسی سال ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کا عظیم واقعہ پیش آیا۔ آپ نے گزشتہ صفحات میں پڑھ لیا اسلام میں حج ۹ھ میں فرض ہوا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنایا تین سو صحابہ ساتھ تھے۔ آپ کے پیچھے سیدنا علی المرتضیٰ بھیجے گئے آپ نے اعلان فرمائے ذکر گزر گیا ہے۔ حضور ﷺ نے سفر حج دس ہجری میں اختیار فرمایا۔ (۹ھ ہجری کو آپ دعوت اسلام و تعلیم احکام میں مصروف ہونے کے باعث حج پر نہ آ سکے)۔ حضور ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک حج کیا۔ اور وہ اسی ۱۰ ہجری میں ہے اس مبارک حج کو کئی ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ حجۃ الاسلام، حجۃ الوداع، حجۃ التمام، حجۃ البلاغ، تمام ناموں سے زیادہ مشہور نام یہی حجۃ الوداع پڑا کہ ان دنوں اپنے کئی خطبات میں حضور ﷺ نے فرمادیا تھا کہ اس مقام پر میری تم سے یہ آخری ملاقات ہے چونکہ حضور ﷺ نے اپنی امت کو الوداع کہا بعد الوداع مشہور ہو گیا۔ حجۃ التمام اس لئے کہا جاتا ہے کہ رب قدوس جل مجدہ نے اپنے محبوب کریم ﷺ پر تمام انعامات پورے فرمادئے۔ جیسے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا۔

و اتممت علیکم نعمتی (1)

میں نے تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔

حجۃ البلاغ اس کیلئے کہا جاتا ہے کہ حضور ﷺ نے دین متین کی تبلیغ کے تمام حق ادا کر دیئے حجۃ الاسلام اس لئے کہا جاتا ہے کہ اسلام کی پسندیدگی کا کھلم کھلا اعلان اسی موقع پر کیا گیا جسے قرآن مقدس نے فرمایا۔

’ و مرضیت لکم الاسلام دیناً ‘ (2)

میں نے تمہاریلئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔

اگر پانچواں نام حجۃ الکمال بھی کہہ دیا جائے تو حرج نہیں کہ دین کی تکمیل کا اعلان بھی اسی موقع پر ہوا ہے۔ جیسے کہ قرآن مقدس فرماتا ہے۔

(1) البائدة : 3:5

(2) البائدة : 3:5

”اليوم اكملت لكم دينكم“ (1)

آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما حجۃ الوداع کہنے کو پسند نہ فرماتے تھے۔ غالباً اس وجہ سے کہ اس نام سے حضور ﷺ کی جدائی کا تصور آ جاتا ہے۔ جو درد کا سبب بنتا ہے۔ جو نبی مدینہ منورہ کے قرب و جوار میں یہ پتہ چلا کہ حضور ﷺ حج پر روانہ ہو رہے ہیں دیوانوں کا ہجوم بڑھتا چلا گیا۔ اجتماع کتنا تھا۔ نوے ہزار، ایک لاکھ چودہ ہزار، ایک لاکھ پچیس ہزار آخری تعداد کا قول زیادہ صحیح ہے۔ حضور ﷺ کے حج و عمرہ کے سلسلہ میں کئی اقوال ملتے ہیں ان سب اقوال بیان کرنے کی بجائے۔ بخاری و مسلم کی روایت ہی نقل کرتا ہوں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے چار عمرے ادا فرمائے حج (2) کتنے ادا فرمائے اس سلسلہ میں بھی اقوال مختلف ہیں۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک حج ہجرت کے بعد۔ سیدنا سفیان ثوری ہجرت سے پہلے کئی حجوں کے قائل ہیں۔ ابن اثیر بھی اسی کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں یہ کیسے ممکن ہے ہجرت سے پہلے اہل عرب تو حج پڑھتے ہوں اور حضور ﷺ نے نہ پڑھا ہو۔ حج کا پڑھنا تو ظہور اسلام سے بھی پہلے سے ہے بلکہ اسلام کے تمام پر نسل لاز ظہور اسلام سے قبل ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ کے احکام یہ سابقین انبیاء علیہم السلام پر بھی تھے۔ قرآن مقدس سے متعدد حوالہ جات سے ثابت ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی

’نحن معشر الانبياء ابونا واحد امها تناسل‘ (3)

ہم انبیاء علیہم السلام کی جماعت کا باپ ایک ہے مائیں مختلف“

(1) المائدة : 3:5

(2) البخاری، الجامع الصحيح، الرقم 1655، ص 281/6

البخاری، الجامع الصحيح، الرقم 3922، ص 149/13

المسلم، الجامع الصحيح، الرقم 21/97، ص 321/6

ابو داؤد، السنن، الرقم 1703، ص 356/5

الترمذی، السنن، الرقم 745، ص 320/3

الاحمد، المسند، الرقم 17886، ص 73/38

(3) قاضی عیاض، الشفاء، ص 208/1

مختصر تأریخ دمشق، ص 455/4

اس کی تشریح میں قریباً ہے سبھی محدثین نے لکھا ہے اس ارشاد سے مراد ہے ہم سب انبیاء علیہم السلام کا دین دین اسلام ہی ہے۔ اور شریعتیں مختلف ہیں نماز کی رکعتوں اسکی ادائیگی میں اختلاف رہا۔ زکوٰۃ واجب رہی مگر شرح میں فرق رہا۔ روزہ واجب رہا مگر افطاری سحری اور کئی باتوں میں اختلاف رہا ایسے ہی حج ہمیشہ سے آرہا ہے۔ مگر ادائیگی کے اصول و قواعد میں قدرے اختلاف رہا جیسے آج بھی دین واحد اسلام کے ہوتے ہوئے بھی ہمارے مختلف مکاتب فکر کے اندر احکام کی ادائیگی میں اختلاف موجود ہے۔ ابن اثیر فرماتے ہیں حضور ﷺ حج سے قبل ہر سال حج ادا فرماتے تھے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

فلسفہ حج

اسلام نے مختلف لوگوں کو ملت واحد بنا کر ان کے درمیان اتفاق، پیار، محبت، اور ایک دوسرے سے مانوس رہنے کیلئے کئی ایک اصول فرمائے جنہیں ملت اسلامیہ نے رسمی طور پر تو اپنا رکھا ہے۔ مگر ان کی روح سے استفادہ نہیں کر رہی اگر اس کی روح سے محرومی نہ ہوتی تو آج امریکہ اور یورپی ممالک کا قبضہ نہ ہوتا بلکہ اسلامی غلبہ ہوتا۔

☆ اہل محلہ میں اتحاد قائم رکھنے اور جذبات محبت پیدا کرنے کیلئے بیچگانہ

نمازوں کے وقت مسجد میں اکٹھے ہونے کا حکم فرمایا۔

☆ محلہ اور شہر میں قریبی تعلقات قائم رکھنے اور جذبات محبت بڑھانے کیلئے

ہفتہ میں ایک جمعہ کے اجتماع کی حاضری کو لازم قرار دیا۔

☆ شہر اور قرب و جوار کے دیہات میں موانست کو فروغ دینے کیلئے سال میں

دو مرتبہ عید الفطر کی تقریبات کو سنت قرار دے کر جذبہ محبت کے

فروغ کا سبب بنایا۔

☆ اسلام کے عالمی رابطہ کو مضبوط رکھنے کیلئے زندگی میں ایک مرتبہ حج کو فرض قرار دیا گیا

☆ اس فریضہ کی ادائیگی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اسلام کا غلبہ ہو۔

☆ یہ بھی ہے کہ مسلمان بحری، بری، ہوائی ذرائع سے یہاں پہنچ کر اپنے فرض کی ادائیگی کے بعد روحانی مفاد کے ساتھ ساتھ دنیوی فوائد بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ عالمگیر منڈیوں میں نمائشوں کے قیام سے جو مقصد ایوان تجارت حاصل کر سکتا ہے وہ سب کچھ یہاں بھی ہے۔

☆ عظیم کانفرنسوں سے جو کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ سالانہ جلسوں سے جو کچھ لیا جاسکتا ہے۔ وہ سب کچھ یہاں بھی ہے۔

☆ شاہی دربار منعقد کر کے جن مقاصد کو حل کیا جاسکتا ہے۔ وہ بھی یہاں ہے
☆ عام لوگوں کو بلا کر ملک کے استحکام کیلئے جو ٹریننگ دی جاسکتی ہے۔ وہ بھی یہاں دکھائی دیتی ہے۔

☆ کوئی بڑا اجتماع کر کے فیصلہ کن باتیں کی جاتی ہیں تو وہ بھی یہاں ہے۔

☆ حج کا حکم دے کر قدرت نے اپنے محبوب کو انکی سالہا سال کی محنت شاقہ کا ثمرہ بھی دکھانا مقصود تھا کہ کس طرح جوق در جوق لوگ تیرے حضور حاضر ہو رہے ہیں۔

☆ دور دراز سے لوگوں کو بلا کر اس مقدس مقام کی عظمت کو چار چاند لگانا بھی مقصود تھا۔

☆ آثار قدیمہ کے متلاشی لوگوں کو مختلف زبانوں کے محققین کو یا اقوام عالم کے مورخین کو اور علم جغرافیہ کے ماہرین کو جو کچھ مطلوب ہوتا ہے وہ سبھی کچھ یہاں بھرا پڑا دکھائی دیتا ہے۔

☆ کوئی بادشاہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے اتنا اجتماع نہیں کر سکتا جتنا حج میں انفرادی خرچ پر ہو جاتا ہے۔

☆ مقدس مقامات کی زیارت سے اللہ والوں کی محبت بڑھتی ہے۔ عبادت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

☆ دور دراز کے سفر سے تجربہ پیدا ہوتا ہے۔ جو زندگی کے کئی موڑوں پر کام آتا ہے۔

☆ حج کی ادائیگی سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے۔ اگر حج کے بعد دل سخت ہے تو توبہ و استغفار کی شدید ضرورت ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

فضائل حج

☆ حج کی ادائیگی سے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی معافی ہو جاتی ہے۔ حقوق العباد کی معافی کا یہ معنی ہے کہ ادائے حقوق میں جو کوتاہیاں ہیں جیسے وعدہ کی خلاف ورزی وغیرہ معاف ہو جاتی ہے۔

☆ حضور ﷺ فرماتے ہیں حج و عمرہ ملا کر کرو۔ یہ دونوں فقراور گناہ کو ایسے مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی سونے چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ (1)

☆ حج و عمرہ میں بندے خدا کے ہاں موجود ہوتے ہیں اور ہر میزبان اپنے مہمان کو نوازتا ہے۔ یہاں خود خدا میزبان ہے۔

☆ کچھ عبادات مالی ہیں اور کچھ بدنی۔ حج عبادت مالی بھی ہے اور بدنی بھی مال بھی خرچ ہوتا ہے اور محنت بھی کرنا پڑتی ہے۔

☆ اسلام کی تمام عبادات میں اطاعت غالب ہے عقل کو دخل ہے مگر حج میں حضرت عشق کا تسلط ہے احرام باندھنا دیوانہ وار طواف کرنا جنگلات میں گھومنا، لاکھوں جانوروں کا ذبح کرنا، کنکریاں مارنا سبھی مظاہر عشق ہیں۔

(1) الترمذی، السنن، الرقم 738، ص 308/3

النسائی، السنن، الرقم 2583، ص 448/8

النسائی، السنن، الرقم 2584، ص 449/8

الاحمد، المسند، الرقم 162، ص 166/1

النسائی، السنن الکبریٰ، الرقم 3611، ص 322/2

☆ چھوٹی اسناد مڈل، میٹرک، ایف اے وغیرہ کی اسناد کہیں بھی پہنچ سکتی ہیں۔ مگر ایم اے ڈاکٹریٹ کیلئے یونیورسٹی جانا پڑتا ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ صدقات یہ چھوٹی اسناد ہیں حج بیت اللہ بڑی سند ہے۔

☆ حج محبت الہی کا بہترین زینہ ہے اور عشق الہی کا مظہر ہے کہ حج میں احرام کی حالت میں بعض حلال چیزیں بھی حاجی پر حرام ہو جاتی ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حج کا مختصر طریقہ

☆ میقات سے پہلے عمرہ کا احرام باندھا جائے۔ (میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے بغیر احرام کے حاجی کا گزرنا ممنوع ہے) مختلف ملکوں کے مختلف میقات ہیں۔

☆ غسل یا وضو کر کے مردان سلی دو چادریں پہنے ایک تہبند کے طور پر دوسری اوپر کیلئے عورت اپنے بطنی لباس میں رہے گی۔ صرف منہ نہیں ڈھانپنے گی۔

☆ دو رکعت نفل احرام کی نیت سے پڑھ کر تلبیہ پڑھا جائے احرام بندھ گیا۔

☆ مکہ مکرمہ پہنچ کر کعبہ شریف کا طواف کیا جائے کعبہ شریف کے گرد سات پھیرے دینے کا نام طواف ہے۔

☆ طواف کے بعد صفا مروہ کے درمیان سات چکر پورے کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے۔ (عمرہ ہو گیا)

☆ صفا مروہ کے پھیرے اس طرح ہیں۔ صفا سے مروہ تک ایک پھر مروہ سے صفا تک دو اس طرح سعی مروہ پر ختم ہوگی۔

☆ حج کا احرام بھی اسی طرح ہے جیسے عمرہ کا باندھا گیا۔ ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھ کر طواف قدم اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر کے نماز ظہر تک منی پہنچ جائے کہ وہاں پانچ نمازوں کی سعادت حاصل کر سکے۔

☆ اگر کوئی شخص طواف قدم نہ کر سکا اور سعی نہ کر سکا تو بھی احرام ہو گیا حج میں

نقص نہیں ہوگا۔

☆ واپسی پر طواف زیارت کے ساتھ سعی کرنا لازم ہوگا۔

☆ ۹ ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد عرفات کو روانہ ہو سارا دن عبادت و عجز و

انکساری آہ و زاری میں گزارے۔

☆ مسجد نمروہ شریف میں جماعت سے شامل ہو وہاں ظہر و عصر ایک ساتھ ہوگی

یہ بھی ایسے ہی پڑھے۔

☆ اپنے خیمے میں نماز پڑھے تو الگ الگ اپنے اپنے وقت میں نمازیں ادا

کرے۔ احناف کا یہی موقف ہے۔

☆ مغرب کی نماز ادا کئے بغیر غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کیلئے روانہ ہو۔

☆ مغرب و عشاء مزدلفہ میں ادا ہوں گی۔ پہلے مغرب پھر عشاء رات عبادت

میں گزارے تو کرم بالائے کرم۔

☆ دس ذی الحجہ کو نماز فجر کے بعد مزدلفہ سے منی روانہ ہو۔ یہیں سے شیطانوں

کو مارنے کیلئے کنکر چن لئے جائیں نہ ہو سکے تو جہاں سے بھی لیں درست ہے

☆ دس ذی الحجہ کو منی پہنچ کر سب سے پہلا کام جمرہ عقبہ (آخری شیطان) کو

سات کنکر مارنا ہے۔

☆ دوسرا کام قربانی کا جانور ذبح کرنا ہے خود کرے یا کسی سے کروالے۔

☆ تیسرا کام سر منڈوا کر احرام کھولنا ہے۔

☆ چوتھا کام دس کو یا بارہ ذی الحجہ کو شام تک طواف زیارت کرنا ہے۔

☆ ۱۲، ۱۱ ذی الحجہ دونوں دن بعد دوپہر تینوں شیطانوں کو سات سات کنکر مارنا ہے طریقہ یہ ہے

پہلے پہلے جمرہ کو پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو۔ خدا قبول فرمائے توجہ ہو گیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

مدینہ منورہ سے روانگی کا منظر

جوں ہی حضور ﷺ کے سفر حج کی خبریں پھیلیں تو پورے خطہ عرب سے جوق در جوق قافلے پہنچنا شروع ہو گئے۔ مدینہ منورہ قافلوں کی آمد سے اپنی بساط سے کہیں زیادہ پھیل گیا دور سے آنے والے مہمانوں کیلئے کھلے میدان میں خیمے لگا دئے گئے۔ مدینہ منورہ کی گلیوں میں شدید بھیڑ ہے۔ ۲۵ ذی قعدہ کو ہفتہ کے دن حضور ﷺ نے مسجد نبوی شریف میں نماز ظہر پڑھائی۔ سب حاضرین نے ایک اقتداء میں نماز ظہر ادا کی۔ حضور ﷺ نے اپنے بعد مدینہ منورہ کیلئے ابودجانہ کو نائب مقرر فرمایا امہات المؤمنین اس مقدس سفر میں ساتھ تھیں۔ جب یہ قافلہ ذوالحلیفہ پہنچا تو حضور ﷺ نے سبھی کو وہاں رکنے کا حکم فرمایا۔ نماز عصر یہاں ذوالحلیفہ ادا فرمائی۔ یہ مقام مدینہ منورہ سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ رات یہیں قیام رہا۔ مدینہ منورہ کی طرف سے حج پر جانے والوں کیلئے میقات ذوالحلیفہ ہے۔ یہاں پر حضور ﷺ نے احرام کیلئے غسل فرمایا سر مبارک میں تیل لگایا۔ کنگھی شریف استعمال فرمائی۔ خوشبو لگائی۔ (یاد رہے احرام کی نیت کرنے کے بعد خوشبو کا استعمال جائز نہیں) پھر احرام کی چادریں زیب تن فرمائیں۔ دو رکعت نماز ادا کی حج و عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا) اسے قرآن کہتے ہیں) تلبیہ پڑھا، تلبیہ یہ ہے۔

لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والتعبه لك

والملك لا شريك لك، (1)

ترجمہ : حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں ساری تعریفیں تیرے لئے ہیں میں حاضر ہوں تمام نعمتیں تیری عطا کردہ ہیں۔ تمام ملکوں کا تو بادشاہ ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

(1) البخاری، الجامع الصحيح، الرقم 1448، ص 448/5

المسلم، الجامع الصحيح، الرقم 2029، ص 112/6

ابوداؤد، السنن، الرقم 1547، ص 147/5

الترمذی، السنن، الرقم 755، ص 336/3

النسائی، السنن، الرقم 2697، ص 110/9

ابن ماجہ، السنن، الرقم 2909، ص 475/8

احرام باندھنے کے بعد حضور ﷺ اپنی مقدس اونٹنی قصویٰ پر سوار ہوئے تو پھر تلبیہ پڑھا۔ حضور ﷺ تلبیہ شریف کو بار بار دہراتے رہے۔ دور تک دکھائی دینے والا انسانوں کا عظیم سمندر اپنے محبوب ﷺ کی قیادت میں تلبیہ بلند کرتا ہوا کعبہ انور کی طرف بڑھ رہا ہے۔ عشق و محبت سے بھرے ہوئے اس قافلے کو نامعلوم زمین و آسمان کی مخلوقات کس انداز سے دیکھ رہی ہوں گی۔ اس عظیم قافلے کے تلبیہ نے فرش و عرش پر کیا کیف پیدا کیا ہوگا۔ یہ مقدس قافلہ مسلسل ۸ دن سفر کر کے مکہ مکرمہ کے قریب مقام ذی طویٰ پر پہنچا اور وہاں پر قیام کیا کہ صبح کو تازہ دم ہو کر بارگاہ قدس میں حاضری دیں کعبہ کا طواف کریں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

زیارت کعبہ

۴۲ ذی الحجہ اتوار کو حضور ﷺ اپنے رفقاء و خدام کے ساتھ مسجد حرام میں پہنچ گئے۔ کعبہ شریف کی زیارت فرماتے ہوئے یہ الفاظ مبارکہ پڑھے۔

اللہم زد بیتک هذا تشریفاً و تعظیماً و مہابةً۔ (1)

اے اللہ اپنے گھر کے شرف کو عزت کو اسکی عظمت کو اسکی ہیبت کو اور زیادہ بڑھا۔

پھر حضور ﷺ نے طواف شروع فرمایا حجر اسود کو بوسہ دیا، طواف کرتے کعبہ شریف حضور ﷺ کی بائیں جانب تھا۔ طواف سے فارغ ہو کر حضور ﷺ نے مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل ادا فرمائے۔ نماز سے فراغت کے بعد پھر حضور ﷺ حجر اسود کی طرف تشریف لے گئے پھر اسے بوسہ دیا۔ اس کے بعد حضور ﷺ صفا و مروہ کی طرف تشریف لے گئے اور سات چکر لگانے کے بعد احرام نہیں کھولا۔ (کہ قرآن تھا) حضور ﷺ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لائے تھے۔ جب تک حج کر کے قربانی کا جانور ذبح نہ کیا جائے احرام برقرار رہتا ہے۔ ۸ ذی الحجہ کو حضور ﷺ مکہ مکرمہ سے چل کر منی تشریف لائے صحابہ

(1) الطبرانی، المعجم الكبير، الرقم 2984، ص 299/3

الطبرانی، المعجم الأوسط، الرقم 6311، ص 389/13

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 462/8

ابن قیم، زاد المعاد، ص 206/2

ساتھ تھے۔ حضور ﷺ نے رات منی میں بسر فرمائی صبح تک قیام فرمایا۔ سورج طلوع ہو جانے پر عرفات روانہ ہوئے۔ مسجد منہ شریف کے قریب حضور ﷺ کیلئے خیمہ نصب کیا گیا تھا۔ یہ جگہ عرفات کے شرقی جانب واقع ہے۔ حضور ﷺ نے اس حجۃ الوداع میں جو تاریخ ساز خطبہ فرمایا یہ تاریخین ہے

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

خطبہ عرفات کے پچیس ارشادات

اعلان جدائی

☆ حمد وثناء کے بعد جو پہلی بات ارشاد فرمائی یہ تھی۔

” فانی لأدمری لعلی لالقاکم بعد عامی هذا نجمع فی هذا المجلس

ابدأ“ (1)

ترجمہ: اے لوگو میرا خیال ہے میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ یہ اعلان جدائی تھا نہ معلوم اس اعلان سے عشاق پر کیا گزری ہوگی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

عزتوں کا پاس

” ان دمء کم و اموالکم و اعراضکم حرام علیکم کحرمة لو حکم

هذا فی شهر کم هذا فی بلدکم هذا“ (2)

(1) السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن ہشام، السیرۃ، ص 603/2

الواقدی، المغازی، ص 1111/1

الطبری، التاریخ، ص 402/2

(2) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 65، ص 118/1

الترمذی، السنن، الرقم 2085، ص 58/8

ابن ماجہ، السنن، الرقم 3046، ص 173/9

الاحمد، المسند، الرقم 19493، ص 352/41

النسائی، السنن الکبریٰ، الرقم 4092، ص 442/2

ترجمہ: تمہاری جانیں، تمہارے مال تم پر عزت و حرمت والے ہیں یہ اس طرح ہے جس طرح تمہارا آج کا دن حرمت والا ہے۔ جس طرح یہ مہینہ حرمت والا ہے۔ اور جس طرح یہ شہر حرمت والا ہے۔
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قیامت کو جواب دہی

وانکم ستلقون ایکم فیسلکم عن اعمالکم (1)

ترجمہ: بے شک تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

امانت کی ادائیگی

وقد بلغت و من کانت عنده امانة فليردها لمن ائتمنه عليها۔ (2)

(ترجمہ) سن لو اللہ تعالیٰ کا پیغام میں نے پہنچا دیا اور جس شخص کے پاس کسی نے امانت رکھی ہو اس پر لازم ہے وہ اس کی امانت اس کے مالک تک پہنچائے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سود کی معافی

فأن كل رباً موضوع ولكن لكم مروس اموالكم ولا تظلمون

ولا تظلمون قضی اللہ انہ لا مربوا۔ (3)

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 468/8

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 468/8

(3) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 469/8

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن ہشام، السیرة، ص 603/2

ترجمہ: سارا اسود معاف ہے لیکن تمہارے لئے اصل زر ہے نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے۔
اللہ کا فیصلہ ہے کہ سود نہیں“

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حضرت عباس کی سودی رقم

وان اول مربأ اضع مربأ عباس بن مطلب فأنه موضوع كله

۔ (1)

سب سے پہلے جس سود کو کالعدم قرار دیتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ گویا اس ضابطہ کا
آغاز اپنے چچا سے فرمایا گیا کہ لوگوں پر حق و انصاف واضح ہو جائے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قتل کی معافی

الان كل شى من امر الجاهليہ موضوع ، وان اول دم اضع

من دمائنا دم مريعه بن حارث بن عبد المطلب و كان مسترضعاً في

بني سعد بن بكر و قتله هذيل۔ (2)

ترجمہ: زمانہ جاہلیت کی ہر چیز کو میں کالعدم قرار دیتا ہوں اور تمام خونوں میں سے جو خون میں معاف کر
رہا ہوں وہ حضرت عبدالمطلب کے بیٹے حارث کے بیٹے ربیعہ کا خون ہے جو اس وقت بنو سعد کے ہاں
شیرخوار بچہ تھا۔ اور ہذیل قبیلہ نے اس کو قتل کر دیا تھا۔ (یہاں اپنے چچا کے بیٹے کے خون کو معاف کر

(1) الصالحی ، سبل الہدی والرشاد، ص 469/8

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن هشام ، السیرة ، ص 603/2

الطبری ، تأریخ الرسل والملوک ، ص 93/2

(2) الطبری ، التأریخ ، ص 402/2

الطبری ، التأریخ الرسل والملوک ، ص 93/2

السیہلی، الروض الانف ، ص 383/4

ابن هشام ، السیرة ، ص 603/2

کے بھی گھر سے آغاز کیا گیا ہے

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

شیطان سے بچو

”ایہا الناس الشیطان قد ئیس ان یعبد بأمرکم هذه ابدًا

ولکنه ان یطع فیما سوی ذالک فقد مرضی بما تحقرون من اعمالکم

فاحزمروہ علی دینکم“ (1)

ترجمہ: اے لوگو! شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ اس زمین میں کبھی اسکی عبادت کی جائے گی۔ لیکن اسے یہ امید ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے گناہ کرانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس لئے تم اس سے بچے رہنا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

عورتوں سے حسن سلوک

ایہا الناس اتقوا اللہ و استوصوا بالنساء خیر ا فانہن عندکم

عوان لا یملکن لانفسہن شیاً و لکم انما اخذتموهن بأمانہ اللہ و

استحللتم فروجهن بکلمۃ اللہ و لکم علیہن حق و لہن علیکم حق

ولکم علیہن ان لا توطین فرشکم احدا تکرہونہ وعلیہن ان الایاتین

بفأحشہ مبینہ و ان فعلمن فان اللہ قد اذن لکم ان تہاجرہن فی

(1) السیہلی ، الروض الانف ، ص 383/4

ابن ہشام ، السیرۃ ، ص 603/2

الطبری ، التاریخ ، ص 402/2

ابو ذرعیہ ، تاریخ دمشق ، ص 403/45

الصالحی ، سبل الہدی والرشاد ، ص 469/8

المضاجع و تضربوهن ضرباً غير مبرج فان انتهين فلهن عليكم مرقهن

و كسوتهن بالمعروف فأعقلوه۔ (1)

ترجمہ: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ میں تمہیں عورتوں کے ساتھ بھلائی، حسن سلوک کا حکم دیتا ہوں۔ کیونکہ وہ تمہارے تابع ہیں۔ وہ اپنے بارے میں کسی اختیار کی مالک نہیں۔ اور یہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے امانت ہیں۔ اور اللہ کے نام کے ساتھ وہ تم پر حلال ہوتی ہیں۔ تمہارے ان کے ذمہ حقوق ہیں۔ اور انکے تم پر بھی حقوق ہیں۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر کی حرمت کو برقرار رکھیں۔ اور ان پر یہ لازم ہے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب نہ کریں اگر ان سے بے حیائی سرزد ہو تو پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجازت دی ہے کہ تم انہیں اپنی خواہگا ہوں سے دور کرو۔ اور انہیں بطور سزا تم مار سکتے ہو۔ لیکن ضرب شدید نہ ہو۔ اگر وہ باز آجائیں تو پھر تم پر لازم ہے کہ تم ان کے خورد و نوش کا مناسب انتظام کرو۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

کتاب و سنت پر عمل

ایہا الناس اسمعوا قولي خائي قد بلغت و قد ترکت فيکم مالن

تضلوا بعدی ابدان اعتصمتم به امرین کتاب اللہ عز و جل و سنتہ

نبیہ ﷺ، (2)

ترجمہ: اے لوگو! متوجہ ہو جاؤ میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم کو پہنچا دیا ہے اور میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑ

(1) السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن هشام، السیرة، ص 603/2

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 469/8

الطبری، تأریخ الرسل والملوک، ص 93/2

(2) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 469/2

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن هشام، السیرة، ص 603/2

الطبری، تأریخ الرسل والملوک، ص 93/2

کر جا رہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مقدس اور اس کے نبی ﷺ کی سنت۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

بھائی چارے کا حکم

ایہا الناس اسعوا قولی و اعقلوہ تعلمن ان کل مسلم اخ

مسلم و ان المسلمین اخوة“ (1)

ترجمہ: اے لوگو! میری بات غور سے سنو۔ اور اس کو سمجھو تمہیں یہ چیز معلوم ہونی چاہئے کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو

”فلا یحل لامرء من اخیه الا ما اعطاه عن طیب نفس ولا تظلمن

انفسکم“ (2)

ترجمہ: کسی آدمی کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے مال سے بغیر اس کی رضا مندی کے لے تم اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 469/8

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن ہشام، السیرۃ، ص 603/2

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 469/8

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن ہشام، السیرۃ، ص 603/2

بری نیت فقر لاتی ہے

”و من تكن الدنيا نيته يجعل الله فقره بين عينيه ويشتت

عليه ضيعته ولا يأتيه منها الا ما كتب له“ (1)

ترجمہ: جس کی نیت طلب دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے فقر و افلاس کو اس کے سامنے ظاہر کر دیتا ہے۔ اور اس کے پیشہ کی آمدن منتشر ہو جاتی ہے۔

نیک نیتی غناء لاتی ہے

و من تكن الاخرة نيته يجعل الله غناه في قلبه ويكفيه

ضييعته و تأتيه الدنيا و هي مراغم“ (2)

ترجمہ: جس کی مشیت آخرت میں کامیابی حاصل کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے۔ اور اس کا پیشہ اس کیلئے کافی ہوتا ہے۔ اور دنیا اس کے پاس ناک گھسیٹی ہوئی آتی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

مبلغ کیلئے دعا

فرحم الله امراسبع مقالتي حتى يبلغه غيره فرب حامل

فقهه و ليس بفقيهه و رب جاهل فقهه الى من هو اقهر منه۔ (3)

(1) الصالحی، سبیل الہدیٰ والرشاد، ص 469/8

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن ہشام، السیرۃ، ص 603/2

(2) الصالحی، سبیل الہدیٰ والرشاد، ص 469/8

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن ہشام، السیرۃ، ص 603/2

(3) الصالحی، سبیل الہدیٰ والرشاد، ص 469/8

الاصبہان، التامیخ، ص 336/1

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے میری بات کو سنا اور دوسروں تک پہنچایا بسا اوقات وہ آدمی جو فقہ کے کسی مسئلے کا جاننے والا ہوتا ہے۔ وہ خود فقیہ نہیں ہوتا اور بسا اوقات حامل فقہ کسی ایسے شخص کو بات پہنچاتا ہے جو اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

غلاموں سے محبت

امرقاء کم ارقاء کم اطعموهم مہا تأکلون و اکسوهم مہا

تلبسون فان جاء بذنوب لا تریدون ان تغفروہ فبیعوا عباد اللہ ولا

تعذبوہم “ (1)

ترجمہ: تمہارے غلام، تمہارے غلام جو تم کھاتے ہو اس سے انہیں بھی کھاؤ، جو تم خود پہنتے ہو اس سے انہیں بھی پہناؤ اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے جسے تم معاف کرنا پسند نہیں کرتے تو ان کو بیچ دو۔ سزا نہ دو۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

پڑوسی سے پیار

اوصیکم بالجار حتی اکثر قتلنا انہ سیورئہ (2)

ترجمہ: پڑوسی کے بارہ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں، ‘راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے اس ارشاد کو بار بار دہرایا۔ یہاں تک کہ ہمیں خطرہ لاحق ہو گیا کہ حضور ﷺ پڑوسی کو وارث نہ بنادیں۔

(1) ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 125/3

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 470/8

مختصر تأریخ دمشق، ص 473/4

الذہبی، التأریخ، ص 375/1

(2) الصالحی، سبیل الہدی ولرشاد، ص 470/8

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن ہشام، السیرۃ، ص 603/2

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

وارث کیلئے وصیت

”ایہا الناس ان اللہ قد ادى لكل ذی حق حقه وانه لا يجوز وصیة لواثر
(1)“

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دیدیا ہے کسی وارث کیلئے وصیت کرنا جائز نہیں اس لئے کہ وارث کا حق قدرت نے خود متعین کر دیا ہے۔ جس قدر اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے محبت ہے دوسرے کسی کو نہیں ہو سکتی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

بچہ نکاح والے کا ہوگا

اس خطبہ عرفات میں فرمایا:

”الولد للفراش وللعاهر الحجر“ (2)

بیٹا بستر والے کا ہوتا ہے یعنی خاوند کا۔ اور زانی کیلئے پتھر (یعنی سنگساری) یہ بچہ نکاح والے کا ہی کہلائے گا وہی اس کا باپ ہے اس کی جائیداد کا وارث ہوگا۔ اُس بچہ کی اولاد اس کی نسل کہلائے گی۔ زانی کیلئے تو شرعی سزا ہوگی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 470/8

ابن کثیر، السیرة، ص 342/4

السیہلی، الروض الانف، ص 483/4

ابن ہشام، السیرة، ص 605/2

ابن کثیر، البدایة والنہایة، ص 190/5

(2) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 470/8

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن کثیر، البدیة والنہایة، ص 190/5

ابن ہشام، السیرة، ص 605/2

نسب بدلنے والے پر لعنت

ومن امرعى الى غير ابيه او تولى غير مواليه فعليه لعنة الله و

الملائكة والناس اجمعين۔ لا يقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً۔ (1)

ترجمہ: جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے بغیر کسی طرف منسوب کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی، اور سارے لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سے کوئی بدلہ اور کوئی مال قبول نہ کریگا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

مستعارشی اور قرضہ واپس کئے جائیں

اسی خطبہ میں فرمایا

العامة مودة والنحلة مردودة والدين مقضى والزعيم غامر“ (2)

ترجمہ: جو چیز کسی سے مانگ کر لو اسے واپس کرو عطیہ واپس ہونا چاہئے۔ (مبادل تحفہ کے طور پر) قرضہ لازمی طور پر ادا کرنا چاہئے اور جو ضامن ہو اس پر اسکی ضمانت ضروری ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

میرے متعلق کیا جواب دو گے

قوم کو متوجہ فرما کر دریافت فرمایا: ”

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 470/8

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

ابن کثیر، البدیۃ والنہایۃ، ص 190/5

ابن ہشام، السیرۃ، ص 605/2

(2) ابن شیبہ، تأریخ المدینۃ، ص 531/2

ابن کثیر، السیرۃ، ص 396/4

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 470/8

ابن کثیر، البدیۃ والنہایۃ، ص 217/5

و انتم تسعون عني وما انتم قائلون قاموا نشهد انك بلغت واديت و

نصحت“ (1)

ترجمہ: تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تم کیا جواب دو گے انہوں نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اخلاص محبت سے ادا کیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

میرے بعد نبی ہے نہ کوئی امت

ایہا الناس انه لانی بعدی ولا امة بعدکم (2)

لوگوں تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی نئی امت پیدا ہونے والی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

دینی احکام ادا کرو

اسی خطبہ مقدسہ میں ارشاد فرمایا:

الافاعبدوا ربکم و صلوا خمسکم و صوموا شہرکم و ادوا زکوۃ

اموالکم طیبۃ ہا انفسکم ، وتحجون بیت ربکم و اطیعوا ولات

امرکم تدخلو جنة ربکم۔ (3)

ترجمہ: لوگو اچھی طرح سن لو۔ اپنے رب کی عبادت کرو، ہجگانہ نماز ادا کرو، سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو۔ مالوں کی زکوۃ، خوشدلی سے ادا کرو۔ خانہ خدا کا حج بجالاؤ۔ اپنے حکمرانوں کی

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 470/8

ابن کثیر، السیرۃ، ص 293/4

الواقدی، المغازی ص 1103/1

الذہبی، التأمین، ص 359/1

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 166/5

(2) المجروحین، ص 331/1

(3) السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

اطاعت کرو جسکی جزا یہ ہے کہ اپنے رب کی جنت میں جاؤ گے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

اے اللہ گواہ ہو جا

خطبہ عرفات شریف کے ارشادات فرمانے کے بعد اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر پھر لوگوں کی طرف جھکا کر فرمایا۔ ”

اللهم اشہد - اللهم اشہد شہدت مراہ۔ (1)

ترجمہ: اے اللہ گواہ رہنا اے اللہ گواہ رہنا اے اللہ گواہ رہنا (یہ بندے کس طرح میرے حق میں گواہی دے رہے ہیں کہ میں نے تیرے احکام پہنچا دیئے)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

عجز و انکساری کا عالم

عرفات شریف کا یہ سارا دن جس طرح عجز و انکساری اور آہ و زاری سے گزرا وہ درج ذیل چند ایک دعاؤں سے واضح ہو رہا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے میدان عرفات میں بارگاہ قدس میں اس طرح دعا کی۔

اللهم انک تسمع کلامی و تری مکانی و تعلم سری و علانی
لا یخفی علیک شیء من امری ان البائس الفقیر، المسغیث،
المستحیر، الوجع، الشفق، المفقر، المعترف بذنبہ، اسئلك مسئلة
المسکین وابتہل علیک ابتیال المذنب الذلیل، وادعوك دعاء الخائف
الضریر من خضعت لك رقیة و فاضت لك عبرته و ذل جسده و مرغم
انفہ لك اللهم لا تجعلنی بدعائک رب شقیاً و کن بی مرفقاً مرحیماً یا

(1) المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 2137، ص 245/6

ابو داؤد، السنن، الرقم 1628، ص 558/5

ابن ماجہ، السنن، الرقم 3065، ص 200/9

خير المستولين ويا خير المعطين۔ (1)

ترجمہ: اے اللہ تو میری باتیں سنتا ہے میری قیام گاہ کو دیکھ رہا ہے۔ میرے باطن اور ظاہر کو جانتا ہے۔ میرے حال میں سے کوئی چیز تجھ سے مخفی نہیں۔ میں غمزدہ ہوں، میں فقیر ہوں، میں تیرے حضور فریادی ہوں، میں ڈرنے والا ہوں، پناہ مانگنے والا ہوں، خوف زدہ ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں میں تجھ سے ایک مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں اور ایک گنہگار ضعیف کمزور کی طرح عاجزی کرتا ہوں اور تیرے حضور اس طرح دعا کرتا ہوں جیسے ایک ڈرنے والا نابینا دعا مانگتا ہے جس کی گردن تیرے لئے جھک گئی ہے۔ جس کے آنسو تیرے ڈر سے بہہ رہے ہیں۔ جس کا جسم عاجزی کر رہا ہے۔ جس کی ناک تیری بارگاہ میں خاک آلود ہے۔ اے میرے اللہ مجھے شقی نہ بنانا اور میری دعا قبول کرنا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک کرنا اے ان سب سے بہتر جن سے مانگا جاتا ہے۔ اور ان سب سے بہتر جو عطا کرتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

دوسری دعا

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے میدان عرفات میں یہ دعا بھی پڑھی۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدۃ الخیر و هو
علی کل شیء قلیدیر۔ اللہم اجعل فی قلبی نوراً و فی صدری نوراً و فی
سمعی نوراً و فی بصری نوراً اللہم اشرح لی صدری و یسر لی امری و
اعوذ بک من وسوس الصدم و شتات الامر و فتنة القبر، اللہم انی

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 471/8

ابن قیم، زاد المعاد، ص 217/2

ابن کثیر، السیرة، ص 350/4

اعوذ بك من شر ما يلج في الليل و شر ما يلج في النهار و شر ما تهب به

الرياح و من شر بوائق الدهر“ (1)

ترجمہ: اللہ کے بغیر کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں سارے ملک ساری تعریفیں اسی کیلئے ہیں تمام بھلائیاں بہتریاں اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میرے دل میں نور کر دے، میرے سینے میں نور کر دے میرے کانوں میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے اے اللہ میرے سینے کو کھول دے اور میرے کام آسان فرما اے اللہ میں سینے کے وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں حالات کے پراگندہ ہونے سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ جو فتنہ رات میں داخل ہوتا اور دن میں داخل ہوتا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ ہوائیں چلتی ہیں اور زمانہ، تباہیوں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

امت کیلئے دعاء مغفرت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عرفہ کی رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا حضور ﷺ نے امت کی مغفرت اور اس پر رحمت کیلئے دعا فرمائی اور دیر تک بارگاہ قدس میں دعا کرتے رہے یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کر لی ہے جن کیلئے آپ نے مغفرت مانگی ہے انہیں معاف کر دیا گیا ہے۔ اس دعا میں وہ لوگ شامل نہیں جنہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کئے ہیں۔ مظلوم کا حق، ظالم سے ضرور لوٹگا۔ وہ گناہ جو میرے اور تیرے درمیان اور میرے بندوں کے درمیان تھے وہ میں نے معاف کر دیے ہیں۔ حضور ﷺ نے عرض کی اے اللہ تو اس بات پر قادر ہے کہ مظلوم کو اس کے حق کے بدلے میں جنت میں سے کوئی قطعہ دے دے اور اس ظالم کو بخش دے مگر اس رات اس دعا کی قبولیت واضح نہ ہوئی۔ جب مزدلفہ پہنچے تو پھر اپنی امت

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 471/8

ابن کثیر، السیرۃ، ص 350/4

الطبری، التاریخ، ص 576/1

کیلئے دعاء مغفرت فرمائی جو قبول فرمائی گئی۔ دعا قبول فرمائے جانے کے بعد حضور ﷺ سے صدیق اکبر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ قربان ہوں آپ تو کبھی ایسے اوقات میں ہنسانہیں کرتے تھے آج آپ کو کس چیز نے ہنسا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا میری دعا قبول ہونے پر شیطان کو بڑا صدمہ ہوا ہے۔ وہ اپنے سر میں مٹی ڈال رہا ہے اور کہہ رہا ہے میں برباد ہو گیا میں تباہ ہو گیا شیطان کی اس حالت کو دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ابن موفق کی خواب

صاحب تاریخ انجیس نے ابن موفق کی ایک خواب نقل کی ہے ابن موفق کہتے ہیں انہوں نے عرفہ کی رات خواب دیکھی یکے بعد دیگرے دو فرشتے آسمان سے اترے ایک نے دوسرے سے پوچھا تمہیں معلوم ہے اس سال کتنے لوگوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا دوسرے نے کہا مجھے معلوم نہیں پہلے نے کہا اس سال چھ لاکھ افراد نے حج کیا ہے۔ پھر دوسرے نے پوچھا تجھے یہ معلوم ہے حج قبول کتنے لوگوں کا ہوا پہلے فرشتے نے کہا صرف چھ کا پس یہ دونوں فرشتے آسمان پر چلے گئے۔ ابن موفق کہتے ہیں میں سوچتا رہا چھ لاکھ سے صرف چھ۔ فرماتے ہیں مجھے پھر نیند آگئی۔ وہی دو فرشتے پھر آگئے اور ایک نے دوسرے سے پوچھا تمہیں معلوم ہے اس رات اللہ تعالیٰ نے کیا فیصلہ فرمایا دوسرے نے کہا مجھے علم نہیں پھر پہلے نے کہا ان چھ مقبولین کو ایک ایک لاکھ حاجی دے دئے گئے ہیں اور ایک کے صدقہ ایک لاکھ کا حج ہو گیا اور چھ کے صدقہ سے چھ لاکھ کا حج قبول ہو گیا۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) ابن کثیر ، السیرة ، ص 350/4

تہذیب الکمال ، ص 251/14

(2) لصالحی ، سبل الہدی والرشاد ، ص 471/8

ابن قیم ، ذوالمعداد ، ص 217/2

ابو ذرعمہ ، تأریخ دمشق ، ص 148/1

ابن کثیر ، السیرة ، ص 351/4

عرفات کہلانے کی وجہ

یہ میدان میدان عرفات غالباً اس لئے کہلایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی جدائی کی ملاقات اس میدان میں ہوئی۔ اسی تعارف کے باعث ہی عرفات کہا جاتا ہے یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے کہ اس میدان میں بندے کو خدائی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ اس لئے عرفات مشہور ہوا یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ بندے کو اس میدان میں اپنی پہچان کا موقع ملتا ہے۔ اسی میدان میں انسانیت کا زبردست منشور فرمایا جس کا ذکر گزشتہ صفحات میں کر دیا گیا ہے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

مزدلفہ میں قیام

غروب آفتاب کے بعد تارکی پھیل گئی تو حضور ﷺ نے مزدلفہ روانگی فرمائی حضرت اسامہ بن زید کو حضور ﷺ نے اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھالیا حضرت اسامہ لوگوں سے بار بار کہتے رہے آرام سے چلو آرام سے چلو۔ حضور ﷺ تلبیہ پڑھتے رہے سفر کرتے گئے۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کو ساتھ ساتھ پڑھا۔ اذان ایک ہوئی اور تکبیریں دو ہوئیں۔ کچھ دیر آرام فرمایا صبح صادق کے بعد نماز صبح ادا فرمائی۔ مشعر حرام پہنچ کر قبلہ رخ ہو کر دعا فرمائی۔ تسبیح و تہلیل میں مصروف رہے سراپا عجز و نیاز تھے۔ دعاؤں میں عجز و انکساری کا رنگ غالب تھا۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) ابن سعد، الطبقات الكبرى، ص 36/1

مختصر تأریخ دمشق، ص 474/7

(2) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 473/8

ابن قیم، زاد المعاد، ص 233/2

ابو الفتح، عیون الاثر، ص 348/2

ابن کثیر، السیرة، ص 294/4

منیٰ کی طرف روانگی

اچھی طرح سفیدی پھیل جانے کے بعد حضور ﷺ منیٰ کیلئے روانہ ہوئے حضرت فضل بن عباس کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کیا۔ جب حضور ﷺ محسّر پہنچے تو آپ نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا حضور ﷺ جب کبھی ایسی وادی سے گذرتے جہاں پر عذاب اترا ہوتا تو حضور ﷺ وہاں سے جلدی گذر جاتے وادی محسّر بھی ایسی ہی جگہ ہے۔ یہاں پر ابرہہ کا لشکر برباد کیا گیا تھا۔ حضور ﷺ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد تلبیہ ختم فرمایا۔ اور حاضرین میں تشریف لائے حاضرین کو اطمینان سے بیٹھنے کا حکم دیا۔ دائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا سارے مہاجرین یہاں بیٹھیں اور بائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا انصار ادھر بیٹھ جائیں۔ پھر تمام حاضرین سے فرمایا سب لوگ دائیں بائیں بیٹھ جائیں پھر آپ نے تمام حاضرین کو ایک جامع خطاب سے نوازا جس میں مناسک حج کو بیان فرمایا۔ قدرت نے آپ کی آواز میں یہ قوت پیدا کر دی تھی کہ قریباً سوا لاکھ افراد اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے کھڑے آرام سے سن رہے تھے۔ عمر بن خارجہ رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کی اونٹنی کی گردن کے نیچے کھڑے تھے۔ اونٹنی کے منہ سے گرنے والا لعاب ان کے کندھوں کے درمیان سے بہہ رہا تھا آپ اپنی عصا اونٹنی پر سوار تھے اور یہ خطبہ فرمایا۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

خطبہ منیٰ

فرمایا اے لوگو غور سے سنو زمانہ گردش کرتے کرتے یہاں تک پہنچ گیا ہے جب وہ شروع ہوا تھا جس دن زمین و آسمان کو پیدا کیا گیا تھا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں ان میں سے چار عزت والے ہیں تین تو لگا تار ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم الحرام اور رجب، جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔ حضور ﷺ حاضرین سے متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم سمجھتے ہو آج کونسا دن ہے؟

(1) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 348/2

ابن کثیر، السیرۃ، ص 294/2

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 473/8

حاضرین کرام اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں حضورؐ کچھ دیر خاموش رہے
صحابہ سمجھے شاید نام بدلنا چاہتے ہیں۔

حضورؐ یہ یومِ نحر نہیں؟

حاضرین کرام جی ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضورؐ یہ کونسا مہینہ ہے؟

حاضرین کرام اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں حضورؐ کچھ دیر خاموش رہے
صحابہ نے سمجھا شاید نام بدلنا چاہتے ہیں۔

حضورؐ کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں؟

حاضرین کرام جی ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضورؐ یہ کونسا شہر ہے؟

حاضرین کرام: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں حضورؐ خاموش ہو گئے صحابہ نے گماں کیا شاید نام بدلنا چاہتے ہیں۔
حضورؐ کیا یہ شہر مکہ نہیں؟

حاضرین کرام: بے شک یہ وہی شہر ہے۔ پھر فرمایا تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں
جس طرح یہ حرمت والا دن اس حرمت والے شہر میں اس حرمت والے مہینے میں عزت و شرف کا مالک ہے اور
عنقریب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا اچھی طرح سن لو
میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔ غور سے سنو جو یہاں موجود ہے میرا یہ پیغام
ان لوگوں تک پہنچاؤ جو یہاں موجود نہیں شاید جس کو تم میرا پیغام پہنچاؤ۔ وہ میرے اس پیغام کو تم سے زیادہ
سمجھنے والا ہو اور یاد رکھنے والا ہو پھر فرمایا بتاؤ کیا میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔

حاضرین کرام: حضورؐ بے شک پہنچا دیا پھر حضورؐ نے بارگاہِ قدس میں عرض کی اے میرے اللہ گواہ

رہنا۔

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 5124، ص 243/17

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 6893، ص 455/22

الاحمد، المسند، الرقم 19492، ص 351/41

ابن حبان، الصحیح، الرقم 6074، ص 485/24

المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 3179، ص 32/9

قربان گاہ کو نوازا

حضور ﷺ خطبہ منی سے فارغ ہوئے تو قربان گاہ تشریف لے گئے۔ حضور ﷺ قربانی کیلئے اپنے ساتھ سواونٹ لائے تھے۔ تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ مبارک سے ذبح فرمائے اپنی عمر مبارک کے ہر سال کے بدلہ ایک اونٹ ذبح فرمایا باقی ۱۳ اونٹ حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل میں سیدنا علی المرتضیٰ نے ذبح کئے۔ حضور ﷺ کے حکم کے مطابق گوشت کھال سامان غربا میں تقسیم کر دیا گیا۔ یہ بھی حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کے گوشت کو ذبح کرنے والے کو بطور اجرت نہ دیا جائے۔ حضور ﷺ جب چھری لے کر ذبح کرنے کیلئے نکلے تو اونٹ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر گردن رکھ دیتا کہ حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں ذبح ہو۔ حضور سید عالم ﷺ نے امہات المؤمنین کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

بالوں کا تبرک

قربانی سے فراغت کے بعد معمر بن عبد اللہ (حجام) حاضر ہوئے تمام حاضرین کا ایک عظیم انبوه تھا جو اس انتظار میں تھا کہ سر منڈوانے کے بعد بالوں کا تبرک حاصل کرے۔ حضور ﷺ نے معمر بن عبد اللہ کو فرمایا تجھے اللہ کے رسول نے اجازت دی کہ تو استراہاتھ میں لے کر سر مبارک کے قریب کھڑا ہے معمر عرض کرتے ہیں حضور یہ میرا نصیب ہے میرا بخت ہے اللہ کا مجھ پر کرم ہے کہ یہ سعادت نصیب ہوئی پھر حجام کو اپنے سرانور کے دائیں طرف اشارہ فرمایا کہ یہاں سے حلق شروع کرو چنانچہ اس حصہ کے حلق کے بال مبارک ان لوگوں کو تقسیم کر دیئے گئے۔ جو اس نعمت کے منتظر کھڑے تھے۔ پھر حضور ﷺ نے اپنے سر مبارک کی بائیں جانب اشارہ فرمایا۔ اور سیدنا ابو طلحہ سے فرمایا کہ ان بالوں کو لوگوں میں بانٹ دو یا یہ مقدس بال حضرت ابو طلحہ کی بیوی ام سلیم کو دیئے اور بانٹنے کا حکم دیا۔ سیدنا ابو طلحہ

(1) المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 2137، ص 245/6

ابوداؤد، السنن، الرقم 1628، ص 258/5

ابن ماجہ، السنن، الرقم 3065، ص 200/9

الصالحی، سبل الہدی ولرشاد، ص 95/11

نے تقسیم فرمائے کسی کو ایک کسی کو دو ملے۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حجام کے ذریعہ مبارک پیشانی کے بال حاصل کر لئے۔ انہیں ہمیشہ اپنی ٹوپی میں رکھا کرتے تھے۔ جس میدان میں یہ ٹوپی پہن کر جاتے کامیاب ہوتے۔ خود فرماتے ہیں جس دن حضور نے حلق کروایا۔ میں نے پیشانی مبارک کے بال لے کر ٹوپی میں رکھ لئے۔ جب کبھی بھی کسی جنگ میں یہ ٹوپی پہن کر گیا اللہ تعالیٰ نے مجھے فتح دی۔

(1)

حضور ﷺ نے اپنا مقدس سر منڈوایا اور سر منڈوانے والوں کیلئے تین دفعہ دعا فرمائی۔

اللهم اغفر للمحلقين (2)

اے اللہ حلق کرانے والوں کو بخش دے۔

لوگوں نے عرض کی حضور ترشوانے والوں کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ تو حضور ﷺ نے ایک

مرتبہ فرمایا

اللهم اغفر للمقصرين (3)

اے اللہ بال ترشوانے والوں کو بھی بخش دے۔ پھر حضور ﷺ نے احرام کی پابندیوں کے بعد خوشبو لگائی تمیض پہنی اور عبد اللہ بن حذافہ سلیمی سے اعلان کروایا کہ یہ دن کھانے پینے اور ذکر کرنے کے ہیں انہوں نے پورے منیٰ میں یہ اعلان کر دیا۔

صلى الله تعالى على حبيبہ سيدنا محمد وعلى آله وصحبه بعدد خلقه

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 57/5

الواقدي، المغاذی، ص 614/1

الصالحی، سبیل الہدی الرشاد، ص 477/8

الصالحی، سبیل الہدی الرشاد، ص 16/2

قاضی عیاض، الشفاء، ص 56/2

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 313/1

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 478/8

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 459/2

(3) الذہبی، التأمیخ، ص 270/1

مختصر تأمریخ دمشق، ص 200/7

طواف زیارت

احرام کھولنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے حضور ﷺ اپنی ناقہ پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ اس سفر میں حضور ﷺ نے اپنے پیچھے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو بٹھایا ہوا تھا۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر آپ نے طواف زیارت فرمایا یہ طواف حج کا اہم رکن ہے۔ ۱۲ ذوالحجہ شام تک کرنا ضروری ہے رہ گیا تو حج رہ گیا اگر عورت اپنی ماہانہ بیماری کی وجہ سے رہ گئی تو وہ پاک صاف ہو کر کسی وقت بھی کر سکتی ہے۔ اس طواف کو طواف افاضہ بھی کہا جاتا ہے۔ طواف صدر بھی کہہ لیتے ہیں۔ طواف سے فارغ ہو کر حضور ﷺ واپس منی شریف آگئے نماز ظہر منی میں ادا فرمائی۔ یا نماز ظہر مکہ مکرمہ میں ہی پڑھی۔ گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کو دو پہر کے بعد نماز ظہر سے پہلے رمی فرماتے جس کی ترتیب یہ ہوئی پہلے جمرہ اولیٰ کو نکلر مارتے پھر جمرہ ثانیہ کو پھر جمرہ ثالثہ کو گیارہ ذوالحجہ کو سورہ النصر نازل ہوئی۔ حضور ﷺ نے جمرہ عقبہ کے قریب ایک اور فصیح و بلیغ خطبہ فرمایا۔ جس کی پوری تفصیل کتب سیرت میں موجود ہے۔ اس خطبہ کے ارشادات خطبہ عرفات اور دوسرے خطبہ منی کے ارشادات سے ملتے جلتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس خطبہ شریف کا وہ حصہ جو پہلے خطبات میں نہیں اسی کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں کہ اختصار ہے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

تیسرا خطبہ

حجۃ الوداع کے خطبہ کے بعد دوسرا خطبہ، خطبہ منی ہے جس کا ذکر ابھی گذرا تیسرا خطبہ مقام عقبہ پر فرمایا اب بعد

”ایہا الناس الاوان ربکم واحد الاوان اباکم واحد الا لا فضل لعربی علی

عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاسود علی احمر ولا لاحمر علی اسود

الا بالتقویٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ (2)

(1) الصالحی، سبیل الہدیٰ والرشاد، ص 468/8

السیہلی، الروض الانف، ص 383/4

(2) الصالحی، سبیل الہدیٰ والرشاد، ص 482/8

ابن قیم، زاد المعاد، ص 144/5

ترجمہ: لوگو اچھی طرح سن لو تمہارا پروردگار ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے آگاہ ہو جاؤ عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ عجمی کو عربی پر فضیلت ہے۔ نہ گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر سوائے تقویٰ کے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور تم میں معزز و محترم وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ اور پھر فرمایا ”الاعل بلغت“ میں نے خدا کے احکام تمہیں پہنچادئے۔ سب نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ پھر فرمایا جو یہاں موجود ہیں وہ ساری باتیں ان تک پہنچا دیں جو موجود نہیں۔ بسا اوقات جسے بعد میں پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ عقل مند ہوگا۔ پھر آپ نے وہی کلمات طیبات ارشاد فرمائے جنہیں ابھی خطبہ منیٰ اور اس سے پہلے خطبہ عرفات میں فرمایا تھا۔ اس خطبہ سے فارغ ہو کر حضور ﷺ اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ نماز ظہر اور عصر وادی البطحاء میں ادا فرمائی ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں آپ نے وادی مہصب میں نزول فرمایا۔ جناب ابو رافع نے یہاں پر انتظام کر رکھا تھا۔ حضور ﷺ کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے۔ اور وہاں سحری کے وقت طواف الوداع فرمایا۔ یہ طواف حاجیوں کیلئے واجب ہے کہ وطن روانہ ہونے سے قبل طواف الوداع کریں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

بیمار پرسی اور دعا

واپسی پر حضور ﷺ نے حضرت سعد بن وقاص کو شرف زیارت بخشا آپ کو حج کے بعد دردی تکلیف ہو گئی تھی۔ محبوب کریم ﷺ ان کی بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے۔ حضرت سعد عرض کرتے ہیں حضور مجھے تکلیف ہے میری دولت کافی ہے وارث صرف ایک بچی ہے۔ دو حصے خیرات کر دوں فرمایا نہیں پھر سعد عرض کرتے ہیں کل جائیداد کا آدھا حصہ صدقہ دے دوں فرمایا نہیں۔ فرمایا تیسرا حصہ دے دے اور وہ بھی بہت کافی ہے۔ اور پھر حضور ﷺ نے انہیں فرمایا اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں اس حالت میں چھوڑ دو کہ وہ تنگ دست ہوں اور لوگوں سے مانگتے رہیں۔ جو کچھ اللہ کی رضا کیلئے دو گے اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے گا۔ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اس کا بھی ثواب ملے گا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں حضور دوستوں کو پیچھے چھوڑ جاؤں گا فرمایا

نہیں تم صحت یاب ہو گے۔ ان شاء اللہ (تمہاری موت کا وقت ابھی نہیں آیا) (1)
زندہ رہو گے جب تک کام کرو گے تمہارا درجہ بلند ہوگا بہت سے لوگ تم سے نفع حاصل کریں
گے اور کئی لوگوں کو نقصان ہوگا اس کے بعد حضور ﷺ نے حضرت سعد کیلئے یہ دعا فرمائی۔

”اللهم امض لا صحابي هجرتهم ولا تردهم على اعقابهم“ (2)

اے اللہ میرے صحابی کی ہجرت کو جاری رکھو وہ واپس نہ لوٹا دیے جائیں۔

حضرت سعد کے گھر کو شرف بخشنے اور ان کیلئے دعا فرمانے کے بعد حضور ﷺ مدینہ منورہ کی
طرف روانہ ہو گئے۔ مقام ادا پر کچھ لوگوں سے ملاقات ہوئی آپ نے انہیں سلام فرمایا اور پوچھا تم کون
ہو انہوں نے عرض کی ہم مسلمان ہیں انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ ایک
عورت نے پوچھا چھوٹا بچہ حج کر سکتا ہے۔ فرمایا ہاں کر سکتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ذوالحلیفہ میں قیام

حج سے واپسی پر مقام ذوالحلیفہ پر پہنچ کر رات وہاں بسر فرمائی یہ وہی مقام ہے جہاں سے
احرام باندھ کر روانگی فرمائی تھی۔ نماز صبح ادا کرنے کے بعد حضور ﷺ جو مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہوئے
جونہی مدینہ منورہ نظر آیا۔ تو آپ نے تکبیر بلند فرمائی۔

(1) ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 427/1

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 485/8

ابن کثیر، البدیۃ والنہایۃ، ص 81/8

الواقدی، المغازی، ص 1116/1

مختصر تأریخ دمشق، ص 279/3

(2) ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 427/1

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 485/8

ابن کثیر، البدیۃ والنہایۃ، ص 81/8

الواقدی، المغازی، ص 1116/1

مختصر تأریخ دمشق، ص 279/3

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ (1)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ کہتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اس کیلئے ہے۔ تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں وہ ہر شئی پر طاقت رکھتا ہے۔

أَتَّبِعُوا تَابِعُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ وَعْدُهُ وَ

نَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ - (2)

ترجمہ: ہم لوٹ کر آنے والے ہیں ہم مڑ کر آنے والے ہیں ہم عبادت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو سچا کر دکھایا اپنے بندے کی مدد کی اور کفر کے لشکروں کو اکیلے شکست دی۔ جب حضور ﷺ مدینہ منورہ کے ایک کھلے میدان میں پہنچے جہاں قافلے رکتے میں تو فرمایا رات یہیں بسر کرو آدھی رات گھروں کو نہ جاؤ پھر صبح کی نماز مدینہ منورہ میں ادا فرمائی۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَعْدَ خَلْقِهِ

(1) ابوالفتح ، عیون الاثر ، ص 350/2

ابن کثیر ، السیرة ، ص 223/3

الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد ، ص 424/7

ابن قیم ، ذادالمعاد ، ص 274/2

ابن کثیر ، البدایة والنهاية ، ص 133/4

الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد ، ص 485/8

ابن کثیر ، البدایة والنهاية ، ص 227/5

(2) ابوالفتح ، عیون الاثر ، ص 350/2

ابن کثیر ، السیرة ، ص 223/3

الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد ، ص 424/7

ابن قیم ، ذادالمعاد ، ص 274/2

ابن کثیر ، البدایة والنهاية ، ص 133/4

الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد ، ص 485/8

ابن کثیر ، البدایة والنهاية ، ص 227/5

غدرِ ختم میں خطبہ

عرفات، منیٰ، غصہ کے خطابات کے بعد مقام غدرِ ختم پر چوتھا خطبہ ہے جو ارشاد فرمایا ہے پس منظر یہ ہے حج شریف سے واپسی پر راستہ میں بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی المرتضیٰ کے بارہ میں کوئی شکایت عرض کی تو آپ نے یہ خطبہ فرمایا ” میں بشر ہوں ہو سکتا ہے مستقبل قریب میں میرے رب کی طرف سے قاصد مجھے بلانے کیلئے آجائے اور میں اس دعوت کو قبول کر لوں اشارہ تھا کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے پھر آپ نے اہل بیت کی محبت پر خطبہ فرمایا اور سیدنا علی المرتضیٰ کے بارے میں فرمایا

” من كنت مولا فاعلى مولاہ “ (1)

جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی المرتضیٰ کو مبارک دی۔ حضور ﷺ کے اس ارشاد پر حضرت بریدہ اسلمی بھی مطمئن ہو گئے اور تمام قسم کے شکوے ختم ہو گئے نفرت محبت میں بدل گئی کدورت زائل ہو گئی اس خطبہ کا خلاصہ یہ تھا کہ سیدنا علی المرتضیٰ اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقبول بندے ہیں اور میرے اہل بیت سے محبت ایمان ہے۔ اور ان سے نفرت و بغض ایمان کے منافی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

شیعہ علماء کی غلط فہمی

اس حدیث شریف سے شیعہ علماء نے سیدنا علی المرتضیٰ کی خلافت پر استدلال کیا ہے جو صحیح

(1) الترمذی، السنن، الرقم 3646، ص 175/12

ابن ماجہ، السنن، الرقم 118، ص 134/1

الاحمد، المسند، الرقم 606، ص 112/2

الطبرانی، المعجم الكبير، الرقم 4955، ص 138/5

الحاکم، المستدرک، الرقم 6333، ص 375/14

نہیں۔

☆ اس حدیث شریف میں محبت علی المرتضیٰ کا تو ذکر ہے خلافت کا نہیں

☆ کسی سے محبت کا ہونا خلافت کی دلیل نہیں بن سکتا

☆ اگر محبت کو معیار خلافت بنایا جائے تو سیدہ فاطمہ الزہرا کو یہ منصب مل جانا

چاہئے تھا۔

☆ امام حسن و حسین کو حضور کے وصال کے بعد فوراً یہ مقام مل جانا چاہئے تھا۔

☆ محبت اور قرابت کو معیار خلافت بنایا جائے تو پہلے سیدہ فاطمہ پھر سیدنا حسن کا پھر سیدنا حسین

پھر سیدنا علی المرتضیٰ کا نام آتا ہے۔ شیعہ کے معیار محبت پر بھی علی المرتضیٰ چوتھے نمبر پر ہیں اور شیعوں کے

موقف میں سیدنا علی المرتضیٰ چوتھے نمبر پر آتے ہیں نہ معلوم شکوہ کا ہے یا کا ہے۔

☆ شیعہ علماء کا موقف ہے خلافت علی کو ثابت کرنے کیلئے دلیل قطعی اور حدیث متواتر کا ہونا

ضروری ہے اور یہ روایت نہ دلیل قطعی ہے نہ حدیث متواتر۔

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مدارج النبوة ص ۴۰۲، ج ۲ میں واضح

لکھا ہے کہ مشترک لفظ ہیں کسی ایک معنی کو متعین کرنے کیلئے دلیل کی ضرورت ہے اور شیعہ سنی اس پر

متفق ہیں کہ حضرت علی ہم سب کے محبوب ہیں لہذا یہاں پر مولیٰ کا معنی خلیفہ نہیں، مددگار ہے، محبوب

ہے۔

☆ اس خطبہ کے قریب دو ماہ بعد حضور ﷺ کا وصال ہو گیا اور سقیفہ ہوں عدہ میں خلافت کے مسئلہ

پر زبردست ہنگامہ خیز تقاریر ہوئی ہیں کسی ایک نے بھی اس حدیث کو خلافت علی کیلئے بطور استدلال پیش

نہیں کیا۔

☆ خود سیدنا علی المرتضیٰ نے بھی کسی مقام پر یہ روایت اپنے حق میں بطور دلیل پیش نہیں کی ہے۔

☆ غزیر خم کے خطبہ میں حضور ﷺ نے اہل بیت کی محبت کا درس دیا ہے۔ ان کی دشمنی سے روکا

ہے نہ کہ امامت و خلافت کے مسئلہ کو فرمایا ہے لغت اور شریعت دونوں میں لفظ ومولیٰ کو امام کے معنی میں

مستعمل نہیں۔

☆ خطبہ محبت کو خطبہ امامت و خلافت سمجھنا عقل و فکر سے دور کی بات دکھائی دیتی ہے

☆ لفظ مولیٰ مشترک ہے یہ کئی معانی میں مستعمل ہے اور لفظ مشترک اپنے تمام معانی پر بہ یک وقت دلالت نہیں کرتا اس کیلئے کسی ایک معنی کا تعین ضروری ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ کسی ایک معنی میں خاص ہو اور باقی تمام معانی نظر انداز کر دیئے جائیں۔ کیا دلیل ہے کہ اس سے مراد خلافت ہے اور باقی تمام معانی چھوڑ دیئے جائیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

علامہ ابن کثیر کی تقریر

مناسب سمجھتا ہوں کہ غدیر خم کے خطبہ پر ”سیرت النبویہ“ کے مولف علامہ ابن کثیر کے نظریات، تاثرات بھی یہاں ذکر ہو جائیں تاکہ قارئین کرام مزید وسعت نظری سے اس عنوان پر غور کر سکیں۔

”ذی الحجہ کی اٹھارہ تاریخ اتوار کے دن حضور ﷺ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضل و کمال، امانت و دیانت، عدل و انصاف، کے بارہ میں کھلی کھلی بشارت بھی اس شہادت کے بعد اگر کسی غلط فہمی کے سبب کسی کے دل میں کوئی وسوسہ تھا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا حضرت بریدہ بن حصیب فرماتے ہیں مجھے بھی اس سلسلہ میں شکوہ تھا جو حضور ﷺ کے ارشادات کے بعد ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا اور سیدنا علی المرتضیٰ کی محبت پیدا ہو گئی۔ فقط مولیٰ کئی معانی میں مستعمل ہے۔ المولیٰ، المالك، الصمد، التابع، المحب، المنعم، الناصر، الرب، الولی، ابن الاخت، الشریک، النزیل، ابن العم، الحلیف، الجار، القریب، الصاحب، المعق، العبد، اس موقعہ و مقام کی مناسبت سے یہاں پر مولیٰ کے معنی محبت کر نیوالا، سچا، ساتھی مددگار کے موزوں اور مناسب ہیں شیعہ علماء کا اس مقام پر لفظ مولیٰ کو بمعنی اولیٰ استعمال کرنا حق و انصاف سے ہٹی ہوئی بات ہے جس کیلئے قطعاً کوئی دلیل میسر نہیں نیز سورہ آل عمران میں لفظ اولیٰ وارد ہے۔

”ان اولیٰ الناس بابراہیم للذین اتبعوه وھذا النبی والذین آمنوا“

(1)

(1) آل عمران 3: 68

بے شک ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک تر لوگ وہ تھے جنہوں نے ان کی پیروی کی نیز یہ نبی کریم اور جو اس نبی پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ مومنوں کا مددگار ہے۔ اس آیت کریمہ میں لفظ اولیٰ موجود ہے جو قرب اور اتباع کے معنی میں استعمال ہے نہ کہ امامت و خلافت کے معنی میں۔

سیدنا حسن ثنی کا خطاب

اسی غدیر خم کے خطبہ من کنت مولاه کے بارہ میں کسی نے سیدنا حسن ثنی سے سوال کیا کہ اس ارشاد نبوی ﷺ کا کیا مفہوم ہے۔ تو آپ نے فرمایا اگر اس سے مراد سیدنا علی المرتضیٰ کی خلافت ہوتی تو ارشاد یوں ہوتا۔

”یا ایہا الناس هذا وال بعدی والقائم علیکم بعدی فاسمعوا و اطیعوا“

(1)

ترجمہ: اے لوگو میرے بعد یہ (علی المرتضیٰ) تمہارے والی ہوں گے ان کا حکم سننا انکی اطاعت بجالانا اللہ کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی المرتضیٰ کو اپنا خلیفہ بنایا ہوتا اور آپ نے اس کا مطالبہ کرنے سے اجتناب کیا ہوتا تو یہ حضرت علی کی سب سے بڑی غلطی ہوتی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

جبریل علیہ السلام کی نیاز مندی

جبریل الوداع کے کچھ دن بعد سیدنا جبریل علیہ السلام ایک غیر معروف شکل میں سفید لباس پہنے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے نہایت ادب و احترام سے دوڑا نو ہو کر بیٹھ گئے اور ایمان، اسلام اور احسان کے عنوانات سے سوالات کئے علامات قیامت دریافت کیں۔ حضور ﷺ نے ان سوالات کے جوابات فرمائے اور وہ چلے گئے تو فرمایا یہ جبریل تھے جو تمہیں دین کی تعلیم کیلئے آئے تھے سوالات و جوابات اس طرح ہوئے۔

جبریل امین اصبر فی عن الاسلام (حضور مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں)

(1) علی بن ابراہیم بن احمد الحلبي، ابو الفرج، (المتوفى 1044هـ)، السيرة الحلبية

حضور ﷺ

ان تشهد ان لا اله الا الله و ان محمد رسول الله و تقيم
الصلوة و تؤتي الزكوة و تصوم رمضان و تحج البيت ان استطعت اليه
سبيلا۔

ترجمہ: اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور محمد
ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تو نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے، رمضان
کے روزے رکھے، اگر طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔ نو وارد نے کہا
آپ نے سچ فرمایا، صحابہ حیران ہیں کہ یہ سوال بھی کرتا ہے اور تصدیق
بھی کرتا ہے۔

جبریل امین

اخبرني عن الايمان -
(مجھے ایمان کے بارے میں آگاہ فرمائیں)

حضور ﷺ

ان تؤمن بالله و ملائكته و كتبه و رسله واليوم الآخر و
القدر خيرة و شره -

ترجمہ: تو ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر
اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، تقدیر پر خیر ہو یا شر، اس نے
پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔

جبریل امین اخبرني عن الاحسان (ارشاد فرمائیں احسان کیا ہے)

حضور ﷺ

ان تعبد الله كأنك تراه فان لم تكن تراه فإنه يراك۔
ترجمہ: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو تو یوں سمجھو گویا تم اللہ تعالیٰ کی
زیارت کر رہے ہو۔ اگر یہ کیفیت نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تو یقین جانو کہ

اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

جبریل امین

اخبرنی عن الساعة ،

قیامت کے بارے میں فرمائیں وہ کب قائم ہوگی۔

حضور ﷺ

ماالمسئول عنها بأعلم من السائل ،

ترجمہ: مسئول (محمد رسول اللہ ﷺ) سائل (جبریل امین) سے زیادہ

نہیں جانتے یعنی قیامت کے علم کے بارے میں دونوں کو پتہ ہے کہ

قدرت کا راز ہے۔

جبریل امین

اخبرنی عن اصواتها ،

قیامت کی نشانیوں کے بارے میں مجھے بتائیے

حضور ﷺ

ان تلد الامة مرتبها ،

ایک نشانی یہ ہے کہ کنیر اپنی مالکہ کو جنے گی۔

ان ترى الحفاة العراة يتطاولون في البنيان ، (1)

دوسری نشانی یہ ہے کہ تو

(1)

البخاری ، الجامع الصحيح ، الرقم 48، ص 87/1

البخاری الجامع الصحيح ، الرقم 4404، ص 452/14

المسلم ، الجامع الصحيح ، الرقم 10، ص 88/1

ابن ماجه ، السنن ، الرقم 63، ص 73/1

ابن ماجه ، السنن ، الرقم 4034، ص 53/12

الاحمد ، المسند ، الرقم 9137، ص 180/19

ابن حبان ، الصحيح ، الرقم 159، ص 311/1

دیکھے گا وہ لوگ جنہیں جوتا بھی میسر نہیں جسم پر لباس سے محروم ہیں وہ اونچی اونچی عمارتیں تعمیر کریں گے۔ پھر حضور ﷺ نے سورۃ لقمان شریف کی یہ آیہ مبارکہ تلاوت فرمائی۔

ان الله عنده علم الساعة، (1)

اگرچہ جبریل علیہ السلام ایک اجنبی کی صورت میں حاضر ہوئے سائل کی شکل میں پیش ہوئے پھر نبی محبوب پاک ﷺ نے صحابہ سے فرمادیا یہ جبریل تھے جو تمہیں دین سکھانے کیلئے آئے تھے۔

بہرنگے کہ خواہی جامہ مے پوش من انداز قدت والے شناسم

تو جس رنگ میں چاہے آجا میں تیرے چہرے مہرے سے پہچانتا ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سریہ اسامہ بن زید ؓ

اسی ؓ میں حضور ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ رومیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے مقام آبنی کی طرف لشکر کشی کی تیاری کریں۔ حضور ﷺ نے اپنی مبارک زندگی میں جتنے سریے روانہ فرمائے ان میں یہ آخری تھا۔ بھیجی گئی فوجوں میں یہ فوج آخری تھی۔ حضور ﷺ نے اس لشکر پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا مہاجرین و انصار میں سے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ شامل تھے۔ اپنی تکلیف کے باوجود آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے نشان بنا کر اسامہ کو دیا۔ اور یہ فرمایا

اغزباً سم اللہ و فی سبیل اللہ قتلت من کفر باللہ (2)

اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اللہ سے کفر کرنے والوں سے قتال کرو۔

(1) لقمان 31: 34

(2) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 352/2

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 248/6

ابن الجوزی، المنتظم، ص 416/1

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضور کے ہاتھ سے بنایا گیا نشان بریدہ اسلمی کے سپرد کیا اور فوج کو مقام جرف پر جمع کیا چونکہ ان دنوں حضور ﷺ کی طبیعت مبارک ناساز تھی اس وجہ سے سیدنا علی المرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما تو آپ کی تیمارداری کیلئے واپس مدینہ منورہ آ گئے۔ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اجازت لے کر آپ کو ملنے آتے تھے۔ غزوہ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب عبد اللہ بن رواحہ، زید بن حارثہ شہید ہو گئے تھے۔ اگرچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسلامی لشکر کو رومیوں سے محفوظ لے آئے تھے مگر رومیوں کو مکمل طور پر شکست دینے کا خیال ہمیشہ رہا آپ چاہتے تھے کہ رومیوں کی یہ غلط فہمی دور کی جائے کہ وہ مسلمانوں کو شکست دے سکتے ہیں۔ ان وجوہ کے پیش نظر یہ سریہ بھیجا گیا تھا۔ حضور ﷺ نے حضرت اسامہ کو یہ ہدایات دے کر روانہ فرمایا تھا۔ اس جگہ جنگ کیلئے جاؤ جہاں رومیوں نے تمہارے والد حضرت زید کو شہید کیا تھا۔

گھوڑوں کے ساتھ اس جگہ کو روند ڈالو۔ صبح سویرے حملہ کرنا۔ فتح کی صورت میں وہاں زیادہ نہ ٹھہرنا۔ اپنے جاسوس اپنے آگے روانہ کرنا۔ راستہ سے واقف لوگوں کو ساتھ لے جانا کچھ لوگوں کو یہ خیال ہو گیا کہ بڑے بڑے صحابہ کے ہوتے ہوئے ۲۰ سال کے اسامہ کو کمان دی گئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا لوگو تم نے اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کیا تھا اللہ کی قسم زید بھی اس منصب کا حقدار تھا اور اسامہ بھی ہے۔ پھر حضور ﷺ منبر سے اتر کر گھر تشریف لے گئے یہ ہفتہ کا دن تھا۔ ربیع الاول کی دس تاریخ اگلے اتوار کے دن حضرت اسامہ سلام کیلئے حاضر ہوئے تو آپ تکلیف میں تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جھک کر سر کو بوسہ دیا۔ پھر دعائیہ کلمات کہے اور واپس چلے گئے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) ابوالفتح ، عیون الاثر ، ص 352/2
الصالحی، سبل الہدی والرشاد ، ص 248/6
ابن الجوزی، المنتظم ، ص 416/1

چوتھا باب
حج سے واپسی اور
حضور ﷺ کی علالت

سفر آخرت کا اشارہ

اسی اللہ میں حجۃ الوداع کے بعد حضور ﷺ نے اپنے سفر آخرت کا ذکر متعدد مقامات پر فرمایا خطبہ حجۃ الوداع میں بھی یہ اشارہ واضح تھا۔ محرم اور صفر کے مہینے مدینہ منورہ میں گزر گئے ایک دن آپ نے مسجد نبوی شریف میں منبر مبارک پر یہ خطبہ فرمایا۔

انی بین ایدیکم فرط وانی علیکم شہید وانی موعداکم الحوض
وان لا نظر الیہ من مقامی هذا وانی قد اعطیت و مفاتیح خزائن الارض
وانی لست اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولكن اخشی علیکم الدنیا
ان تافسو فیہا و تہلکو فی ہلک من کان قبلکم۔ (1)

ترجمہ: میں تمہارا پیش رو ہوں یعنی تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہی دوں گا۔ میری تمہاری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔ اور میں یہاں سے بیٹھا ہوا حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں۔ مجھے تمہارے بارے میں یہ ڈر نہیں کہ تم شرک کرو گے لیکن مجھے یہ ڈر ضرور ہے کہ تم دنیا حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہو گے۔ اور ہلاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح تم سے پہلی قومیں برباد ہوئی تھیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

جنت البقیع میں سلام

حضور ﷺ کے ایک غلام ابو مولیہبہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور ﷺ نے آدھی رات انہیں یاد فرمایا جب حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اے مولیہبہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں جنت

(1) البخاری ، الجامع الصحیح، الرقم 1258، ص 124/5

البخاری ، الجامع الصحیح، الرقم 3776، ص 487/12

البخاری ، الجامع الصحیح، الرقم 6102، ص 253/20

المسلم ، الجامع الصحیح، الرقم 4248، ص 415/11

الاحمد ، المسند ، الرقم 16756، ص 366/35

قاضی عیاض ، الشفاء، ص 169/1

البتعج کے مدفون لوگوں کیلئے دعاء مغفرت کروں تم میرے ساتھ چلو حضور ﷺ نے وہاں تشریف لے جا کر اس طرح سلام فرمایا۔

السلام عليك يا اهل المقابر ليمن لكم ما اصبحتم فيه مما اصبحت
الناس فيه اقلبت الفتن، كقطع الليل المطعم يتبع آخرها اولياء والا
خرة شر من الاولى۔ (1)

ترجمہ: اے قبروں کے کینوں تم پر سلامتی ہو۔ جس حالت میں تم ہو وہ تمہیں مبارک ہو کیونکہ تمہاری حالت اس حالت سے بہتر ہے جس میں آج کل لوگ مبتلا ہیں۔ اندھیری رات کی طرح فتنوں کی تاریکی چھا رہی ہے۔ اگلے فتنے کے پیچھے دوسرا فتنہ ہے۔ اور دوسرے کے پیچھے تیسرا، اور بعد والا فتنہ پہلے سے زیادہ شدید ہے۔ حضرت مولیہ فرماتے ہیں اس کے بعد حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے مولیہ مجھے دنیا کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔ پھر طویل زندگی اور پھر جنت۔ میں نے طویل آسائشوں کو مسترد کر دیا ہے اور دونوں کی ملاقات اور جنت کی ابدی بہاروں کو اپنے لئے پسند کر لیا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ طویل زندگی کے بعد جنت قبول فرماتے فرمایا اے مولیہ ایسا نہیں ہو سکتا میں نے اپنے لئے اپنے رب کی ملاقات اور جنت کو چن لیا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سرورِ داوڑ بخاری کی تکلیف

اسی ۲۹ھ صفر کو حضور ﷺ ایک صحابی کے جنازہ پڑھنے کیلئے جنت البقیع میں تشریف لے گئے اس جلیل القدر اور خوش قسمت صحابی کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر واپس تشریف لائے تو سرورِ داوڑ کی

(1) الاحمد، المسند، الرقم 15425، ص 202/32

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 233/12

ابن کثیر، السیرة، ص 443/4

الاصبہانی، معرقة الصحابة، الرقم 6337، ص 42/21

ابن کثیر، البدایة والہایة، ص 243/5

تکلیف ہوئی اور شدت کا بخار ہو گیا۔ بخار کی شدت کا یہ عالم تھا جس کپڑے سے اپنا سر مبارک باندھ رکھا تھا بخار کی حرارت سے وہ بھی گرم ہو گیا۔ اس بیماری کی حالت میں حضور ﷺ مسجد نبوی شریف میں تشریف لاتے اور خود نماز پڑھاتے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اقتداء میں نماز پڑھتے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں حضور جب جنت البقیع سے واپس تشریف لائے تو میرے سر میں شدید درد تھی اور میں نے کہا ہائے سر درد ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا

بل انا واللہ یا عائشہ وارساہ، (1)

اے عائشہ میرے سر میں بھی شدید درد ہے۔ سر درد کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا اس دن حضور ﷺ سیدہ میمونہ کے حجرہ میں تشریف فرما تھے

تکلیف کے باوجود امہات المؤمنین کے حجروں میں قیام کی باری کا خاص خیال فرماتے تھے، مکان بدلنے کی تکلیف کے باعث اُن سے فرمایا اگر تم اجازت دے دو تو میں عائشہ کے حجرہ دن گزار لوں انہوں نے خوشی سے اجازت دے دی تو اب حضرت میمونہ کے حجرہ سے منتقل ہو کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تشریف لے آئے۔

علالت کی وجہ سے کمزوری ہو چکی تھی۔ آپ حضرت فضل بن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے کندھوں کا سہارا لے کر آتے کمزوری کے باعث قدم مبارک زمین پر گھسٹتے آرہے تھے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ بیماری کے دوران فرمایا کرتے تھے اے عائشہ میں اس زہریلے کھانے کی تکلیف محسوس کرتا ہوں جو میں نے خیر میں کھایا تھا۔ اس زہریلے وجہ سے میرے دل کی رگ کٹ رہی ہے۔ اسی وقت حضور ﷺ نے صحابہ کو جمع فرمایا ان سے محبت بھری باتیں کیں ”لوگو اللہ تم کو اپنی رحمت میں رکھے۔ تمہاری شکستہ دلی دور فرمائے، تمہیں رزق سے نوازے تمہاری مدد کرے تمہیں بلند مراتب بخشے، تمہیں امن و امان میں رکھے۔ اے لوگو میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا

(1) النسائی، السنن الکبریٰ، الرقم 7080، ص 396/3

البیہقی، دلائل النبوة، الرقم 3096، ص 253/4

ابو الفتح، عیون الآثار، ص 229/2

السہیلی، الروض الافان، ص 425/4

ابن کثیر، السیرة، ص 445/4

ہوں اور اللہ ہی کو تمہارا خلیفہ بناتا ہوں اور تمہیں اس سے ڈراتا ہوں کیونکہ میں نذیر ہوں دیکھنا اللہ کی بستیوں میں اور اس کے بندوں کے ساتھ غرور و نخوت اختیار نہ کرنا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

مال دنیا سے بے رغبتی

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں انہیں تکلیف کے دنوں میں آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا عائشہ اس سونے کو کیا کیا؟ ام المؤمنین انھیں اور سونے کی وہ اشرفیاں جو پانچ سے ۹ تک تھیں پیش کر دیں آپ نے وہ اشرفیاں ہاتھ میں لیں اور الٹ پلٹ کر فرمایا،

مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَوْلَقِيَهُ وَهَذِهِ عِنْدَهُ، (1)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس حالت میں ملاقات ہوگی کہ یہ اشرفیاں اس کے پاس ہیں تو کیا حال ہوگا جاؤ ان سب کو اللہ کی راہ میں خیرات کر دو۔

یہی کیفیت ایک اور جگہ اس طرح ملتی ہے۔ حضور ﷺ نماز پڑھانے کیلئے کھڑے ہو گئے تو اچانک واپس چلے گئے کچھ دیر بعد آ کر فرمایا مجھے خیال آ گیا تھا کہ گھر میں کچھ اشرفیاں پڑی ہیں اب تقسیم کر آیا ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

دار آخرت کا ذکر

اسی تکلیف کے دوران میں حضور ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں صحابہ کو جمع فرما کر آخرت کا ذکر اس طرح فرمایا۔

(1) الاحمد، المسند، الرقم 23089، ص 245/49

الاحمد، المسند، الرقم 24317، ص 474/91

ابن حبان، الصحيح، الرقم 716، ص 424/3

ابن حبان، الصحيح، الرقم 3281، ص 425/13

الطبري، التهذيب الاثر، الرقم 2486، ص 470/5

تلك الدمار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علواً في الأرض ولا فساداً
والعاقبة للمتقين (1)

ترجمہ: وہ جو آخرت کا گھر ہے ہم نے اسے ان لوگوں کیلئے تیار کر رکھا ہے جو ملک میں برتری اور
فساد کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اور (نیک) انجام تو پر ہیزگاروں کا ہی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیہ مبارکہ تلاوت
فرمائی۔

” لیس فی جہنم مثنوی للمتکبرین “ (2)

کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانہ دوزخ میں نہیں۔ ان ارشادات میں بھی سفر آخرت کا واضح اشارہ
دیا جا رہا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

صحابہ سے آخری خطاب

انہیں تکلیف کے دنوں حضور ﷺ نے منبر پر بیٹھ کر جو ارشادات فرمائے مختلف روایات و احادیث
پر نظر کرنے سے محسوس ہوتا ہے۔ وہ صحابہ سے آخری خطاب تھا۔ سرانور کو کپڑے سے باندھا ہوا تھا۔
آپ نے فرمایا۔

ان عبد امن عباً دالہ خیرہ اللہ بین الدنیا و بین ما عندہ

فاختار ما عند اللہ۔ (3)

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اللہ کے پاس جو چیز ہے کسی ایک کا

(1) القصص 28: 83

(2) الزمر 39: 60

(3) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 446، ص 248/2

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 3381، ص 487/11

ابن حجر، فتح الباری، الرقم 466، ص 271/3

ابن کثیر، السیرۃ، ص 454/4

السیوطی، تأریخ الخفاء، ص 16/1

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 249/5

اختیار کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔ تو اس نے جو کچھ اللہ کے پاس ہے اسے اختیار کر لیا ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد گرامی کا مفہوم سمجھ لیا کہ دراصل یہ آپ نے اپنے لئے فرمایا ہے۔ اور پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روپڑے اور عرض کی حضور ہماری جانیں اور اولاد سب آپ پر فدا ہیں۔ اس سے پتہ چل رہا ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کس قدر حضور ﷺ کے ارشادات کو سمجھتے تھے یہ آپ کی علمی قوت اور زبردست ذہانت کی کھلی کھلی دلیل ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

انصار سے حسن سلوک کی وصیت

انہیں بیماری کے ایام میں سیدنا صدیق اکبر، سیدنا عباس رضی اللہ عنہما ایک بار انصار کی محفل سے گزرے تو انہیں پریشان اور روتا ہوا پایا پوچھا کیا معاملہ ہے رو کیوں رہے ہوا انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت و محبت یاد آ رہی ہے۔ انصار کی یہ بات بارگاہ رسالت میں پہنچی تو آپ باہر تشریف لائے سر مبارک چادر مبارک سے لپیٹا ہوا تھا منبر پر تشریف لائے خدا کی حمد و ثنا کی جو اسکی شان کے لائق تھی پھر فرمایا لوگو میں تمہیں انصار کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ جسم و جاں کی طرح ہیں میرے معتمد اور راز دار ہیں انہوں نے اپنی ذمہ داری کو خوب خوب نبھایا ہے۔ ان کا جو دوسروں پر حق ہے وہ باقی ہے اس لئے ان کے اچھے اور صالح لوگوں کی بات قبول کرنا اور ان میں سے جو لوگ قصور وار ہوں ان سے درگزر کرنا۔ امام بخاری نے حضور ﷺ کے ان کلمات کو نقل کیا ہے۔

اقبلوا من محسنہم و تجاؤزوا عن مسئیہم (1)

ترجمہ: اُنکے اچھوں کی بات مانو اور قصور واروں کو معاف کر دو۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) الاحمد ، المسند ، الرقم 13040 ، ص 89/27

الطبرانی ، المعجم الكبير ، الرقم 43 ، ص 19/1

الاصبہانی ، معرفة الصحابة ، الرقم 2781 ، ص 10/9

الاصبہانی ، معرفة الصحابة ، الرقم 2846 ، ص 14/9

غلاموں سے حسن سلوک کی وصیت

انہیں مرض کے دنوں میں عموماً جو بات آپ کی زبان پر جاری رہتی یہ تھی۔

”الصلوة وما ملکت ايمانکم“ (1)

لوگو نماز کا خیال رکھنا اور اپنے غلاموں کا۔ ان کلمات کو حضور ﷺ بار بار دہراتے رہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تکلیف کے ان دنوں حضور ﷺ نے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آپ پر معوذتین پڑھ کر دم کرتی رہی اسی وقت حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر داخل ہوئے ان کے ہاتھ میں پیلو کی تازہ شاخ تھی۔ حضور ﷺ نے انہیں دیکھا اور حضرت عائشہ صدیقہ نے خیال کیا شاید حضور ﷺ اس کی ضرورت محسوس فرما رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے وہ شاخ حضرت عبدالرحمن سے لے کر اسے جھاڑ کر مسواک کر کے حضور ﷺ کو پیش کر دی۔ آپ نے اسے بہت اچھی طرح استعمال فرمایا جیسے آپ کبھی فرمایا کرتے تھے۔

یہود و نصاریٰ پر لعنت

اسی حالت مرض میں آپ نے فرمایا

”لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبورا انبياء هم مساجد“ (2)

یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا

(1) ابن ماجہ ، السنن ، الرقم 1614، ص 116/5

ابن ماجہ ، السنن ، الرقم 2689، ص 165/8

الاحمد، المسند ، الرقم 11725، ص 271/24

النسائی، السنن الکبریٰ ، الرقم 7094، ص 258/4

البیہقی، دلائل النبوة ، الرقم 3134، ص 302/8

(2) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 1301، ص 190/5

المسلم ، الجامع الصحیح ، الرقم 823، ص 123/3

المسلم ، الجامع الصحیح ، الرقم 825، ص 125/3

النسائی، السنن ، الرقم 2020، ص 176/7

الاحمد ، المسند ، الرقم 10298، ص 342/21

آپ مسلمانوں کو اس سے خبردار فرما رہے تھے)، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھا ہے۔ ”قبروں کو مساجد بنانے سے مراد یہ ہے کہ قبروں کی طرف سجدہ کرتے ہیں اگر یہ سجدہ صاحب قبر کی عبادت کی نیت سے تو یقینی شرک جلی ہے۔ کہ کھلی بت پرستی ہے اگر عبادت کی نیت نہیں اور سجدہ قبر کی طرف ہے کہ برکت حاصل ہو تو بھی ناجائز ممنوع ہے۔ اس میں شرک خفی پایا جاتا ہے۔ کسی نبی یا ولی کی قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، سجدہ کرنا حرام ہے، ملت اسلامیہ اس پر متفق ہے۔ اگر کسی نبی یا ولی کے مزار شریف کے قریب مسجد تیار کر دی ہے کہ صاحب قبر کے قرب سے برکت ہو تو کوئی حرج نہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی اس طرح تبصرہ فرماتے ہیں۔

مسا كانت اليهود والنصارى يسجدون بقبور الانبياء تعظيماً و
يجعلون قبله يتوجهون في الصلوة نحوها واتخذوها اوثاناً لعنهم ، وضع
المسلمين عن مثل ذلك و امر من اتخذ مسجداً في جوار صالح
قصصه التبرك فلا يدخل في ذلك الوعيد۔ (1)

ترجمہ: یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ کیا کرتے تھے۔ اور ان کو نماز میں قبلہ بنایا کرتے تھے۔ اور ان کو بت تصور کرتے تھے اس لئے حضور ﷺ نے اپنی امت کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ لیکن کسی مرد صالح کے پڑوس میں مسجد تعمیر کرنا اور بطور برکت اس میں نماز پڑھنا اس وعید میں داخل نہیں۔ علامہ بدر الدین بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔ پتہ چلا نبی، ولی کی قبر کو سجدہ کرنا اور ہے ان کے مزارات پر حاضری دینا ایصال ثواب کرنا ناجائز نہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

خطبہ مساوات

انہی بیماری کے ایام کا ایک واقعہ حضرت فضل بن عباس اس طرح فرماتے ہیں۔ ایک دن حضور ﷺ نے مجھے فرمایا اے فضل اعلان کر دو کہ سب لوگ جمع ہو جائیں۔ میں نے منادی کر دی لوگ مسجد نبوی

شریف میں آگئے۔ آپ نے اپنی تکلیف اور بیماری کے باوجود منبر پر بیٹھ کر یہ خطبہ دیا۔

”ایہا الناس من کنت جلاتہ ظہرا فیذ ظہری فلیستقدمنوء و من کنت

شمتت لہ عرضاً فہذا عرضی فلیستقدمنی ، و من اخذت لہ مالاً فہذا

مالی فلیأخذ منه ولا یخشی الشہناء مرفہی لیست من شائی“ (1)

ترجمہ: اے لوگو اگر میں نے کسی کی پیٹھ پر کبھی کوئی درہ مارا ہے تو یہ میری پیٹھ حاضر ہے۔ وہ مجھ سے بدلہ لے سکتا ہے اگر کسی کو میں نے گالی دی ہے تو میری عزت حاضر ہے وہ بدلہ لے سکتا ہے۔ اگر میں نے کسی کا مال چھینا ہے تو میرا مال حاضر ہے وہ اس سے اپنا حق لے سکتا ہے تم میں سے کوئی یہ فکر نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے انتقام لیا تو میں اس سے ناراض ہو جاؤں گا یہ میری شان نہیں۔ میں پسند کرتا ہوں اگر کسی کا مجھ پر حق ہے تو وہ لے لے یا معاف کر دے تاکہ میں اللہ کے حضور اس حالت میں حاضری دوں کہ میرے ذمہ کسی کا کچھ نہ ہو۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی حضور میں نے آپ سے تین درہم لینے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تجھے جھٹلاتا نہیں یہ بتا دے کس کام کیلئے لئے تھے۔ اس نے عرض کی حضور آپ نے ایک سائل کو دینے کیلئے لئے تھے آپ نے حضرت فضل بن عباس کو حکم دیا انہیں تین درہم ادا کر دو انہوں نے ادا کر دئے۔ پھر فرمایا اگر کسی نے بیت المال سے کچھ لیا ہے تو وہ لوٹا دے ایک نے عرض کی میرے ذمہ بیت المال کی رقم تین درہم ہیں آپ نے فرمایا تم نے یہ تین درہم کیوں لئے تھے عرض کی ضرورت تھی مفلس تھا۔ آپ نے حضرت فضل کو حکم دیا یہ تین درہم اس سے لے کر بیت المال میں جمع کر دو۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) اطبرانی، المعجم الكبير، الرقم 15119، ص 206/13

الطبرانی، المعجم الاوسط، الرقم 2730، ص 186/6

البیہقی، دلائل النبوة، الرقم 3107، ص 270/8

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 242/12

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت

انہی بیماری کے ایام میں حضور ﷺ خود نماز پڑھاتے رہے۔ وصال سے چار دن پہلے نماز مغرب خود پڑھائی اور نماز عشاء پر تکلیف زیادہ ہوگئی تو خود مسجد شریف نہ جاسکے۔ لوگوں سے اس طرح باتیں ہوئیں۔

حضور ﷺ کیا لوگوں نے نماز عشاء پڑھ لی ہے؟
حاضرین یا رسول اللہ ﷺ وہ سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔
حضور ﷺ اچھا میرے لئے ٹب میں پانی رکھو۔

صحابہ نے حکم کی تعمیل کی آپ نے اس سے غسل فرمایا پھر مسجد شریف میں جانے کا ارادہ فرمایا تو غشی سی طاری ہوگئی۔ افاقہ کے بعد پھر فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ عرض کی نہیں یا رسول اللہ وہ سب لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ غسل فرماتے مسجد شریف جانے کا ارادہ فرماتے غشی سی طاری ہو جاتی۔ آخر یہ حکم فرمایا،
”مر ابا بکر فليصل بالناس“

ابوبکر کو حکم دو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ایک دن مسجد شریف نہ تشریف لے جاسکے تو بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔

”مر ابا بکر ليصل بالناس“ (1)

ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ جب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی بیماری دیکھی اور

-
- (1) البخاری، الجامع الصحيح، الرقم 624، ص 58/3
البخاری، الجامع الصحيح، الرقم 637، ص 78/3
البخاری، الجامع الصحيح، الرقم 641، ص 82/3
المسلم، الجامع الصحيح، الرقم 633، 634، ص 397/2
الترمذی، السنن، الرقم 3605، ص 131/12
النسائی، السنن، الرقم 824، ص 341/3
ابن ماجہ، السنن، الرقم 1222، ص 96/4
الاحمد، المسند، الرقم 18869، ص 186/40

کنزوری محسوس کی تو آپ شدید پریشان ہوئے اور اپنے دلی غم و دکھ کا اس طرح اظہار فرمایا۔ ہائے میری امیدوں کا رشتہ ٹوٹ گیا۔ میری پیٹھ ٹوٹ گئی، ہائے کس کے سامنے فریاد کروں کاش میری ماں مجھے نہ جنتی اگر جنتا تھا تو آج سے پہلے مر گیا ہوتا۔ اپنے آقا و مولیٰ کی یہ بیماری نہ دیکھتا۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اپنے آقا و مولیٰ کے حکم کی تعمیل کیلئے مسجد شریف آئے سیدنا ابو بکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یا ابا بکر ان رسول اللہ ﷺ بأمرن ان تتقدم“ (1)

اے ابو بکر تجھے حضور ﷺ حکم فرماتے ہیں کہ نماز پڑھائیں۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پیغام سنا اور مصلیٰ پر حضور ﷺ کو نہ پا کر غش کھا کر گر گئے۔ اس منظر سے متاثر ہو کر لوگ بھی رونے لگے۔ حضور ﷺ نے سیدہ فاطمہ الزہراء سے پوچھا یہ رونے کی آواز کیا ہے۔ عرض کی حضور صحابہ آپ کو مسجد شریف میں نہ پا کر بے خود رونے لگے۔ تو آپ نے سیدنا علی المرتضیٰ اور حضرت ابن عباس کو بلایا و ران دونوں کے کندھوں سے سہارا لے کر مسجد تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی۔ اور فرمایا لوگو میں تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہنا اس کی اطاعت کرنا اللہ تعالیٰ تم پر میرے قائم مقام ہوگا۔ میں تو اب اس دنیا کو چھوڑنے والا ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

امامت صدیق کا دوبارہ حکم

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ ابو بکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں تو میں نے عرض کی حضور وہ تو بڑے نرم دل کے آدمی ہیں آپ کے مصلیٰ پر

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 624، ص 58/3

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 637، ص 78/3

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 641، ص 82/3

المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 633، 634، ص 397/2

الترمذی، السنن، الرقم 3605، ص 131/12

النسائی، السنن، الرقم 824، ص 341/3

ابن ماجہ، السنن، الرقم 1222، ص 96/4

الاحمد، المسند، الرقم 18869، ص 186/40

کھڑے ہو کر وہ قرأت بھی نہیں کر سکیں گے۔ اگر آپ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کو نماز پڑھانے کا فرما دیں تو بہتر ہوگا۔ حضور ﷺ نے پھر وہی ارشاد دہرایا

”مرو ابا بکر فليصل الناس“

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ میں نے خیال کیا میری درخواست کو شرف نہیں بخشا گیا تو میں نے اپنے ساتھ حضرت حفصہ کو بلا لیا کہ وہ بھی میری تائید میں عرض کریں۔ چنانچہ انہوں نے بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی درخواست دہرائی تو آپ نے جلال کے رنگ میں فرمایا

انكن صواحب يوسف مرو ابا بکر فليصل بالناس“ (1)

تم زنان یوسف ہو ابوبکر کو حکم دو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تعمیل حکم کرتے ہوئے نماز پڑھائی اور حضور ﷺ نے ان کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔

سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا جب حضور ﷺ نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کیلئے آگے کھڑا کیا میں بھی موقع پر موجود تھا غائب نہیں تھا۔ صحت مند تھا بیمار نہیں تھا اگر حضور چاہتے تو مجھے بھی آگے کھڑا کر دیتے مگر ایسا نہیں کیا اس لئے جس ہستی کو اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے دین کیلئے پسند کیا ہم بھی پسند کرتے ہیں۔

یہاں پر ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد گرامی کی امامت پر اعتراض کیوں کیا اس کا جواب امام غزالی علیہ الرحمہ نے احیاء العلوم میں اس طرح دیا ہے۔ ”کہ اپنے والد کی امامت سے اس لئے اعتراض کرتی تھی میں چاہتی تھی کہ وہ امامت اور امارت سے الگ

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 624، ص 58/3

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 637، ص 78/3

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 641، ص 82/3

المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 633، 634، ص 397/2

الترمذی، السنن، الرقم 3605، ص 131/12

النسائی، السنن، الرقم 824، ص 341/3

ابن ماجہ، السنن، الرقم 1222، ص 96/4

الاحمد، المسند، الرقم 18869، ص 186/40

رہیں۔ کہ ایسے حالات میں حمایت بھی ہوتی ہے مخالفت بھی ہوتی ہے۔ مگر چونکہ آپ کا فیصلہ یہی ہے کہ ابو بکر امام بنیں تو میں دعا کرتی ہوں کہ میرے والد محفوظ رہیں، امن میں رہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا میں نے یہ عہدہ خلافت اس لئے قبول کیا کہ لوگ فتنہ سے بچ سکیں۔ اندازہ کریں باپ اور بیٹی کا کس قدر استغناء ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے رازداری

علاقت کے انہی ایام میں ایک دن حضور ﷺ کی بارگاہ میں تمام امہات المؤمنین حاضر ہوئیں۔ اسی دوران سیدہ فاطمہ الزہراء آئیں۔ حضور ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کو خوش آمدید فرمایا اور ان سے آہستگی میں کوئی بات فرمائی تو آپ رونے لگیں پھر دوبارہ سرگوشی فرمائی تو آپ ہنس پڑیں۔ تھوڑی دیر بعد جب سیدہ فاطمہ الزہراء واپس جانے لگیں۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی تو حضرت فاطمہ الزہراء نے یہ کہہ کر معذرت کر دی کہ میں رسول اللہ کا راز افشا نہیں کر سکتی۔ وصال کے بعد پھر ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کا واسطہ دے کر پوچھا وہ کیا معاملہ تھا کہ آپ پہلے روئیں اور پھر ہنسیں۔ آپ حضور سیدہ فاطمہ الزہراء نے اس طرح فرمایا میں روئی اس لئے تھی کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا فاطمہ میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہنا۔ مصیبت پر صبر کرنا میں تمہارے لئے بہتر پیشرو ہوں یہ خبر سن کر میں رونے لگی کہ حضور ﷺ سے جدائی کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور جب حضور ﷺ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی فرمائی تو یہ فرمایا تھا۔

”انك اول اهل بيتي لحوقا بي“ (1)

اے فاطمہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے تو مجھے ملے گی

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 327/10

ابن جوزی، المنتظم، ص 423/1

الأحمد، المسند، الرقم 25209، ص 368/53

البیہقی، دلائل النبوة، الرقم 2648، ص 176/7

اور پھر فرمایا اے فاطمہ تو اس پر راضی نہیں کہ تجھے تمام ایماندار خواتین کی سردار بنادیا جائے یا فرمایا کہ اس امت کی تمام خواتین کی سردار بنادیا جائے۔ اس خوشخبری پر میں ہنسی تھی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قرض ادا کرنے کا حکم

وصال سے قبل حضور ﷺ نے جو ارشادات فرمائے ان میں بطور خاص یہ بھی ملتا ہے۔ کہ سیدنا علی المرتضیٰ کو بلوایا اور فرمایا علی میں نے فلاں یہودی سے اتنے درہم قرض لیا تھا تا کہ اسامہ کے لشکر کی تیاری میں صرف کروں تم وہ رقم یہودی کو ادا کرنا دیکھنا کہیں بھول نہ جانا، سیدنا علی المرتضیٰ نے عرض کی حضور یاد رکھوں گا۔ تعمیل حکم ہوگی۔ کچھ اور بھی فرمانا چاہتے ہیں تو فرمادیں حضور ﷺ نے پھر ایک مرتبہ فرمایا

”الصلوة و ماملکت ایدیہم“ (1)

نماز کی پابندی کرنا اور غلاموں سے حسن سلوک کرتے رہنا۔

اسی موقع پر حضور ﷺ نے سیدنا علی المرتضیٰ سے یہ بھی فرمایا حوض کوثر پر سب سے پہلے تو میرے پاس پہنچے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سوالات و جوابات

اسی مرض کے دوران صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور ﷺ سے چند سوالات کئے اور حضور ﷺ نے جوابات فرمائے۔

صحابہ کرام: متی اجلک یا رسول اللہ ﷺ حضور آپ ہمیں چھوڑ دیں گے؟

(1) ان ماجہ ، السنن ، الرقم 1614، ص 116/5

ابن ماجہ ، السنن ، الرقم 2689، ص 165/8

الاحمد، المسند ، الرقم 11725، ص 271/24

النسائی، السنن الکبریٰ ، الرقم 7094، ص 258/4

البیہقی، دلائل النبوة ، الرقم 3134، ص 302/8

حضور ﷺ :

ودنا الفراق المنقلب الى الله و الى جنة المأوى و الى سدرۃ
المنتهى و الى الرفيق الاعلى و الكاس الوفى و الحوض
المصفى -

ترجمہ: میں عنقریب اللہ کے حضور اس کی جنت المادى میں سدرۃ المنتهى
کے پاس جانے والا ہوں وہی عمدہ رفیق ہے۔ وہی عمدہ ساتھی ہے حوض
کوثر میرا منتظر ہے۔ چھلکتا پیالہ میرا انتظار کر رہا ہے۔

صحابہ کرام:

قلنا یا رسول الله من يغسلک؟

حضور آپ کو غسل کون دے گا۔

حضور ﷺ :

مرجال اہلى الادنى فالادنى ،

میرے قریب ترین اہل خانہ (یہ کام انجام دیں گے۔)

صحابہ کرام:

فیہ نکفنک یا رسول الله

۔ حضور ہم آپ کو کس قسم کے کپڑے کا کفن دیں۔

حضور ﷺ :

فی ثیابی هذه ان شئتم ادنى ثياب مصر اذنى حلة یمانیہ۔

میرے انہیں کپڑوں کا یا مصری پارچہ جات کا یا یمنی چادروں کا۔

صحابہ کرام: حضور آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائے؟ یہ کہہ کر صحابہ کرام پر رقت طاری

(1)

(2)

(3)

(4)

ہو گئی۔ سب رونے لگے حضور ﷺ کی چشمان مقدس میں بھی آنسو آ گئے۔

فرمایا صبر کرو اللہ تم پر رحم فرمائے ورتہمیں جزائے خیر دے صحابہ سنو،

اذا انتم غسلتہمونی و کفنتہمونی ففعلونی علی سریری هذا علی شفیر
قبری فی بیتی هذا ثم اخرجو عنی ساعہ فان اول من یصلی علی حبیبی و
خلیلی جبریل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملک الموت مع جنود من
السلئکۃ ثم ادخلوا علی فوجاً فوجاً فصلو علی و سلمو تسلیماً۔ ولا
توزونی ویداہ الصلوۃ علی رجال اہل بیتی ثم نسائہم ثم انتم بعد اقرؤ
السلام علی من ناب عنی من اصحابی و اقرؤ السلام علی من یبقی علی
ایتی من یومی هذا الی یوم القیامہ۔

ترجمہ: صحابہ جب تم غسل دے کر مجھے کفن پہنا چکو تو اسی مکان میں میری چارپائی میری قبر کے پاس رکھ کر تھوڑی دیر بیٹ جانا اس لئے کہ سب سے پہلے میرے دوست جبریل پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت تمام دوسرے فرشتوں کے ساتھ درود بھیجیں گے پھر تم جماعت در جماعت ہو کر مجھ پر درود بھیجنا (جھوٹی تعریف اور نوحہ) کے ساتھ مجھے تکلیف نہ دیں۔ سب سے پہلے میرے اہلیت مرد درود شریف کی ابتداء کریں اور پھر خواتین اس کے بعد تمام لوگ اور پھر میرے وہ صحابہ جو اس وقت موجود نہیں۔ مجھ پر سلام بھیجیں اور آج کے دن سے قیامت تک جو لوگ میرے لائے ہوئے دین پر برقرار رہیں وہ سب مجھ پر درود و سلام پڑھیں۔

صحابہ کرام:

من یدخلک قبرک۔

حضور آپ کو قبر میں کون اتارے؟

حضور ﷺ :

(1)

(2)

(3)

(4)

اهلى مع الملائكة كثيرة يرونكم من حيث لا ترونهم (1)
میرے وہ اہل جن کے ساتھ بڑی تعداد میں فرشتے ہوں گے وہ فرشتے تمہیں دیکھیں گے تم انہیں
نہیں دیکھ سکو گے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

عظمت صدیق کا دوسرا پہلو

گذشتہ سطور میں گذر گیا کہ حضور ﷺ نے اپنی علالت کے دوران صدیق اکبر کو حکم فرمایا کہ وہ نماز
پڑھائیں یہ ارشاد انکی عظمت کا درخشندہ پہلو ہے۔ جس کا جواب نہیں مل سکتا۔ جب امہات المؤمنین
نے متفقہ طور پر عرفا روق کا ذکر کیا تو آپ نے یہ فرما کر چپ کرادیا کہ تم زنان یوسف ہو۔ اسی علالت
کے زمانہ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عظمت کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی نمایاں ہوتا ہے۔

او قال رسول اللہ ﷺ فی مرضہ سددو هذه الابواب الشوامح الی

المسجد الاباب ابی بکر ثانی لا اعلم مرجال احسن یدا سندی فی

الصحابہ من ابی بکر۔ (2)

ترجمہ: مسجد میں آمدورفت کے تمام دروازے سوائے ابوبکر کے دروازہ کے بند کر دو کیونکہ تمام
صحابہ میں میرے نزدیک ابوبکر ہی سب سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ
ابوبکر کی کھڑکی کے علاوہ میری مسجد میں کھلنے والی تمام کھڑکیاں بند کر دو۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 253/12

ابن کثیر، السیرۃ، ص 502/4

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 274/5

(2) علی بن عبد اللہ بن احمد الحسنی السہودی (النتوفی: 911ھ) خلاصۃ

الوفاباً خبر دمر المصطفیٰ، ص 122/1

ایک اور اعزاز

اسی علالت کے دوران سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ایک اور اعزاز نصیب ہوا ہے۔ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جاء ابو بکر فقال يا رسول الله ﷺ اذن فامر ضك و اكون الذي اقوم عليك قال يا ابا بکر ان لم احمل ازواجي و بآتي و اهل بيتي زادت مصيبتی علیہم عظیماً و قد وقع اجرک علی اللہ - (1)

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں ایک دن سیدنا صدیق اکبر حاضر ہوئے اور عرض کی حضور مجھے تیار داری کا موقعہ عنایت فرمائیں اور خدمت میں رہنے کی اجازت بخشیں، اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر اگر ازواج مطہرات، اولاد اور اہل بیت سے اپنی تیمارداری کا بوجھ ہٹا دوں تو ان پر میری وجہ سے عظیم تر مشکلات آئیں گی۔ اور اے ابو بکر آپ کا اجر تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ لازم ہو گیا۔ حضور ﷺ نے اپنی صحت و عافیت کیلئے دعائیں فرمائی ہیں مگر اس علالت میں جو آخری علالت تھی۔ لم بدع بالشفاء، شفاء کیلئے دعا نہیں فرمائی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

خدائے قدوس نے بیمار پرسی فرمائی

مرض کے ان دنوں حضرت جبریل علیہ السلام بھی حاضری دیتے رہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان جبریل اتی النبی ﷺ فی مرضہ الذی قبض فیہ فقال ان اللہ تعالیٰ یقرئک السلام و یقول کیف تجددک اجدنی یا امین الہ و مرجعنا من هذا معک، قال هذا

(1) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 236/12

ابن الجوزی، المنتظم، ص 420/1

ملك الموت وهذا اخر عهدى بالدنيا بعدك ، (1)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیماری کے ایام میں جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا حضور اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور بیمار پرسی کی ہے۔ آپ نے جوابا فرمایا اے اللہ کے امین میں علیل ہوں یا یہ فرمایا جبریل میں اپنے کو تکلیف میں پارہا ہوں، پھر دوسرے دن جبریل علیہ السلام نے عرض کی اے محمد اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور بیمار پرسی کی ہے آپ نے جوابا فرمایا اے اللہ کے امین میں خود کو علیل پاتا ہوں، پھر تیسرے دن جبریل علیہ السلام نے عرض کی اے محمد اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کیا ہے اور بیمار پرسی کی ہے۔ فرمایا اے امین میں درد مند ہوں، جبریل علیہ السلام کے ساتھ ملک الموت بھی تھے۔ حضور ﷺ نے جبریل سے فرمایا یہ آپ کے ساتھ کون ہے، جبریل علیہ السلام نے عرض کی یہ ملک الموت ہیں، دنیا میں یہ میری آخری آمد ہے، آپ کے بعد کسی کے پاس نہیں آؤں گا،

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حدیث قرطاس

وصال سے چار دن پہلے ایک اور اہم واقعہ پیش آیا ہے جسے واقعہ قرطاس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، مرض کی شدت میں حضور ﷺ نے فرمایا

ایتونی بقرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعده، (2)

میرے پاس کاغذ لے آؤ میں تمہیں لکھ دوں کہ بعد میں گمراہی نہ ہو، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا حضور کو تکلیف ہے، اس وقت لکھنے یا لکھوانے میں تکلیف ہوگی، ایسا نہ کیا جائے ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے، اس بات پر اہل مجلس میں اختلاف ہو گیا ایک گروہ نے کہا کہ کاغذ لایا جائے اور لکھوا لیا

(1) ابن الجوزی، المنتظم، ص 424/1

عبدالرحمن بن اسحاق البغدادی النہاوی الزجاجی، ابو القاسم (المتوفی 337ھ)

تأمریخ مکتة المشرق والمسجد الحرام، ص 161/1

مختصر تأمریخ دمشق، ص 291/1

(2) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 227/9

ابوالفتح، عیون الاثر، ص 274/5

جائے، دوسرے نے حضرت عمر کی حمایت کی۔ لکھوا لینے کے حق میں بولنے والوں نے یہ بھی کہا حضور کا یہ فرمانا معاذ اللہ غلط تو نہیں وہ تو اللہ کے رسول ہیں، اس پر حضور نے زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا میرے منہ سے حق کے بغیر کچھ نہیں نکلتا یاد رہے سیدنا عمر فاروق کی زبان سے کوئی ایسا فقرہ نہیں نکلا جس کا مفہوم یہ ہو کہ حضور شدت بیماری کے باعث کوئی بات کہہ رہے ہیں، (معاذ اللہ) یہ ان لوگوں کی طرف سے جو آپ کی رائے کے مخالف تھے، اور انہوں نے۔۔۔ بطور استفہام کہا ہے، معاذ اللہ وہ بھی خود اس کے قائل نہ تھے، اس بات پر جب مجلس میں اختلاف نے زور پکڑا اور آوازیں بلند ہوئیں، تو حضور ﷺ نے فرمایا ”قوموا عنی“ جاؤ چلے جاؤ نبی کے پاس شور اور اختلاف مناسب نہیں، اس تکلیف کے دوران میں تین باتوں کی وصیت فرمائی۔

- ۱۔ مشرکین کو جزیرۃ عرب سے نکال دو یہاں کوئی مشرک نہ رہے۔
- ۲۔ وفود کو رخصت کرتے وقت تحائف دیا کرو۔
- ۳۔ تیسری بات قرآن پر عمل کرنا تھا یا اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا تھا یا یہ تھا کہ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا یا یہ تھا کہ نماز کی پابندی کرنا اور غلاموں کا خیال رکھنا راوی بھول گیا کہ کیا فرمایا تھا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

غلط فہمی

اس واقعہ قرطاس سے شیعہ علماء کو نہ معلوم غلط فہمی کیوں اور کیسے ہو گئی کہ یہ تحریر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے بارہ میں لکھی جانا تھی۔

☆ یہ ایک ذہنی اندازہ ہے جس کا قطعی کوئی ثبوت نہیں بلکہ اسکے برعکس یہ تحریر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں زیادہ سمجھی جاسکتی ہے۔

۲۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور اکرم ﷺ نے ارادہ فرمایا تھا کہ صدیق اکبر کے حق میں کچھ لکھ دیں کہ بعد میں اختلاف نہ ہو مگر ارادہ ملتوی فرمادیا کہ وصیت کی

ضرورت نہیں کہ قوم خود فیصلہ کر لے گی۔ (1)

رہا یہ سوال کہ حضرت عمر فاروقؓ کی وجہ سے حضور ﷺ ناراض ہوئے اور حاضرین کو مجلس سے

اٹھا دیا۔

۳۔ حضور ﷺ حضرت عمرؓ کی وجہ سے ناراض نہیں ہوئے بلکہ اختلاف اور بلند آوازوں کے باعث ناراضگی محسوس فرمائی یہ آوازیں سبھی کی تھیں نہ کہ تنہا فاروق اعظمؓ کی آواز تھی۔

۴۔ قومو اعنی جاؤ چلے جاؤ یہ ارشاد سبھی حاضرین کے لیے ہے نہ کہ تنہا فاروق اعظم کے لیے کہ تو نکل جا۔ رہا یہ بے معنی سا سوال کہ عمر فاروقؓ نے کاغذ نہ لاکر نافرمانی کی یہ غلط ہے آپ کا کاغذ نہ لانے کا مشورہ دینا محض اور محض محبت کی بنا پر ہے کہ آپ کو تکلیف ہوگی۔ یہ انکار ایسے ہی ہے جیسے صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ کے نام پاک کے ساتھ رسول اللہ کے لفظ پر کفار کو اعتراض ہوا کہ آپ رسول اللہ کی بجائے ابن عبد اللہ کہیں سہیل اس بارے میں اڑ گیا کہ رسول اللہ کا لفظ ختم کیا جائے حضور ﷺ نے سیدنا علی المرتضیٰ سے فرمایا علی یہ کاٹ دو اور ابن عبد اللہ لکھ دو۔ سیدنا علی المرتضیٰ نے صاف صاف معذرت کر لی تھی کہ حضور ﷺ علی سے ایسا نہیں ہو سکے گا یہ انکار یہ محبت سراسر محبت عشق اور وارفتگی ہے ایسے ہی اس حدیث میں عمر فاروقؓ کا کہنا عشق و محبت پڑتی ہے۔ (2)

دعاء شفاء

اس مرض کے آخری دنوں جب نقاہت ہوئی تو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ حضور ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر جسم مبارک پر پھیر رہی تھیں اور اپنی زبان مبارک سے دعا شریف کے وہی کلمات دہراتی رہیں جو حضور ﷺ عموماً پڑھا کرتے تھے۔

اذهب البأس رب اناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 276/6

ابوالفتح، عیون الاثر، ص 325/3

(2) ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ص 410/10

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 192/4

یغادر سقما (1)

ترجمہ : رب کائنات اس تکلیف کو دور فرما دے اے شفا دینے والے مجھے شفا دے تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں ایسی شفا دے جو بیماری کا مکمل خاتمہ کر دے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

درجات کی بلندی

اس تکلیف کے ہر لمحہ میں حضور ﷺ کو خدائے ذوالجلال کا قرب بڑھتا دکھائی دیتا ہے اور ہر لمحہ اپنی مقدس نگاہیں اپنے رب قدوس جل جلالہ کی ذات والاصفات پر لگائے ہیں مختلف کلمات مختلف دعائیں زبان پاک پر جاری ہیں یہ ہر لمحہ قرآن مقدس کی آیہ کریمہ ”وَلَا آخِرَ خَيْرٍ لَّكَ مِنَ الْاُولَى“ (2)

کے کلمات مبارکہ عجیب سوز پیدا کر رہے ہیں وہ تو معصوم ہیں کس گناہ کی معافی ان لحات میں درجات کی بلندی کا تصور حضور ﷺ کے اس اشارے سے بھی نمایاں ہوتا ہے۔

”کل يوم لا ازداد فيه قرباً من الله فلا بومرك لي في كل طلوع شمس“

ہر وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ سے پہلے سے زیادہ قرب حاصل نہ کروں اس روز سے سورج کے طلوع ہونے میں میرے لیے کوئی برکت نہ ہو۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1)

ابن قیم ، زادالمعاد، ص 475/1

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 22/10

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 481/2

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 82/8

مختصر تأریخ دمشق، ص 296/1

(2) الضحی 93 : 4

آخری زیارت

پیر کا دن ہے صبح کو حضور ﷺ نے اپنے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور دیکھا سبھی لوگ صبح کی نماز میں مشغول ہیں صحابہ کو دیکھ کر خوش ہوئے چہرہ مسکرا اٹھا وہ محبوب پاک جنکی زیارت کے بغیر صحابہ کرام کا ایک پل گزارنا بھی مشکل تھا آج کی زیارت کے بعد وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے پردہ فرمانے والے ہیں حضور ﷺ کی اس آخری زیارت کو حضرت انسؓ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

عن انس بن مالك انصاریؓ كان تبع النبي ﷺ اصحابه ان ابا بكر كان يصلي بهم في وجع النبي ﷺ توفي فيه حتى اذا كان يوم الاثنين وهم صفوف في الصلوة فكشف النبي ﷺ ستر الحجره ينظر اليها وهو قائم كان وجهه ومرتقة المصحف ثمه تبسم يضحك فهمنا ان نفتتن من الفرح بروية النبي ﷺ فكص ابو بكر على عقبه ليصل الصف وظن ان النبي ﷺ خارج الى الصلوة فأنشأ اليها النبي ﷺ ان اتوا اصلو تكلم وارضى الستر فتوفي من يومه۔ (1)

ترجمہ: سیدنا انس بن مالکؓ فرماتے ہیں (آپ حضور ﷺ کے خادم خاص تھے) سیدنا صدیق اکبرؓ حضور ﷺ کی بیماری کے ایام میں لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے چنانچہ پیر کے دن صبح کو لوگ فجر کی نماز کیلئے صف بستہ تھے تو اتنے میں حضور ﷺ نے اپنے حجرہ مبارکہ کا پردہ اٹھایا اور کھڑی جماعت کو دیکھنے لگے اس وقت حضور ﷺ کا چہرہ مبارک قرآن کے اوراق کی طرح معلوم ہوتا تھا جماعت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے (غالباً اس لیے کہ جو پودا لگایا تھا وہ اب تناور درخت بن چکا ہے) آپ کی زیارت کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ ڈالیں صدیق اکبرؓ کو خیال ہوا شاید حضور ﷺ نماز میں تشریف لا رہے ہیں اس لیے وہ ذرا پیچھے ہٹ کر صف میں ملنا چاہتے تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا نماز پوری کرو پھر آپ نے

(1) البخاری، الجامع الصحيح، الرقم 639، ص 80/3

البخاری، الجامع الصحيح، الرقم 1130، ص 403/4

ابن حبان، الصحيح، الرقم 1559، ص 190/6

پردہ گرا دیا، بخاری شریف کے یہ الفاظ اس منظر کو اور زیادہ حسین انداز میں پیش کر رہے ہیں۔

فلساً وضح لنا وجه نبی اللہ ﷺ ما نظرنا منظر اقط اعجب الينا من

وجه النبی ﷺ (1)

ترجمہ: جب حضور ﷺ نے پردہ اٹھایا تو اس قدر حسین منظر تھا کہ صحابہ نے اس سے پہلے کبھی ایسا حسین منظر نہیں دیکھا تھا۔

بخاری کے یہ الفاظ فہمنا ان تفتتن کی جگہ امام مسلم کی روایت کے الفاظ میں اور زیادہ محبت و وارفتگی کی منظر کشی پائی جاتی ہے

فہمتنا ونحن فی الصلوۃ (2)

حضور ﷺ کے دیدار پر انوار کی خوشی میں نماز کی طرف ہماری توجہ نہ رہ سکی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

محبوب کی زیارت نماز کی روح ہے

وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب نماز میں کھڑے ہوتے تو دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہوتے اور نماز سے ذرا بھر توجہ ہٹنے کو نماز میں فساد قرار دیتے خشوع خضوع کے معانی سمجھتے شیر خدا علی المرتضیٰ کے جسم انور میں تیر پیوست ہو گیا نکالنے سے شدید تکلیف ہوتی ہے فیصلہ ہوا جب نماز میں مشغول ہوں تو کھینچ لیا جائے ایسا ہی ہوا کہ تیر نکال لیا گیا انہیں احساس تک نہ ہوا یہ تھا خشوع یہ تھا صحابہ کا خضوع مگر اس آخری ”جلوہ جاناں“ سے عجیب سی صورت نظر آرہی ہے۔

۶۔ صحابہ کرام نے محبوب پاک کو نماز کی حالت میں دیکھا ہے مگر نماز میں فرق نہیں آیا ہے خوشی سے نماز ٹوٹنے کا بھی خطرہ ہو رہا ہے مگر خشوع خضوع میں کمی نہیں۔ جناب ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو حضور نے اشارہ سے وہیں ٹھہرے رہنے کا اشارہ فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارہ دیکھا اس پر عمل کیا نماز سے باہر حضور ﷺ کے اشارے کا لقمہ لیا ہے مگر نماز مکمل ہے

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 640، ص 81/3

(2) المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 636، ص 400/2

صحابہ کرام نے حضور اکرم ﷺ کو اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھاتے اور پھر لٹکاتے اچھی طرح دیکھا ہے مگر نماز مکمل ہے (1) یہاں پر ڈاکٹر محمد علامہ اقبال مرحوم کا وہ شعر یاد آ رہا ہے جو انہوں نے سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کہا ہے

ادائے دید سر اپا نیا ز تھی تیری
انہی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

معلوم ہوتا ہے صحابہ کرام عین نماز میں کھڑے جمال محبوب پاک سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور نماز ان کیلئے معراج بنی ہوئی تھی اسی مفہوم کو سیدنا خواجہ معین الدین اجمیری نے اس طرح فرمایا آنکس کہ در نماز نہ بیند جمال دوست“ فتویٰ ہمی دہم کہ نماز او قضا کند ترجمہ: نماز پڑھتے جو جمال محبوب سے محروم ہے میں فتویٰ دیتا ہوں وہ نماز دوبارہ پڑھے۔ حضور ﷺ کے کرم اور صحابہ کرام کی بے تابانہ زیارت سے حضور ﷺ کے اس ارشاد کی حسین منظر کشی محسوس ہوتی ہے،

صلِّ كَأَنَّكَ تَرَاهُ (2)

ایسے نماز پڑھ گویا کہ تو زیارت محبوب میں مگن ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 639، ص 80/3

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 1130، ص 403/4

ابن حبان، الصحیح، الرقم 1559، ص 190/6

(2) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 48، ص 87/1

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 4404، ص 452/14

المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 9، ص 87/1

ابو داؤد، السنن، الرقم 4075، ص 306/12

الترمذی، السنن، الرقم 2535، ص 192/9

النسائی، السنن، الرقم 4904، ص 174/15

ابن ماجہ، السنن، الرقم 62، ص 72/1

پردہ ڈال لیا

محبوب پاک ﷺ اپنی کمزوری کے باعث زیادہ دیر تک کھڑے نہ ہو سکے تو اپنے حجرہ کا پردہ ڈال لیا اور اندر واپس چلے گئے (ہم مجرموں سے ہمیشہ کے لئے ہی پردہ ڈال لیا) حضور ﷺ کا پردہ اٹھا کر دیکھنا یہ چہرہ انور کی آخری جلوہ افروزی تھی اور صحابہ کرام کے لیے جمال نبوت کی آخری زیارت تھی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرہ مبارکہ کی طرف گئے حضور ﷺ آرام فرما ہیں سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا میں محسوس کرتی ہوں کہ اب افاقہ ہے صدیق اکبر حضور ﷺ سے اجازت لے کر کچھ دیر کیلئے گھر چلے گئے۔

جب دوسرے لوگوں کو خبر ملی کہ حضور ﷺ کو علالت سے افاقہ ہے تو وہ بھی اپنے اپنے گھر کو واپس ہو گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام ص ۳۰۲ ج ۴) مطمئن ہو گئے کہ رسول اللہ ﷺ اب آرام سے ہیں مگر اس کے بعد جلد ہی پھر تکلیف شروع ہو گئی بخاری کی شدت نزع کی تکلیف کا یہ عالم تھا۔

”وعنده قدح فيه ماء فكلما وجد سكرة اخذ من ذلك الماء ومس به

وجبه ويقول اللهم اعني على سكرة الموت“ (1)

ترجمہ: آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا درد سے بے تاب ہو کر بار بار ہاتھ مبارک اس پیالہ میں ڈالتے اور منہ پر پھیر لیتے اور بار بار فرماتے اے اللہ سکرات موت پر میری مدد فرما یہ کلمات طیبات بھی آتے ہیں

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنْ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٌ“

اے اللہ تیرے بغیر کوئی معبود نہیں بے شک موت کی بڑی سختیاں ہیں۔

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 253/11

ابن الجوزی، المنتظم، ص 425/1

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 253/11

ابن الجوزی، المنتظم، ص 424/1

مختصر تأریخ دمشق، ص 291/1

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اعزاز

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں جب حضور ﷺ پر تکلیف شروع ہوئی تو آپ کا سر مبارک میری آغوش میں تھا۔ آپ اس واقعہ کو بطور فخر فرمایا کرتی تھیں اللہ تعالیٰ نے آخر وقت میں میرا آپ وہن حضور ﷺ کے آپ وہن سے ملا دیا۔ (کہ آپ نے مسواک کو چبا کر حضور ﷺ کو پیش کیا تھا) اور بطور فخر فرماتی تھیں حضور ﷺ کا وصال میرے حجرہ میں ہوا۔ یہ بھی فرماتی تھیں کہ حضور ﷺ کا جب وصال ہوا تو سر مبارک میری آغوش میں تھا۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں میں نے بار بار آپ کی زبان پاک سے یہ کلمات سنے کسی پیغمبر کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک اس کا مقام جنت میں اسے دکھانہ دیا جائے اور اس کو اختیار نہ دیا جائے کہ دنیا و آخرت میں سے جسے چاہے اختیار کرے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ
ملک الموت کی حاضری

محبوب پاک ﷺ کے وصال سے کچھ دیر قبل ملک الموت عزرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ ”استأذن علیہ ملک الموت فوقق بین یدیه ﷺ فقال یا رسول اللہ ﷺ یا احمد ان اللہ تعالیٰ امرسلنی الیک و امرنی ان اطیعک فی کل ما تأمرنی ان امرتی ان اقبض نفسک فقبضتها و ان امرتی ان اترکھا ترکتھا قال او تفعل یا ملک الموت قال بذالك امرت ان اطیعک جی کل ما امرتی قال جبریل ان اللہ قد یشتاق الیک قال فأمض یا ملک الموت“ (2)

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 261/11

ابن الجوزی، المنتظم، ص 424/1

(2) ابن کثیر، السیرة، ص 550/4

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 263/12

ابن الجوزی، المنتظم، ص 224/1

ابن کثیر، البدایة والہایة، ص 196/1

ترجمہ: ملک الموت اجازت لے کر دولت کدہ پر آئے اور سامنے حاضر ہو کر عرض کی یا احمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے پاس روانہ کر کے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں اگر اجازت دیں تو روح قبض کر لوں اگر منع فرمائیں تو روح کو رہنے دوں۔ حضور (ﷺ) نے فرمایا اے ملک الموت کیا تم ایسا ہی کرو گے۔ ملک الموت نے عرض کی حضور (ﷺ) مجھے آپ کا حکم ماننے کا کہا گیا ہے آپ جو فرمائیں گے ویسے ہی ہوگا اس موقع پر جبریل امین علیہ السلام بھی حاضر تھے انہوں نے عرض کی حضور (ﷺ) اللہ تعالیٰ آپ کا مشتاق ہے تو آپ نے فرمایا اے ملک الموت تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو۔ اس پر جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) دنیا میں یہ میری آخری آمد تھی کیونکہ دنیا میں مجھے صرف آپ ہی سے ضرورت پڑتی تھی اب میں دنیا میں کسی آدمی کے پاس نہیں آؤں گا۔

الرفیق الاعلیٰ

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ماثبت بالسنہ میں سہیل کا ایک بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے سب سے پہلا کلمہ جو فرمایا وہ یہ تھا ”اللہ اکبر“ اس وقت آپ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے اور زندگی کے آخری لمحات میں جو حکم فرمایا یہ تھا ”الرفیق الاعلیٰ“ (1)

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں اس وقت آپ نے ہاتھ اٹھایا یا انگلی چھت کی طرف بلند کی اور دونوں ہونٹوں پر حرکت محسوس کی تو آپ نے کان لگا کر سنا تو آپ فرما رہے تھے ان انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کے ہمراہ جنہیں تو نے انعام سے نوازا اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اے اللہ الرفیق الاعلیٰ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں جس وقت آپ کی زبان سے یہ کلمات نکلے تو میں سمجھ گئی

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 4104، ص 370/13

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 5872، ص 430/19

المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 4476، ص 194/12

الاحمد، المسند، الرقم 23442، ص 98/50

کہ اب آپ ہم میں نہیں رہیں گے آپ قرب خداوندی کو اختیار کر رہے ہیں آپ کی زبان پاک سے یہ الفاظ نکلے۔

”اللهم في الرفيق الاعلى“ (1)

اور روح مبارک عالم بالا کو پرواز کر گئی اور اٹھا ہوا ہاتھ مبارک نیچے گر گیا۔
یہ خبر پھیلے ہی مدینہ منورہ میں کہرام برپا ہو گیا عشاق و خدام کی زبان حال کچھ اس طرح پائی جاتی تھی۔

”و كنت امرئ كالموت من بين ساعة فكيف كان موعده الحشر“ (2)

ترجمہ: میں تو ایک گھڑی کی جدائی کو موت سمجھتا تھا اس کی جدائی کا کیا پوچھنا جہاں ملاقات کا وعدہ حشر کے بعد ہو۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

مدینہ منورہ میں کہرام برپا ہو گیا

اس خبر کا پھیلنا تھا کہ مدینہ منورہ کا ہر بندہ غم ہے صحابہ کرام کے حواس اڑ گئے پریشانی میں کچھ سوچتا نہیں عثمان غنیؓ پر شدید سکتہ کا عالم طاری ہے دیوار سے پشت لگائے مغموم بیٹھے ہیں ان میں بات تک کرنے کی ہمت نہیں۔ سیدنا علی المرتضیٰ زار و قطار رو رہے ہیں غشی پر غشی کی کیفیت طاری ہے۔ امہات المؤمنین پر جو غم کے بادل چھائے ان کا تصور ہی دل دہلا دیتا ہے۔ ابن عباس شدید پریشانی میں مدہوش سے نظر آتے ہیں۔ عمر فاروق کی حیرانگی تو یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور کہتے ہیں جو کہتے ہیں حضور فوت ہو گئے غلط کہہ رہے ہیں۔ وہ تو اپنے رب کے پاس گئے ہیں اور جلد واپس آ جائیں گے جیسے موسیٰؑ طور پر گئے اور پھر واپس آ گئے۔ اللہ کی قسم وہ ضرور واپس آئیں گے اور

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 4104، ص 370/13

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 5872، ص 430/19

المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 4476، ص 194/12

الاحمد، المسند، الرقم 23442، ص 98/50

(2) ابن کثیر، السیرة، ص 467/4

ابن کثیر، البدایة والہایة، ص 113/2

منافقوں کا قلع قمع کر دیں گے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کو جب وصال کی خبر ملی گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ منورہ آئے (آپ کا ایک گھر شہر سے کچھ باہر تھا) مسجد نبوی شریف کے دروازہ پر اترے اور انتہائی حزن و غم کی حالت میں سیدہ عائشہ صدیقہ سے اجازت لے کر اندر گئے۔ حضور ﷺ اپنے بستر مبارک پر تھے اور تمام امہات المؤمنین گرد بیٹھی تھیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آمد پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم نے پردہ کر لیا۔ صدیق اکبرؓ نے چہرہ انور سے چادر کو ہٹایا اور پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور تین مرتبہ فرمایا ”واخلى لالا“ ہائے دوست اور پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو دوسرے مرتبہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا آپ کے اس فرمان سے ان لوگوں کی تردید مطلوب تھی جو کہتے تھے حضور ﷺ دوبارہ پھر زندہ ہوں گے اور منافقین کے ہاتھ پیر کاٹیں گے، صدیق اکبرؓ کا مفہوم یہ تھا کہ اگر آپ دوبارہ زندہ ہوں گے تو پھر موت بھی دوبارہ ہوگی آپ کا مفہوم یہ تھا کہ آپ پر مکمل موت آچکی ہے اب دنیا میں دوبارہ موت نہیں آئے گی اور اللہ آپ پر دوسری جمع نہیں فرمایگا جیسے بنی اسرائیل کے دور میں ہوا کہ کچھ لوگ موت سے ڈر کر گھروں سے بھاگ گئے اور پھر ایک جگہ پہنچ کر غضب الہی سے مر گئے پھر اپنے نبی کی دعا سے زندہ ہوئے اور پھر اپنے وقت پر مرے تو ان لوگوں نے دنیا میں دوسرے مرتبہ موت کا مزہ چکھا قرآن مقدس نے ان کے قصہ کو بیان فرمایا ہے۔

”المر تر الى الذين خرجوا من ديارهم وهم الوف حذر الموت فقال لهم

الله موتوا ثم احياهم (1)

ترجمہ: کیا تو نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں موت کے ڈر سے گھروں سے نکل پڑے تھے تو اللہ نے انہیں مرنے کا حکم فرمایا اور وہ مر گئے پھر انہیں زندہ کیا جیسے حضرت عزیرؑ کا واقعہ قرآن مقدس بیان کرتا ہے۔

”او كَاذِبِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ فَامَاتَهُ اللَّهُ مَائَةً عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ“۔ (2)

(1) البقرة 2: 243

(2) البقرة 2: 269

صدق اکبرؑ نے اس سلسلہ میں ایک پر مغز، تحقیقی اور جاندار خطبہ دیا، اس خطبہ کا خلاصہ یہ ہے۔ لوگو! جو شخص تم سے اللہ کی عبادت کرتا تھا جان لو اللہ زندہ ہے اس پر موت نہیں آسکتی۔ بالفرض اگر کوئی حضور کی عبادت کرتا تھا تو جان لو کہ حضور ﷺ وصال فرما گئے ہیں۔ حضور اللہ کے رسول ہیں پہلے بھی بہت سے رسول گذر گئے اگر حضور کا انتقال ہو جائے تو کیا تم یہ اسلام سے واپس ہو جاؤ گے اور جس نے ایسا کیا وہ خدا کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ شکر گزاروں کو انعام دیگا۔ آپ کے اس خطبہ پر عوام میں ایک دم خاموشی پیدا ہو گئی اور آہ و فغاں میں نرمی پیدا ہوئی۔ (1)

فرشتے نے تعزیت کی

روح انور کے پرواز کرنے کے بعد کا شأنہ اقدس کے ایک کونے

سے یہ آواز سنی گئی۔ السلام علیکم اهل البيت ورحمة الله وبرکاته

کل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجور کم یوم القیمة: (2)

ترجمہ: اے نبی کے گھر والو تم پر سلام ہو اللہ کی رحمت ہو برکت ہو ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ قیامت کے دن تمہیں تمہاری نیکیوں کا پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ تم جان لو اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ اور خوشی لے۔ اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھو وہ تمہیں اس طرف لوٹائے گا آہ فغاں مت کرو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مصیبت زدہ وہی ہے جو ثواب سے محروم رہا والسلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ آواز تعزیت کرنے والے فرشتے کی تھی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

خضر علیہ السلام نے تعزیت کی

وصال کے بعد بچے ہوئے کھرام میں صحابہ کی محفل میں ایک جسیم اور حسین شخص آیا وہ مردوں کے پاس جا کر رویا اس کے بعد اس نے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر کہا بلاشبہ ہر مصیبت کے بعد اللہ تعالیٰ

(1) ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 304/11

(2) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 432/2

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 340/12

ابن الجوزی، الممنتظم، ص 424/1

لی کے ہاں ایک درجہ ہے ہر فائت کا بدل ہے اور سالک خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ بعد میں ہر مصیبت میں خدا کی طرف متوجہ رہو۔ وہی شخص مصیبت زدہ ہے جو صبر نہ کر سکے یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا سیدنا صدیق اکبر، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا یہ خضر علیہ السلام تھے جو تعزیت کے لئے آئے تھے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

صدیق اکبر کے تاثرات غم

عظیم ترین ہمت کا مظاہرہ کرنے کے باوجود صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے پر قابو نہ رکھ سکے۔ زار و قطار روتے ہوئے کہتے ہیں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ حیات اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ رہے۔ آپ کی وفات سے وحی ختم ہو گئی جو کسی اور نبی کی وفات پر ختم نہیں ہوئی تھی آپ تو سب سے بالاتر ہیں۔ اور گریہ و زاری سے مستثنیٰ ہیں۔ آپ کی وفات سے لوگ تسلی حاصل کریں گے ہم سب آپ کے رنج و الم میں برابر ہیں۔ آپ نے اپنی موت کو خود اختیار کیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم آپ کی موت کیلئے اپنی جانیں قربان کر دیتے اگر آپ ہمیں زیادہ رونے سے منع نہ فرماتے تو ہم اپنی آنکھوں کا پانی ختم کر ڈالتے دو چیزیں ایسی ہیں جن کا ہٹانا اور مٹانا ہمارے بس کی بات نہیں۔ ایک فراق کا غم اور دوسرا غم سے جسم کا لاغر ہونا۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے حلیف ہیں۔ اے اللہ ہمارا یہ حال ہمارے نبی پاک کو پہنچا دے، اور اے پیارے محبوب پاک ہم خدام و عشاق کو بارگاہ خداوندی میں یا درکھنا اگر آپ اپنے فیض صحبت سے ہمارے دلوں میں اطمینان و سکون چھوڑ کر نہ جاتے تو ہم اس وحشت فراق کو ہرگز برداشت نہ کر سکتے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 432/2

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 340/12

مختصر تأریخ دمشق، ص 293/1

فاروق اعظم کے تاثرات غم

علامہ بوصیری کے قصیدہ بردہ شریف کی شرح میں ابوالعباس قصاب نے لکھا ہے جب صدیق اکبر کے پر مغز خطاب سے عمر فاروق کو اطمینان ہوا تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کیا اور انتہائی گریہ وزاری سے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کھجور کا وہ ستون جس پر سہارا دے کر آپ خطبہ دیا کرتے تھے لوگوں کے فیصلے کے مطابق جب آپ نے منبر بنوالیا۔

تسمعہم فحن الجزع بغراقك حتى جعلت يدك عليه فسكن فامتاك
اوفى بالحنين عليك حين فامرقتهم بأبي انت و امی یا رسول اللہ لقد بلغ
من فضيلتك عند اللہ ان جعل طاعتك طاعته فقال من يطع الرسول
قد اطاع اللہ بأبي انت و امی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضيلتك عنده ان
بعثك اخر الانبياء و ذكرك في اولهم فقال اللہ تعالیٰ لقد اخذنا من
النبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح۔ (1)

(ترجمہ) آپ نے سنا وہ ستون آپ کی جدائی میں رونے لگا تھا پھر آپ نے ازراہ کرم اپنا ہاتھ اس پر رکھا تو اس کا رونا بند ہوا تھا اس واقعہ کے پیش نظر بھی آپ کی امت آپ کے فراق میں گریہ وزاری کرنے کی زیادہ مستحق ہے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کے نزدیک آپ کا درجہ بہت بلند ہے۔ جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کو اس نے اپنی اطاعت بنا دیا اور صاف فرمادیا۔

من يطع الرسول فقد اطاع اللہ (2)

ترجمہ: جس نے رسول اللہ کی اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ قربان ہوں اللہ کے نزدیک آپ کا درجہ بہت بلند ہے جس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

(1) قاضی عیاض، الشفاء، ص 22/1

(2) النساء 80:4

آپ کو تمام انبیاء کے بعد مبعوث فرمایا لیکن آپ کی اولیت کو اس طرح بیان فرمایا۔

لقد اخذنا من النبيين ميثاقهم (1)

ہم نے نبیوں سے پکا وعدہ لیا۔

یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کے نزدیک آپ کا رتبہ بہت بلند ہے جس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ دوزخی بھی تمنا کریں گے کہ کاش آپ کی اطاعت کرتے جسے قرآن مقدس نے فرمایا۔

يا ليتنا اطعنا الله و اطعنا الرسول (2)

کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور رسول اللہ کا حکم مانا ہوتا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ

ہاتف غیبی کے تاثرات غم

ابن عسا کرنے ابو ذویب ہذلی کے ذریعہ لکھا ہے جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی اطلاع ملی تو تمام قبیلہ پریشان ہو گیا اور ساری رات جاگتے کاٹی اس غم میں آگئی صبح کو معمولی غنودگی طاری ہوئی تو میں نے ہاتف غیبی سے یہ اشعار سنے

خطب اجل اناخ بالاسلام بين النخل مقعد الاطام

(ترجمہ) یہ نہایت حادثہ ہے کہ باغات اور پختہ نشت گاہوں میں اسلام بیٹھ گیا۔

قبض النبي محمد فعيوننا تبدى الدموع عليه بالاسحاجم (3)

ترجمہ: مصطفیٰ علیہ اسلام نے وصال فرمایا صدمہ سے ہماری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے فرماتے ہیں زائریند سے بیدار ہوا پھر میری نظر آسمان پر گئی جہاں سعد ذابح ستارہ دکھائی دیا اس سے مجھے معلوم ہو گیا آپ کی روح پرواز کر گئی چنانچہ میں تیزی سے مدینہ منورہ آیا تو مدینہ والوں کو دھاڑیں مار مار کر اس طرح

(1) الاحزاب 7:33

(2) الاحزاب 66:33

(3) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 559/12

السہیلی، الامروض الانف، ص 457/4

روتے دیکھا جیسے حاجی احرام کی حالت میں لبیک پڑھتے ہیں میں نے لوگوں سے پوچھا کیا معاملہ ہے
کیوں رو رہے ہو تو کسی نے کہا محمد مصطفیٰ ﷺ وصال فرما گئے۔

عزرائیل علیہ السلام کے تاثرات غم

اخرج ابو نعیم سعد عن علی قال لما قبض رسول الله ﷺ
صعد ملك الموت بأکیا الى السماء والذي بعثه بالحق لقد سمعت
صوتا ینادی من السماء یا محمد اكل مصائب تهون عند هذه المصائب
(1)۔

ترجمہ: ابو نعیم نے سیدنا علی المرتضیٰ کے ذریعہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد
عزرائیل علیہ السلام روتے ہوئے آسمان پر چڑھ گئے پھر سیدنا علی المرتضیٰ فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں نے
خود اپنے کانوں سے منادی کو کہتے ہوئے سنا ہے یا محمد تمام مصائب، تمام مشکلات سے آپ کی جدائی
بڑی ہے اس صدمہ کے مقابلہ میں تمام معمولی ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سیدہ فاطمہ الزہرا کے تاثرات غم

جاءت فاطمہ قتالت کیف طابت انفسکم ان تحثو علی رسول الله
(2) ﷺ

حضور ﷺ کی تدفین کے بعد حضرت فاطمہ الزہرا نے فرمایا تمہارے دلوں نے کس طرح
قبول کر لیا کہ تم رسول اللہ پر مٹی ڈالو، دوسری روایت میں اس طرح آپ نے حضرت علی المرتضیٰ سے
پوچھا کہ حضور ﷺ کو دفن کر دیا گیا حضرت علی المرتضیٰ نے جواب دیا ہاں تو پھر آپ نے فرمایا۔ ابوالحسن
آپ نے کیسے گوارہ کر لیا ہے کہ حضور پر مٹی ڈالو، کیا آپ نبی رحمت نہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا

(1) الصالحی، سبیل الہدیٰ والرشاد، ص 265/12

(2) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 4103، ص 368/13

البیہقی، السنن الکبریٰ، ص 410/3

ابن حبان، الصحیح، الرقم 6748، ص 289/27

بے شک نبی رحمت ہیں۔ مگر حکم الہی کو ٹالنا نہیں جاسکتا۔ اس پر حضرت فاطمہ الزہراؑ نے گریہ و زاری کی ہا
ئے ابا جان اے اللہ کے رسول اے نبی رحمت، اب وحی نہیں آئے گی اب جبریل کی آمد ختم ہو گئی اے
اللہ میری روح کو حضورؐ کی روح سے ملا دے آپ کی زیارت کرنے والوں کو قیامت کے دن آپ کی
سفارش سے محروم نہ رکھ۔ ایک اور روایت اس طرح ہے۔ سیدہ فاطمہ الزہراؑ نے حضورؐ کے مزار پر
انوار کی مٹی سوکھی اور یہ اشعار پڑھے۔

ماذا على من شئم تربه احمد ان لا يستم مدى الزمان نهواليا
ترجمہ: جس نے رسول اللہؐ کے مزار کی مٹی سوکھ لی اس کے کیا کہنا، وہ آئندہ کبھی بھی کسی قسم کی
خوشبو کی ضرورت محسوس نہیں کریگا۔

صبت على المصائب لو الينا صبت على الايام يصرف لياليا
ترجمہ: (حضور کے وصال سے) مجھ پر جو مصائب آئے ہیں اگر یہ مصیبتیں دن پر پڑتیں تو دن رات
میں بدل جاتا۔ (سیاہ ہو جاتا)

وقد عاشت فاطمه بعده ﷺ ستة

اشهر فما ضحكت تلك المدة (1)

حضورؐ کے بعد سیدہ فاطمہ الزہراؑ چھ ماہ بقید حیات رہیں اس عرصہ میں آپ کبھی نہیں
ہنسیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ہے

مررت على باب فاطمه الزهرا كانت تندب النبي ﷺ بأمن لم يشيع من

خبز شعير يا من اختار الحصار على السرير يأمن لم يتم الليل كله

من خوف السعير۔ (2)

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 289/12

ابوالفتح، عیون الاثر، ص 434/2

ابن الضیاء، تأریخ مکتہ المشرقة والمسجد الحرام، ص 163/1

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 337/12

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 289/12

ابوالفتح، عیون الاثر، ص 434/2

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 337/12

اے وہ نبی کریم ﷺ جو کی روٹی کھا کر بھی آپ شکم سیر نہ ہوئے اے وہ نبی پاک ﷺ آپ نے چار پائی کے عوض چٹائی کو پسند کیا اے نبی پاک ﷺ دوزخ کے خوف سے آپ کبھی رات بھر نہیں سوئے۔ سیدہ فاطمہ الزہرا کے یہ کلمات غم میں بھی ملتے ہیں

یا من اجاب مربا من جنة الفردوس ،واہ یا ابتاہ الی جبریل نعاہ۔ (1)

ترجمہ: ہائے ابا جان جنہوں نے رب کے بلانے پر لیک کہا، ہائے ابا جان جن کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے ہائے ابا ہم جبریل کو آپ کی موت کی خبر بتاتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

تاریک ترین دن

دارمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے لکھا ہے جس دن حضور ﷺ مدنیہ منورہ تشریف لائے وہ دن بہترین دن تھا وہ نہایت روشن دن تھا اور جس دن آپ نے ہمیں داغ مفارقت دیا یہ دن نہایت تاریک تھا۔ دارمی کی اسی روایت کو مختلف الفاظ سے اس طرح بیان کیا ہے۔ جس دن حضور تشریف لائے۔ مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہو گئے اور جس دن آپ نے ملک الموت کو لیک کہا اس دن ہر چیز تاریک ہو گئی اور بعض لوگوں کی یہ کیفیت ہو گئی کہ ابھی ہم نے ہاتھوں کی مٹی بھی نہ جھاڑی تھی کہ ان کے دل پھر گئے (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ایک عرب کے تاثرات غم

ابو الجوز افرماتے ہیں ایک شخص اپنے بھائی کو جب کسی مشکل میں دیکھتا تو یہ کہا کرتا

اصبر بكل مصیبة و تجلد واعلم بان المرء غیر مخلص

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 289/12

ابن کثیر، السیرة، ص 4/550

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 289/12

ابوالفتح، عیون الاثر، ص 1/252

ترجمہ: تکلیف پر صبر کرو اور یقین کرو کسی کو ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔

واصبر کما صبر الکرام فأبنا نوب تنوب اليوم تكشف في غد

ترجمہ: بزرگوں کی طرح صبر کر مصیبت آج ہے کل چلی جائے گی۔

واذاتك مصيبة تشجی بها فأصبر مصائب بالنبی محمد

ترجمہ: جب کبھی مصیبت میں غمگین ہو جاؤ تو رسول اللہ کی تکالیف پر غم کر کے برداشت کر لیا کرو۔

تذكرت لها فرق الدهر بيننا فعزيت نفسي بالنبی محمد (1)

ترجمہ: مجھے وہ وقت یاد ہے جب زمانہ نے ہم میں جدائی ڈال دی اور اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ

کے وصال کے پیش نظر اپنے نفس کو کہا موت تو ہماری راہ ہے جو آج نہیں تو کل جان بحق ہو جائے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حضرت بلال کے تاثرات غم

ان بلالا لما كان يوفن بعد وفاته ﷺ فإذا قال اشهد ان محمدا

مرسول الله امرتج المسجد بالبكاء فلما دفن ترك بلال الاذان

ترجمہ: حضور ﷺ کے وصال کے بعد بلال اذان دیتے اور اشہدان محمد رسول اللہ کہتے تو آپ کے

گریہ وزاری س ساری مسجد گونج اٹھتی تھی پھر حضرت بلال نے اذان پڑھنا چھوڑ دی کہ حضور ﷺ

کے فراق سے ٹنڈا ہوا ہوتا تھا۔ فراق محبوب میں صحابہ کے تاثرات کے سلسلہ میں یہ شعر بڑا بر محل

ہے۔

لواذ طعم الفراق مرضوى مكان من وجده يميل

ترجمہ: اگر مرضوی پہاڑ بھی اس فراق سے دوچار ہوتا تو وہ یقیناً اپنی جگہ سے ٹل جاتا۔

قد حملوني عذاب شوق يعجز عن حملة الحديد (2)

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 273/12

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 233/12

ترجمہ: مجھ پر شوق کا اس قدر غلبہ ہے اگر لوہے پر پڑتا تو وہ بھی برداشت نہ کر سکتا۔

حضرت صفیہ کے تاثرات غم

الایا رسول اللہ کنت مرجأئنا وکنت بنا برا ولم تلک جأفیا

ترجمہ: اے اللہ کے محبوب آپ ہماری اُمید تھے آپ ہمارے محسن تھے آپ نے کبھی قطع رحمی نہیں کی۔

وکنت مرحیما هادیا ومعلما لیبیک علیک الیوم من کان باکیا

ترجمہ: آپ مہربان تھے آپ ہادی تھے آپ معلم تھے آج آپ پر بتنا رویا جائے کم ہے۔

لعمرك ما بقی النبی لفقدہ ولكن لما اخشی من الهجر آتیا

ترجمہ: آپ کی قسم میں اکیلی ہی نہیں رو رہی آپ کی جدائی میں پورا جہاں گریہ وزاری کر رہا ہے۔

کان علی قلبی لزر محمد وما خفت من بعد النبی المکاويا

ترجمہ: اور مجھے آپ کے فراق نے خوف زدہ کر دیا ہے کہ خدا نخواستہ آئندہ آپ سے نمل سکوں۔

انا طم صل اللہ رب محمد علی حدث امسی پیشرب ٹاویا

ترجمہ: اے محمد اللہ جو آپ کا بھی رب ہے وہ آپ پر اس صورت میں بھی رحمتیں نازل کرے جبکہ آپ نے سرزمین مدینہ کے اندر قیام گاہ بنالی ہے۔

فدی لرسول اللہ امی و خالتي وعمی و خالی ثم نفسی ومالیا

ترجمہ: اے اللہ کے رسول میری ماں، خالہ، چچا، ماموں اور میری جان و مال آپ پر قربان۔

فلوان رب الناس ابقی محمد سرمرنا ولكن امره کان ماضیا

ترجمہ: اگر اللہ آپ کو باقی رکھتا تو ہم خوش ہوتے لیکن قدرت کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں

علیک من اللہ السلام تحبہ وادخلت جنات من العدن مراضیا (1)

ترجمہ: اللہ کی طرف سے آپ پر سلام ہو تحبیہ، اور آپ جنت کے باغوں میں خوش و خرم رہیں۔

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 86/11

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 284/12

ذخائر العقبی، ص 252/1

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حضرت ابوسفیان کے تاثرات غم

آپ حضور علیہ السلام کے چچا زاد بھائی بھی ہیں۔ فراق محبوب میں آپ نے اپنے تاثرات کو اس طرح بیان کیا ہے۔

ارقت فبت هم لا يزول دليل في المصيبة فيه طويل

ترجمہ: میری نیند اڑ گئی ہے اور میرا غم لازوال ہو گیا ہے۔ دراصل مصیبت زدہ کی رات بڑی لمبی ہوتی ہے۔

اسعدني البكاء وذاك فينا بأصيب المسلمون به قليل

ترجمہ: میرے رونے کے ساتھ جو مسلمانوں کو تکلیف پہنچی ہے اسکی نسبت میری تکلیف کم ہے۔

لقد عظمت مصيبتنا وجلت عشية قيل ولقد قبض الرسول

ہمارا دکھ اس رات بڑھ گیا جب یہ خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔

واصحت امرضنا هما عراها تكا مربنا جوانبها، تميل

ترجمہ: اس زمین پر جو سانحہ رونما ہوا ہے اس سانحہ کے باعث غم قریب زمین کے کنارے جھک پڑیں گے۔

هقد نا الوحي والتنزيل فينا يروح به ويغد و جبرئيل

ترجمہ: جبریل کی صبح و شام کی آمد اور وحی کو ہم کھو چکے ہیں۔

وزاك احق ماسالت عليه نفوس الناس او كانت تسيل

ترجمہ: جن پر یہ سانحہ پڑا ہے یقیناً ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بہہ جائیں گے۔

نبى كان يحلو الشك عنا بما يوحى اليه وما يقول

اے نبی پاک آپ وحی کے ذریعہ سے ہمارے تمام شک و شبہات دور کر دیا کرتے تھے

وهدينا فلا نخشى ضللا علينا والرسول لنا دليل

ترجمہ: اے محبوب آپ ہمیں ہدایت کرتے تھے جس کی وجہ سے ہمیں کسی گمراہی کا ڈر نہ تھا اور آپ

ہمارے راہنما تھے۔

ایک سید کل قبر فقیہ سید الناس الرسول (1)

ترجمہ: آپ کے والد ماجد کا مزار تمام مزاروں کا سردار ہے کہ اس میں کائنات کے سردار آرام کر رہے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تاثرات غم

- ☆ افسوس وہ نبی جس نے فقر کو غناء پر اور درویشی کو تو نگری پر اختیار کیا۔
- ☆ صد افسوس وہ دین پرور راہبر جو اپنی گنہگار امت کے گناہوں کو بخشوانے کے لئے ساری ساری رات بے چینی میں گزار دیا کرتا تھا۔
- ☆ صد افسوس وہ آقا و مولیٰ جس نے تیری جرأت و استقامت کے ساتھ مجاہدہ کیا
- ☆ صد افسوس وہ رسول جس نے ممنوع چیزوں کی طرف کبھی نگاہ التفات نہ کی
- ☆ کفار کی ایذا رسانیوں کے باعث جس کا قلب منیر کبھی متاثر نہ ہوا اور ان کو دعوت حق دینے میں کبھی بیزاری اور تھکاوٹ کا اظہار نہ کیا۔
- ☆ صد افسوس وہ نبی جس نے مفلسوں اور محتاجوں کے لیے اپنے انعام و احسان اور فضل و سخاوت کا دروازہ کبھی بند نہ کیا۔
- ☆ وہ نبی کریم ﷺ جن کے موتیوں جیسے دانت پتھر مار کر توڑے گئے۔
- ☆ وہ نبی کریم ﷺ جن کی نورانی پیشانی کو زخمی کیا گیا۔
- ☆ وہ رسول کریم ﷺ جس نے دو روز لگا رتا رجو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہ کھائی،

(1) ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 303/5

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 188/3

السہیلی، الروض الانف، ص 457/4

ابو الفتح، عیون الاثر، ص 435/2

☆ صد افسوس آج وہ کریم آقا دنیا سے رخصت ہو گیا۔ (1)

انالله و انا اليه مراجعون

ام لمومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تاثرات غم کے سلسلہ میں ابن کثیر کی روایت کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں جس سے غم کا اظہار اس طرح ہے۔

ان مرسل اللہ قبض فی حجری ثم وضعت انہ علی وسادة وقمت القدم

مع النساء اضرب وجهی،، (2)

حضور ﷺ نے میری گود میں وصال فرمایا تو میں نے حضور ﷺ کا سر مبارک تکیہ پر رکھ دیا اور میں دوسری عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو گئی اور اپنے رخساروں پر طمانچہ مارنے لگی۔ (اشرا النبویہ ابن کثیر ص ۴۷۷ ج ۴)

کچھ لوگوں نے اس عبارت کے نتیجہ میں کہا کہ آپ نے بے صبری کا مظاہرہ کیا اپنا منہ پیٹا، ماتم کیا، قارئین کرام یہ ذہن میں رکھ لیں اس ساری کہانی کا دارومدار اس روایت کے راوی یعقوب پر ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب تہذیب التہذیب میں اس کے راوی یعقوب کے متعلق اس طرح لکھا ہے۔

قال عبد الله بن احمد بن ابيہ حرقاً حديثه منذ دهر (3)

عبد اللہ بن احمد نے کہا اس یعقوب کی حدیثوں کو تو ہم نے عرصہ دراز سے نظر آتش کر دیا ہے

(1) السہیلی، الروض الانف، ص 440/4

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 266/12

ابن ہشام، السیرۃ، ص 654/2

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 261/5

ابن کثیر، السیرۃ، ص 477/4

(2) السہیلی، الروض الانف، ص 440/4

ابن ہشام، السیرۃ، ص 654/2

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 261/5

ابن کثیر، السیرۃ، ص 477/4

(3) ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی 852ھ)

تہذیب التہذیب، ص 397/11

یہ شخص بڑے جھوٹوں میں سے تھا اور خود حدیثیں گھڑا کرتا تھا یعقوب کی اتنی واضح تردید کے بعد اسکی روایت کو اہمیت دے کر جوابات دینا وقت ضائع کرنا ہے جو کسی طرح مناسب نہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

صدیق اکبر کے تاثرات غم (بصورت نظم)

ومرنا الوحیی اذا دلیت عنا فمرنا من اللہ الکلام

ترجمہ: اے اللہ کے رسول جب سے آپ ہم جدا ہوئے تب سے وحی الہی نے بھی ہمیں چھوڑ دیا۔

سوی ماقد ترکت لنا رمینا تضمنہ القراطیس الکرام

ترجمہ: البتہ وہ کلام ہم میں موجود ہے جو آپ مکرم کا غدوں میں ہمارے پاس چھوڑ گئے ہیں۔

لہما رہایت بیننا مستجداً ضاقت علی بعرضہن الدور

ترجمہ: میں نے جب محبوب کو ساکت پایا تو پورا گھر وسعتوں کے باوجود تنگ نظر آیا۔

فأمر قاع قلبی عند ذلک بھلکۃ ولعظم منی ما حییت کسیر

ترجمہ: میرا دل اسوقت مرجانا چاہتا تھا اب میری ہڈیاں ہمیشہ ٹوٹی رہیں گی۔

عتیق ویحک ان حبک قد توی فأبصر عنک لی بقیت یسیر

ترجمہ: افسوس تیرا محبوب جدا ہو گیا اب ساری زندگی صبر کرنا پڑے گا۔

یا لیتنی من قبل مھلک صاحبی غیبت فی جدث علی ضحور

ترجمہ: کاد میں پہلے ہی مرجاتا اور مجھ پر بھاری پتھر کھ دیئے جاتے۔

فتحدثن بدائع من بعدہ یعنی بہن جوانح وصدوم (1)

ترجمہ: آپ کے بعد وہ حادثات رونما ہو گئے جن سے پسلیاں اور سینے چکنا چور ہو جائیں گے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حضرت حسان بن ثابت کے تاثرات غم

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار رسالت کے ممتاز محبوب اور مقبول شاعر تھے کبھی شاہان حمیر اور غسان کی مدح سرائی شغل تھا۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عقبہ ثانیہ کی بیعت کے بعد اسلام قبول کیا اور حضور اکرم ﷺ کی شان مبارک میں لا جواب قصیدے لکھے۔ آپ کی ہجو کرنے والے قریش کے شاعروں کے منہ میں لگام دے دی۔ ایک موقع پر حضرت حسان نے بارگاہ رسالت پر چند اشعار پیش کئے تو آپ نے فرمایا

”هذا اشد عليهم من وقع النبيل“ (1)

آپ کی شاعری تو کفار پر تیر اندازی سے بھی زیادہ گراں ہے۔ ایک موقع پر کفار نے ہجو بیاں کی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ صحابہ تم میں سے کون انہیں جواب دے گا حضرت کعب بن عاکف کھڑے ہوئے پھر کعب بن رواحہ اٹھے ان کے بعد حضرت حسان کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا۔

اهجو انت يا حسان فانه سب عينك روح القدس (2)

ترجمہ: اے حسان کفار کی ہجو کرو جبریل امین تمہاری مدد کریں گے۔

آپ اپنے دور کے شعراء میں سب پر غالب تھے اور دربار رسالت کے محبوب شاعر تھے۔ ان کے حق میں دعائی

”اللہ ایدہ بروح القدس“ (3)

اے اللہ جبریل امین کے ذریعے حسان کی مدد فرما۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کو بھی شدید صدمہ ہوا آپ نے اپنے فراق و غم کا اظہار ان اشعار میں کیا ہے۔

حال عينيك لا تمام كأنها كحلت ما قيها لكجل الدر مك

(1) مختصر تأريخ دمشق، ص 370/6

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 178/4

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 350/9

(3) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 150/9

مختصر تأريخ دمشق، ص 370/2

ترجمہ: تیری آنکھ کا کیا حال ہے وہ سوئی ہی نہیں گویا اس کے گوشوں میں آشوب چشم والے آدمی کا سرمہ ڈالا گیا ہے۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد اپنے آپکو مخاطب کر کے کہتے ہیں حسان تجھے کیا ہو گیا ہے کہ ہر لمحہ روتا ہی رہتا ہے۔ تجھے نیند نہیں آتی یوں لگتا ہے کہ تیری آنکھوں میں آشوب چشم کا سرمہ ڈال دیا گیا ہے۔ آنکھیں اس تکلیف کی وجہ سے سوتی نہیں۔

جزعاً علی المہدی اصبح ناویاً یاخیر من وطئ الحصى لا تبعد

ترجمہ: اس ہدایت یافتہ محبوب کی وفات کی وجہ سے آنکھ نہیں سوتی اے زمین پر چلنے والوں میں بہترین ذات خدا کرے آپ ہم سے کبھی جدا نہ ہوں۔

اس شعر میں حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بے تابی اور بے چینی کا ذکر اس طرح فرمایا ہے میری نیند اڑنے کی وجہ کوئی آشوب چشم کا سرمہ نہیں بلکہ محبوب کریم علیہ السلام کی جدائی ہے اور آنکھوں کو تکلیف یہ ہے کہ انہیں حضور ﷺ کا دیدار نہیں ہو رہا۔ اس شعر میں آپ نے دعا بھی کی ہے کہ حضور ہم سے کبھی دور نہ ہوں اس دوری کا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ محبوب دل سے دور نہ ہوں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن ہم حضور سے دور نہ ہوں۔

جنبی یقیك الترب لہفی لیتنی غیبت قبلک فی بقیع الغرقد

ترجمہ: میرا پہلو آپکو مٹی سے بچائے ہائے افسوس کاش میں آپ سے پہلے بقیع الغرقد میں دفن کر دیا جاتا۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فراق محبوب کو برداشت نہیں کر رہے ہیں اور رو کر اپنا حال برا کر لیا ہے۔ جسم ٹڈ حال ہو گیا ہے اپنی زندگی پر افسوس کر رہے ہیں کاش میں آپکے دفن ہونے سے پہلے ہی دفن کر دیا جاتا آپ سے پہلے مجھے موت آ لیتی اور مجھے آپکے فراق کا غم دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

بابی وامی من شہدت وفاتہ فی یوم الاثنین النبی المہدی

ترجمہ: میرے ماں باپ اس ہدایت یافتہ ہستی پر قربان ہوں جن کی وفات پر میں پیر کو حاضر ہوا تھا۔

سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم ﷺ سے اپنے پیار کو اس انداز میں پیش کر رہے ہیں کہ حضور میں تو فدا ہو چکا ہوں میرے ماں باپ بھی آپ پر قربان ہوں۔

و ظللت بعد وفاته متلبدا متلدا یا لیتنی لم

اولد

ترجمہ: اور آپ کے وصال کے بعد میں حیران ہوں کہ کمزور ہو گیا ہوں پریشان ہوں کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فراق میں گزرنے والی اپنی زندگی پر افسوس کر رہے ہیں کہ وہ کیا زندگی ہے جو حضور کے بغیر گزرے یہ زندگی ہر لمحہ بے چینی کی ہے دکھ پریشانی کی ہے نہ دن کو سکون ملتا ہے نہ رات کو چین اسی وجہ سے کہہ رہے ہیں کاش پیدا ہی نہ ہوتا۔

الاقیم بعدک بالمدینہ بینہم یا لیتنی صبحت سم الاسود

ترجمہ: اور کیا میں آپ کے بعد اہل مدینہ میں رہ سکوں گا کاش مجھے صبح ہی صبح کالے سانپ کا زہر پلا دیا جاتا۔

سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اس زندگی میں شدید گھٹن محسوس کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اب میں مدینہ میں کیسے رہوں گا۔ حضور ﷺ کی زیارت سے محروم ہوں صحابہ نظر آتے ہیں تو وہ بھی افسردہ ہیں مدینہ منورہ کی ہر شے انہی کی یاد دلاتی ہے اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہوں اس دکھ سے بچنے کا ایک ہی حل ہے کہ مجھے کوئی زہریلا سانپ ڈسے اور موت آجائے۔

واحل امر اللہ فینا عاجلا فی مروحة من یومنا اوفی غدا

ترجمہ: یا پھر حکم الہی جلدی نازل ہو جائے آج ہی شام کے وقت یا کہ کل صبح کو۔

کشتہ عشق رسول حضرت حسان فرماتے ہیں اب صدمات برداشت کر نیکی ہمت نہیں اگر زندہ رہے تو صدمات اور بڑھتے جائیں گے آتش فراق میں مزید جلنا پڑے گا بہتر تو یہی معلوم ہوتا ہے آج ہی شام کے وقت موت آجائے یا کل صبح کو اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔

فقوم ساعتاً فلقی طیباً محض ضرائبہ کریم المہدی

ترجمہ: پھر ہماری قیامت قائم ہو جاتی اور ہم ایسے مقدس شخصیت سے جا ملتے جو خالص عادت والی ہے

اور کریم الاصل ہے۔

اس شعر میں سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر ایک مرتبہ اس جدائی کو ناقابل برداشت بیان کیا اور کہا کہ جب تک حضور سے ملاقات نہیں ہو جاتی۔ سکون نہیں مل سکتا اس لیے فرما رہے ہیں کہ محبوب کی جدائی اس صورت میں ختم ہو سکتی ہے کہ قیامت قائم ہو جائے اور پھر حضور سے جا ملیں۔

يا ابن امنة المبارك ذكرها ولدته محصنة بسعد الاسعد

ترجمہ: اے آمنہ کے لال آپکا ذکر بابرکت ہے۔ جب آپکو ایک پاک دامنہ خاتون نے مبارک وقت میں جنا۔

سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شعر میں سیدہ آمنہ کو ہدیہ تبریک پیش کیا ہے اور آپکی ولادت باسعادت کا احسن انداز میں ذکر کیا ہے آپ کے اس شعر کے دوسرے مصرعے سے حضور ﷺ کی آمد کے موقعہ شریعت مطہرہ کے دائرہ کے اندر رہ کر محافل و مجالس میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کا اشارہ موجود ہے۔

نور اضاء على البرية كلها من يهد للنور المبارك يهتدى

ترجمہ: آپ ایسا نور ہیں جس نے کائنات منور کر دی جس انسان کی بھی نور مبارک کی طرف راہنمائی کی جائے وہ راہ پالیتا ہے۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آپ پوری کائنات کے راہنما ہیں جو بھی آپ سے نور حاصل کرنا چاہے وہ آسانی سے کر سکتا ہے۔

يا رب فاجمعنا معاً ونبينا في الجنة قبي عيون الحسد

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے نبی پاک کو جنت میں اکٹھا کر دے جو جنت حاسدوں کی آنکھوں کو دھندلا دیتی ہے۔

حضرت حسان درخواست کر رہے ہیں یا اللہ جس طرح ہم دنیا میں اکٹھے چلتے پھرتے تھے اور ہمیں آپ کی صحبت میسر تھی آپ کی صحبت سے سکون تھا چین تھا اور حاسد ہمیں اکٹھے دیکھ کر جل جاتے تھے اے اللہ کل قیامت کو بھی ہمیں اکٹھا کرنا تاکہ حاسد جل جائیں۔

في الجنة الفردوس فاكتهبنا يا ذا الجلال والعلاء والسود

ترجمہ: اے ہمارے رب قدوس ہمیں جنت میں جمع فرمانا اور جنت ہمارے لیے لکھ دے۔
سیدنا حسان بارگاہ قدس میں دعا گو ہیں کہ قیامت کے دن ہمیں حضور ﷺ کا ساتھ نصیب فرما۔

والله اسمع مابقيت بهالك الابكيت على النبي محمد

ترجمہ: اللہ کی قسم جب تک میں زندہ ہوں کسی مرنے والے کی خبر نہیں سنوں گا مگر اپنے نبی پاک ﷺ پر روؤں گا۔

سیدنا حسان فرماتے ہیں آپ کی وفات کا صدمہ اتنا بھاری ہے کہ ہر کسی کی وفات کے ساتھ آپ کی یاد آیا کرے گی اور کثرت سے آنسو بہاؤں گا۔ میرا رونا اس میت پر نہیں ہوگا۔ بلکہ حضور ﷺ کی جدائی اور فراق میں روؤں گا۔

يا ويح انصار النبي ومرهطه بعد المغيب في سواء الملحد

ترجمہ: ہائے افسوس حضور ﷺ کے انصار اور آپ کے گروہ کی لحد میں چھپانے کے بعد۔ حضرت حسان رضی اللہ اپنے صدمہ اور دکھ کے ساتھ انصار اور دوسرے مومنین کی تکلیف و صدمہ کا بھی ذکر کرتے ہیں انصار اور مہاجرین کو فرقت کے صدمے ہونے پر ان سے بھی اظہار افسوس ہے اور اپنی ان سے محبت کا ذکر ہے اپنی رحمت کی کا ذکر ہے کہ وہ بھی میری طرح قابل رحم ہیں۔

ضناقت بالانصار البلاد فأصبحوا سودا وجوههم كلون الاثمار

ترجمہ: تمام شہر انصار پر تنگ ہو گئے ان کے چہرے (اشم کے رنگ کی طرح) فراق میں سیاہ ہو گئے۔ سیدنا حسانؓ نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد تمام صحابہ کے صدمہ کا ذکر کیا ہے کہ فراق و غم سے صحابہ کے چہرے سیاہ ہو گئے تھے۔

ولقد ولدنا وبنينا قبرة وفضل نعمة بآلهم يجهد

ترجمہ: ہم نے آپ کو جنا اور ہم میں ہی آپ کی قبر ہے آپ کے احسانات بہت زیادہ ہیں جنکا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

چونکہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے والد گرامی قبیلہ نجار کے نواسے تھے اسی باعث حضرت حسان عرض کر رہے ہیں کہ آپ ہم میں پیدا ہوئے حضرت حسان کے لئے یہ عظیم سعادت تھی کہ حضور ﷺ کے نہال سے انکے والد محترم کا رشتہ تھا۔

والله اكرمنا به وهدى به انصاره في كل ساعة مشهد

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہی ذریعہ سے ہمیں عزت بخشی اور آپ ہی کے ذریعہ جنگ کی ہر گھڑی

میں آپ کے انصاری راہنمائی کی۔

سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھلے لفظوں اعتراف کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں عزت بخشی تو وہ حضور ﷺ کے صدقے سے ہی ہے۔ مہاجرین و انصار کو آپ ہی سے راہنمائی ملی۔

كنت السود لنا ظري فعمى عليك الناظر

من شاء بعدك فليمت فعليك كنت احامد

ترجمہ: محبوب پاک آپ ہماری آنکھوں کی روشنی تھے اب آپ کے دیدار سے آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ آپ کے بعد اب جو چاہے مرے مجھے کوئی پرواہ نہیں مجھے تو آپ ہی کی رحلت کا خوف دامن گیر تھا۔

صلى الله ومن يحف بعرشه الطيبون على المبارك احمد

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رحمت کرے اور عرش کو گھیرنے والے فرشتے اور پاکباز بندے حضور ﷺ پر درود شریف بھیجیں۔

سیدنا حسانؓ اپنی ایک مصیبت بھری خواہش کا اظہار کر رہے ہیں، کہ اے اللہ تو اپنے محبوب پر رحمتوں کا نزول فرما اور تیرے فرشتے اور تیرے نیک بندے تیرے محبوب پر درود بھیجیں۔

فرحت نصامی يثرب ويهودها

لما توامرى فى الضريح الملحد (1)

ترجمہ: مدینہ کے یہود و نصاریٰ خوش ہوئے جب آپ لحد میں چھپ گئے۔

حضرت حسان نے یہود و نصاریٰ پر تنقید کی ہے حضور کے وصال پر وہ خوش ہوئے کہ اب دین اسلام ختم ہو جائے گا مگر انکی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی۔ حضور ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام موجود ہیں جو آپ کے اس نظام مقدس کو چلاتے رہیں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ بعد خلقہ

(1) السہیلی ، الروض الانف ، ص 458/4

ابن ہشام ، السیرۃ ، ص 679/2

ابن ہشام ، السیرۃ ، ص 448/1

پانچواں باب
آپ ﷺ کی تجہیز و تکفین
اور خلافت کا انتخاب

انتخاب خلیفہ

اس واقعہ پر بعض لوگوں نے صدیق اکبر، عمر فاروق اور صحابہ پر بے جا اعتراضات کئے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی تجویز و تکفین سے پہلے سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنے خلیفہ بننے کے لیے اجتماع کیا حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ دراصل عین غم کے موقع پر ایک شخص نے محفل میں آکر بتایا کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار جمع ہو چکے ہیں اور وہ سعد بن عبادہ کو اپنا امیر بنانے کا فیصلہ کر چکے ہیں اس خبر پر سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر بن خطاب وہاں گئے اور اہل مجلس کو متوجہ کر کے حضرت سعد سے فرمایا کہ سعد تیری موجودگی میں حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ”خلافت کے حق دار قریش ہیں نیک لوگ قریش کے نیک لوگوں کے فرمانبردار ہوں گے اور بدکار لوگ قریش کے بدکاروں کے تابعدار ہوں گے“

اس استدلال سے قبل انصار نے اپنے حق میں دلائل دیئے اور قریش نے اپنے حق میں آخر حضرت سعد نے اس حدیث کے جواب میں کہا

”صدقت یا ابابکر نحن الوزراء وانتہ الامراء“ (1)

تم امراء ہو اور ہم تمہارے وزیر۔ حضرت سعد نے اپنا موقف بدل لیا اور اپنی دست برداری کا اعلان کر دیا۔ آپ کے اس اعلان پر سبھی انصار اور سبھی مہاجرین نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی جن لوگوں نے سقیفہ میں بیعت نہ کی انہوں نے مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو کر یہ شرف حاصل کیا۔ سقیفہ بنی ساعدہ مدینہ منورہ کا ایک تاریخی مقام ہے تاریخ اسلام کا یہ اہم واقعہ اس سے وابستہ ہے۔ یہ جگہ بنو ساعدہ کی ملکیت تھی بعض نے کہا کہ یہ جگہ اندرون شہر بنی حسین کے محلات کے جنوب میں واقع ہے۔ بعض اسے بیربضا کے قریب بتاتے ہیں مشہور مورخ مطری نے اسے ترجیح دی ہے شامی دروازہ کے باہر مشہور شاہراہ السجیم پر واقع ہے کسی وقت پاکستانی شفا خانہ یہیں تھا۔ اس جگہ پر اب بھی باغیچہ موجود ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قاثیم از الذہبی (المتوفی 748ھ)

میزان الاعتدال فی تقد الرجال ، ص 518/4

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی انتخابی تقریر

حضرت سعد بن عبادہ نے حمد و ثنا کے بعد اپنی انتخابی تقریر میں استحقاق خلافت پر مندرجہ ذیل

دلائل پیش کئے۔

☆ ہم انصار دین اسلام کے مددگار ہیں اور لشکر اسلام ہیں۔

☆ اے گروہ قریش تم اقلیت میں ہو اور ہم اکثریت ہیں۔

☆ اے قریش تم ہم میں آکر پناہ گزین ہوئے ہو خلافت ہمارا حق ہے۔

☆ انصار کو اسلام میں وہ سبقت حاصل ہے جو کسی کو نہیں۔

☆ حضور ﷺ کی تیرہ برس کی تبلیغ پر بہت کم لوگ اسلام لائے۔

☆ ان لوگوں میں حضور کی حفاظت کرنے کی ہمت بھی نہ تھی۔

☆ دین کی سر بلندی اور فروغ کا باعث انصار بنے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے انصار کے ذریعہ اپنے دین کی مدد کروائی۔

☆ انصار کو شرف ہے انہوں نے حضور ﷺ کی حفاظت کی۔

☆ جہاد کرنے کا شرف انصار کو ملا کہ فرض یہاں ہوا۔

☆ انصار کی ہیبت و شوکت سے دشمنوں کی گردنیں جھک گئیں۔

☆ حضور ﷺ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو انصار پر راضی تھے۔

☆ اے انصار حضور ﷺ کی آنکھیں تم سے ٹھنڈی تھیں۔

☆ منصب خلافت تمہارا ہی حق ہے۔ اسے حاصل کرو۔ (1)

یہ تقریر بڑی مقبول ہوئی مگر مہاجرین نے اعتراض کیا کہ ہمارا حق ہے ہم پہلے غلاموں میں سے ہیں ایک تجویز یہ پیش کی گئی کہ انصار و مہاجرین دونوں میں سے ایک ایک امیر منتخب کر لیا جائے

(1) ابن کثیر، السیرة، ص 494/4

السیوطی، تأریخ الخلفاء، ص 26/1

ابن کثیر، البدایة والنهاية، ص 296/5

مختصر تأریخ دمشق، ص 285/4

حضرت سعدیہ بات نہ مانے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جوابی تقریر

حمد و ثنا کے بعد

☆ اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو توفیق بخشی وہ سب سے پہلے اسلام لائے اور آپ کی تصدیق کی۔

☆ مہاجرین نے دشمنوں کی طرف سے سخت تکلیفیں برداشت کیں اور صبر کیا۔

☆ مہاجرین نے کسی حالت میں حضور ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

☆ مہاجرین ہی حضور ﷺ کے قریبی رشتہ دار ہیں اور خاندان ہیں۔

☆ انہیں ہی خلافت کا حق پہنچتا ہے۔

☆ اے انصار تمہاری فضیلت کا انکار نہیں مگر مہاجرین کے بعد۔

☆ اے انصار تم بے شک صاحب فضل ہو مگر قریش حسب و نسب کے لحاظ سے تم سے پہلے ہیں خلافت انہیں کا حق ہے۔

☆ اے انصار تم جانتے ہو پورے عرب میں جو فضیلت قریش کو ہے کسی کو نہیں۔

☆ عرب بغیر قریش کسی کی امارت پر متفق نہیں ہوں گے اتفاق کے بغیر نظام مملکت نہیں چل سکے گا۔

☆ اے انصار خدا سے ڈرو اور تفرقہ پیدا نہ کرو۔

☆ حباب بن منذر نے دوا میر بنانے کی تجویز کی تو آپ نے فرمایا۔

☆ دوا میروں کے انتخاب پر دین نہیں رہ سکے گا تفرقہ پڑ جائے گا امن برباد ہوگا

(1)

(2)

(3)

(4)

فناٹھے گا کیا تم نے سنا نہیں حضور ﷺ نے فرمایا نزع نہ کرو بزدل ہو جاؤ گے
☆ اے انصار ہم امیر ہوں گے تم وزیر۔

حضرت زید بن ثابت نے فرمایا حضور ﷺ مہاجرین میں تھے لہذا خلیفہ مہاجرین سے ہوگا
اس پر ہنگامی تقریریں ختم ہوئیں۔ حضرت زید نے صدیق اکبر کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کی (1)
ان ہنگامی اور انتخابی تقاریر کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کسی مصلحت
آمیز اور حکیمانہ انداز میں اس اضطراری کیفیت پر قابو پایا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی انتخابی تقریر

حمد ثناء کے بعد

- ☆ اے گروہ انصار تم نہیں جانتے ثانی اشہین کون ہے؟ وہ ابو بکر ہی ہیں۔
- ☆ قرآن مقدس نے لصاحبہ انہیں کے حق میں فرمایا۔
- ☆ لاتحزون فرما کر تسلی انہیں کو دی گئی ہے۔
- ☆ ان اللہ معنا میں صرف انہیں کا اعزاز ہے ورنہ علم اور احاطہ کے لحاظ سے
تو معیت عام ہے۔
- ☆ ان لا تنصروا فقد نصرہ اللہ ہیں ابو بکر کے علاوہ سبھی کو تہدید ہے۔
- ☆ ہجرت کے نازک موقعہ پر ابو بکر کو ہی معیت نصیب ہے۔
- ☆ فانزل اللہ سکینۃ انہیں کے لیے ہی ہے۔ (2)

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 316/12

ابن کثیر، السیرۃ، ص 394/4

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 269/5

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 258/11

ابن کثیر، السیرۃ، ص 242/2

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 223/3

الواقدی، المغازی، ص 1061/1

☆ عمر فاروق نے صدیق اکبر سے کہا آپ ہاتھ بڑھائیں کہ میں بیعت کروں
چنانچہ حضرت عمر اور ابو عبیدہ نے بیعت کا آغاز کیا اور لوگوں نے بیعت کا سلسلہ شروع کر دیا۔
اس کے بعد پھر سیدنا ابوبکر منبر پر آگئے اور حکیمانہ خطبہ دیا جسے حافظ ابوبکر الیمینی نے ابوسعید خدری سے
روایت کیا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حکیمانہ انداز

وصعد ابوبکر المنبر ونظر فی وجوہ القوم ولم یرا الزبیر قال دعا
بأ الزبیر فجاء قال ابن عمۃ رسول اللہ ﷺ وحواریہ امردت ان تشق
عصا المسلمین فقال لا تثرب یا خلیفۃ رسول اللہ ﷺ وقام فبایعہ
ثمہ نظر فی وجوہ القوم ولم یر علیاً فدعا بعلی بن ابی طالب فجاء فقال
یا ابن عم رسول وختنہ علی ابتغہ علی ابتغہ امردت ان تشق عصا
المسلمین قال لا تثرب یا خلیفۃ رسول اللہ وبایعہ (1)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لائے اور حاضرین کا جائزہ لیا حضرت زبیر
رضی اللہ عنہ دکھائی نہ دیئے تو انہیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا جب وہ آئے تو فرمایا اے اللہ کے رسول
کے پھوپھی کے بیٹے اور اللہ کے رسول کے حواری کیا آپ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتے
ہیں۔ (حضرت زبیر نے عرض کی) اے اللہ کے رسول کے خلیفہ ناراض نہ ہوں یہ کہہ کر اٹھے اور بیعت
کر لی حاضرین پر دوبارہ نظر ڈالی سیدنا علی المرتضیٰ نظر نہ آئے تو آپ کی خدمت میں آدمی بھیجا کہ بلا
لئے آپ پیغام سنتے ہی فوراً تشریف لے آئے۔ ابوبکر صدیق نے فرمایا اے اللہ کے رسول کے چچا کے
فرزند اور حضور کے پیارے داماد کیا آپ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے

(1) الصالحی، سبیل الہدیٰ والرشاد، ص 316/12

ابن کثیر، السیرۃ، ص 494/4

السیوطی، تأریخ الخلفاء، ص 26/1

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 279/5

جواب میں کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول کے خلیفہ اس تاخیر پر ناراض نہ ہوں یہ کہہ کر اٹھے اور صدیق اکبر کے ہاتھ پر بیعت کی۔ امام ابن کثیر نے کہا وذا حق یہی حق ہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک لمحہ کے لیے ہی صدیق اکبر سے الگ نہیں ہوئے۔ ساری نمازیں آپ کی اقتداء میں ادا کرتے رہے اور جب مرتدین کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میدان میں نکلے تو حضرت علی المرتضیٰ آپ کے ساتھ تھے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

شیعہ علماء کی زیادتی

ناسخ التواریخ کے حوالہ سے شیعہ علماء کا رطب ویابس اکٹھا کر کے سیدنا صدیق اکبر، سیدنا عمر فاروق کے بارہ غلط تاثرات پھیلا کر انصاف و دیانت سے بہت دور ہے۔ اور تحقیق کے خلاف ہے۔ ابن جریر کی جس روایت پر شیعہ علماء کا سارا تانا بانا موقوف ہے اس روایت کے پہلے راوی ہشام بن محمد بن سائب ہیں۔ ان کے متعلق حافظ ثمس الدین ذہبی اپنی کتاب میزان الاعتدال میں فرماتے ہیں۔

”قال احمد بن حنبل انما كان صاحب تسمير ونسب ماظننت

ان احد يحدث عنه قال الدامر قطنی وغيره متروك، قال ابن عساكر هو

رافضی، ليس بثقفة“ (1)

ترجمہ: امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ وہ قصہ گو تھا، محض نسب بیان کرنے والا تھا، میں یہ خیال نہیں کرتا کہ کوئی اس سے روایت کرتا ہے۔ دارقطنی کہتے ہیں وہ متروک ہے ابن عساکر کی رائے یہ ہے کہ وہ رافضی ہے، غیر ثقہ ہے، ابن ہشام کے استاذ ابو محمد ان کے بارہ میں بھی علماء نے لکھا ہے۔

”وقد كان شيعياً وهو ضعيف عند الائمة“ (2)

وہ شیعہ تھا اور آئمہ کے نزدیک ضعیف ہے۔ اب جب یہ ثابت ہو گیا کہ ابن ہشام غیر معتبر بندہ ہے، شیعہ مسلک کا آدمی ہے۔ آئمہ فن کے نزدیک ضعیف ہے تو اب اسکی روایت پر بحث کرنا جوابی

(1) الذہبی، میزان الاعتدال، ص 304/4

(2) الذہبی، میزان الاعتدال، ص 304/4

دلائل دینا وقت کا ضائع کرنا ہے۔

بہر حال میں اپنی کتاب کو ان بے معنی اعتراضات غیر معقول دلائل سے پاک ہی رکھنا چاہتا ہوں۔ ابن ہشام کا غیر معتبر ہونا، رافضی ہونا، امام حنبل کا انہیں محض قصہ گو فرمانا، دارقطنی کا متروک کہنا ان کے تمام اعتراضات کا جواب ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

بیعت کے بعد پہلی تقریر

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس انتخابی معرکہ میں سرخروئی کے بعد جو پہلا خطاب کیا ہے وہ نہیں کہ عظیم اعزاز مل جانے کے بعد کس قدر فروتنی ہے۔ کس قدر نیاز مندی ہے اور کس قدر عجز و انکساری ہے۔

اماً بعد ایہا الناس فانی قد ولیت علیکم ولست بخیر کم فان
احسنت فاعینونی وان اسأت قومونی۔ الصدق امانہ والکذب خیائنه
والضعیف فیکم قوی عندی حتی ازیح علتہ انشاء اللہ تعالیٰ والقوی
فیکم ضعیف فی اخذ منه الحق انشاء اللہ تعالیٰ لا یدع قوم الجہاد فی
سبیل اللہ الا ضربہم اللہ بالذل ولا تشیع فی قوم قط الفأ حشہ الا
عہم اللہ بالبلاء۔ اطیعونی اطعت اللہ ورسولہ فأذا عصیت اللہ
ورسولہ فلا اطاعته علیکم قوموا الی صلواتکم یرحمکم اللہ وهذا
اسناد صحیح (1)

ترجمہ: اے لوگو! میں تمہارا والی اور تمہارا امیر بنایا گیا ہوں اور میں تم سے بہتر نہیں ہوں اگر میں اچھا کام کروں تو میری مدد کرنا اور اگر کوئی برا کام کروں تو مجھ کو ٹھیک کر دینا صداقت امانت ہے اور جھوٹ

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 317/12

ابن کثیر، السیرۃ، ص 496/4

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 270/5

السیوطی، تأریخ الخلفاء، ص 27/1

خیانت ہے اور جو شخص تم میں ضعیف ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے تا آنکہ اسکی تکلیف کو دور نہ کروں انشاء اللہ اور جو تم میں قوی ہے میرے نزدیک کمزور ہے یہاں تک کہ میں اس سے حق وصول نہ کر لوں۔ جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتی ہے اللہ اس قوم کو ذلیل کرتا ہے۔ اور جس قوم میں برائی اور بے حیائی عام ہو جاتی ہے تو ساری قوم پر بلا و مصیبت آ جاتی ہے تم میری اطاعت کرو جب تک میں اللہ اور رسول کی اطاعت کروں اور جب میں اللہ اور رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت نہیں اب نماز کے لیے اٹھو اللہ تم پر رحم فرمائے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

تقریر کا دوسرا حصہ

موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں اور حاکم نے مستدرک میں عبدالرحمان بن عوف سے یہ بھی نقل کیا کہ آپ نے اسی خطبہ میں یہ کلمات بھی فرمائے ہیں۔

واللہ ما كنت حريصاً على الامارة يوماً وليلة قط ولا كنت

مراغباً ولا سألتهما الله في سرو علانيه ولكنني اشفقت من الفتنة ومالي

من الامارة من مراحة لقد قلدت اجر اعظيها مالي به من طاقة ولايد

الا بتقوية الله (1)

ترجمہ: اللہ کی قسم میں خلافت و امارت کا کبھی خواہش مند نہیں ہوا نہ دن میں نہ رات میں اور نہ کبھی اس کی طرف مائل ہوا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ سے میں نے کبھی خفیہ یا اعلانیہ دعا مانگی البتہ مجھے یہ ڈر ہوا کہ کوئی فتنہ نہ کھڑا ہو جائے اس لئے میں نے بادل خواستہ یہ منصب قبول کر لیا ہے۔ اور مجھے امارت میں کوئی راحت نہیں میری گردن پر ایک عظیم بوجھ ڈالا گیا ہے جس کے اٹھانے کی اپنے اندر طاقت نہیں پاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

تقریر کا تیسرا حصہ

قال ايها الناس ان كنتم ظننتم اني اخذت خلافتكم مرغبة فيها
او امرادة فيها واستيشأتم عليكم وعلى المسلمين فلا وانوي نفسي بيده
ماأخذتكم مرغبة فيها ولا استيشأتم اعليكم ولا على احد من المسلمين
فلا حرصت عليها قط ولا سألت الله سرا ولا علانية ولقد امرت عظيمي لا
طاقة لي به الا ان يعين الله ولو مردت انها الي اي اصحاب رسول الله على
ان يعدل فيها فبهي عليكم ولا بيعتة لكم عندي فامرو فموني احببتهم فانما
انا امرجل منكم۔ (1)

ترجمہ: اے لوگو! اگر تمہارا یہ گمان ہے کہ میں نے یہ خلافت اس لئے قبول کی ہے کہ میں خلافت میں
راغب تھا یا میں مسلمانوں میں اپنی برتری چاہتا تھا تو قسم ہے خدائے ذوالجلال کی جس کے قبضہ میں
میری جان ہے میں نے اس ارادہ سے خلافت کو قبول نہیں کیا۔ خدا کی قسم میں نے امارات اور خلافت
کے دن اور رات کبھی کسی ساعت میں کبھی حرص نہیں کی اور نہ ہی کبھی ظاہر و باطن میں اس سلسلہ میں
دعائے گئی۔ میری خواہش تو یہ تھی کہ میری جگہ یہ منصب کسی اور کے سپرد کر دیا جائے جو مسلمانوں میں عدل
کرے اور اب میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تمہاری امارت و خلافت تم کو واپس ہے اور جو بیعت تم میرے
ہاتھ پر کر چکے وہ سب ختم اب جسے چاہو امارت و خلافت سپرد کر دو میں بھی تمہارے اندر ایک فرد ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر خلافت سے دستبرداری کا
ارادہ فرمایا اور لوگوں کو بلا کر اس طرح خطاب کیا اور

(1) علاؤالدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری اشأزلی الہندی (المتوفی 975ھ)

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ص 615/5

إهأ الناس قد اقتكم ببعثكم فبأعو من أحببتم كل ذالك يقوم إليه
علی ابن ابی طالب فبقول لا و الله لا نقبلک من ذالذو خرك وقد قدمک
مرسول الله ﷺ - (1)

ترجمہ: اے لوگو میں تمہاری بیعت واپس کرتا ہوں جس سے چاہو بیعت کر لو بار بار کہنے پر ہر مرتبہ
حضرت علی کھڑے ہوتے اور فرماتے اللہ کی قسم یہ ہرگز نہیں ہو سکتا ہم نہ آپ کو واپس کریں گے اور نہ
آپ سے واپس لیں گے کون ہے وہ جو آپ کو پیچھے ہٹائے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو آگے کیا ہے۔
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سنی، شیعہ اختلاف

مسئلہ خلافت پر سنی شیعہ اختلاف کا منشاء کیا ہے وہ چند ایک سطروں میں ہی پیش کرتا ہوں
بات آسانی سے سمجھ آجائے گی۔ شیعہ کے نزدیک خلافت کا دار و مدار قرابت پر ہے اسی وجہ سے حضور
ﷺ کے بعد خلافت حضرت علی کو ملنی چاہئے تھی کہ وہ حضور کے چچا زاد بھائی بھی ہیں اور داماد بھی
اہلسنت کا موقوف ہے جو شخص سب سے زیادہ خدا اور مصطفیٰ کے قریب ہو گا وہ خلیفہ ہو گا اگر خلافت
کا مدار قرابت نبی پر مانا جائے تو آپ کے بعد یا تو آپ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے یا پھر
حضور ﷺ کی اپنی بیٹی فاطمہ الزہرا کہ حضرت علی المرتضیٰ کی نسبت قرابت نبی ان میں زیادہ ہے
حضرت فاطمہ خلیفہ ہوتیں۔ انکی طرف سے کوئی مرد کام انجام دیتا رہتا۔ ان کے بعد ان کے بڑے
بیٹے حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوتے ان کے بعد حسین رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوتے چوتھی جگہ پر کہیں حضرت
علی المرتضیٰ کا نام آتا ہے۔ اگر داماد ہونے کے رشتہ کو آگے لایا جائے تو پھر انکی نسبت سیدنا عثمان رضی اللہ
عنہ زیادہ حق دار بنتے ہیں کہ انکے نکاح میں حضور کی دو بیٹیاں آئیں اسی باعث انہیں ذوالنورین کہا
جاتا ہے۔ رہا شیعہ کا یہ اعتراض کہ رقیہ اور ام کلثوم، حضرت خدیجہ الکبریٰ کے پہلے شوہر سے تھیں تو یہ

(1) علاؤالدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری اشأزلی الہندی (المتوفی 975ھ)

کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، ص 615/5

بات غلط ہے کہ کافی کلینی کی یہ عبارت ان کا جواب ہے۔

”فولد له منها قبل مبعثه القاسم وزينب وامر كلثوم بعد المبعث الطيب

(1) ”والطاهر، والفاطمه“

حضور ﷺ کے ہاں حضرت خدیجہ کے لٹن سے اعلان نبوت سے قبل قاسم، زینب، اور ام کلثوم پیدا ہوئے۔ اعلان نبوت کے بعد طیب، طاہر اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

غسل شریف

جب لوگ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت سے فارغ ہو گئے اس طرح امیر کا انتخاب کے اس اسلامی ریاست کے تحفظ کا اہتمام ہو گیا تو غسل شریف اور تجہیز و تکفین کی طرف متوجہ ہوئے۔

”سئل ابن عباس مرضی اللہ تعالیٰ عنہ کیف کان غسل النبی

ﷺ قال ضرب العباس کلة له من ثياب يمانية صفاف وصارت سنة
فينما ثم اذن لرجال من بني هاشم فعد دبين الحيطان والكلة ثم دخل
العباس ودعا علياً والفضيل ابناً سفيان ابن الحاث واسامة بن زيد فلما
اجتمعوا في الكلة القى عليهم الثعاس وعلى من وراء الكلة في البيت فاد
اهم من مناد انتهبوه وهو يقول لا تغسلوا النبي ﷺ فقال العباس لاندع
منه بصوت“ (2)

ترجمہ: ابن عباس سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ کو غسل کس طرح دیا گیا جواب میں فرمایا کہ والد ماجد حضرت عباس نے یمنی کپڑے کا ایک پردہ

(1) مختصر تأریخ دمشق، ص 300/1

مختصر تأریخ دمشق، ص 306/1

(2) مختصر تأریخ دمشق، ص 300/1

مختصر تأریخ دمشق، ص 306/1

ڈالا اور یہ پردہ ڈالنے کی رسم تمام نیک لوگوں میں عام ہو گئی پھر ہاشمیوں سے کہا آپ دیوار اور پردہ کے درمیان سے ہٹ جائیے پھر والد ماجد پردہ کے اندر گئے جہاں حضرت علی، حضرت فضیل، ابوسفیان بن حارث اور اسامہ بن زید کو بلایا جب یہ سب لوگ اندر چلے گئے تو ان پر اور پردہ کے باہر والوں اور سب گھر والوں پر نیند طاری ہو گئی اتنے میں ندا غیبی نے متنبہ کیا اور کہا رسول اللہ ﷺ کو غسل نہ دو کیونکہ آپ بالکل پاکیزہ ہیں تو حضرت عباس نے فرمایا کہ اس غیبی آواز پر ہم سنت نبوی کو ترک نہیں کر سکتے، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔

”قالت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امرادو غسل مرسل اللہ
ﷺ اختلافو فیہ فقالو واللہ مآندمری هل نجر ثیابہ اولا فسمعوا صوتا ان
اغسلو النبی ﷺ ثیابہ ما ثبت با السنہ ذکر غسلہ السیرۃ النبویہ لا۔

(1)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہدایت کی ہے آپ نے فرمایا جب حضور ﷺ کے غسل دینے کا وقت آیا تو صحابہ نے کہا کہ حضور ﷺ کو غسل کس طرح دیا جائے کیا جس طرح دوسری میتوں کو کپڑے اتار کر غسل دیا جاتا ہے۔ اس طرح دیا جائے یا کہ کپڑوں سمیت تو سبھی نے غیبی آواز سنی کہ حضور کو کپڑوں سمیت غسل دو۔ چنانچہ حضور ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دیا گیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) مختصر تأریخ دمشق، ص 300/1

مختصر تأریخ دمشق، ص 306/1

غسل مبارک کا شرف

غسل دینے کا شرف سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ، فضیل ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حصے میں آیا غسل دیتے ہوئے سیدنا علی المرتضیٰ نے فرمایا

”بابی وامی طیباً حیا ومیتاً“

’میرے ماں باپ قربان جائیں آپ زندگی میں بھی طیب و طاہر تھے اور وصال کے بعد بھی طیب و پاکیزہ ہیں۔ حضور ﷺ کے غسل شریف کے لیے قبا شریف کے قریب واقع ”بیر غرس“ سے پانی لایا گیا جس کے بارہ میں فرمایا

نعم البئر، بئر، غرس ہی من عیون الجنہ وماء، ماء، اطیب البیاء، (1)

غرس کا کنواں بہترین کنواں ہے یہ جنت کے چشموں سے بہترین چشمہ ہے اسکا پانی نہایت پاکیزہ صاف ستھرا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ میرے انتقال کے بعد بیر غرس سے سات مشکیزوں سے مجھے غسل دیا جائے۔ حضور ﷺ اس کنویں کا پانی نوش فرماتے تھے۔

الحمد للہ آج سے چالیس سال قبل مجھے جب پہلی حاضری نصیب ہوئی تو ترکوں کی تعمیر کردہ مسجد قبا شریف کے سامنے اس کنویں کی زیارت نصیب ہوئی وللہ الحمد۔ جب سب لوگ غسل کے لیے اکٹھے ہو گئے تو عوس بن خولی انصاری نے دروازہ کے باہر سے پکار کر کہا کہ علی خدا کے لیے مجھے بھی موقعہ دو چنانچہ حضرت علی مرتضیٰ نے انہیں اندر بلا لیا مگر غسل دینے میں حصہ نہ لے سکے یا پانی پکڑاتے رہے۔ آپ کے غسل کے پانی میں بیری کے پتے ملائے گئے تھے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر پکڑ لپیٹ کر آپ کی قمیض کے نیچے ہاتھ ڈال کر جسم پاک کو ملا آ پکو پہلی مرتبہ سادہ پانی سے اور دوسری مرتبہ بیری کے پتوں سے ملے ہوئے پانی سے اور تیسری مرتبہ کافور ملے ہوئے پانی سے

(1) ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 282/5

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 229/7

غسل دیا گیا۔

شواہد النبوہ میں ہے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کی زبردست قوت حافظہ میں فلسفہ کیا ہے تو فرمایا

”کَمَا غَسَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اجتمع ماء في جفوفه فرفعته بلساني هذا سبب قوة حفظي“

ترجمہ: آپ نے فرمایا میں نے جب حضور ﷺ کو غسل دیا تو آپ کی پلکوں میں جو پانی رہ جاتا ہے میں اسے اپنی زبان سے چوس لیتا اور میری دانست میں اسی برکت میں قوت حافظہ عطا ہوئی ہے۔
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

کفن مبارک

غسل شریف کے بعد آپ کے جسم اطہر کو خشک کیا گیا پھر آپ کو تین سفید کپڑوں کا کفن دیا گیا۔

’عن عائشة مرضى الله عنها قالت كفن النبي ﷺ في ثلثة أثوب بيض

سحو لية بلاد من اليمن“ (1)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں حضور ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا یہ کپڑے یمن کی ایک بستی حوّل کے بنے ہوئے تھے۔ لیس فیہا قمیص ولا عمامة، ان کپڑوں میں قمیص اور عمامہ نہ تھے۔

نوٹ: آج کل کفن میں مردوں کو ٹوپی پہنا دیتے ہیں پگڑی بندھا دیتے ہیں یہ سب خلاف سنت ہے اور بری بدعت ہے اللہ پناہ دے۔

اس طرح بعض علاقوں میں خواتین کو شلوار پہنانے کا رواج زور پکڑ گیا ہے یہ بھی فبیح بدعت

(1) ابن الجوزی، المنتظم، ص 427/1

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 326/12

ہے اللہ تعالیٰ سنت کی مخالفت سے بچائے کفن مبارک کے سلسلہ میں جو مختلف روایات ملتی ہیں ان سب میں مضبوط زیادہ صحیح یہی روایت ہے جو حضور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملتی ہے بعض کو غلط فہمی ہوگئی کہ حضور ﷺ کو قمیض میں غسل دیا گیا تھا۔ لہذا میت کو قمیض پہنائی جائے یہ صحیح نہیں کہ کفن پہناتے وقت وہ قمیض مبارک اتالی گئی تھی

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قبر مبارک

شیخ زین الدین مراغی نے اپنی کتاب تحقیق النضرہ میں لکھا ہے۔

طلحہ او کان لی المدینہ حفاران احدهما یلحد والاخر لا یلحد ودعا
العباس مرجلین فقال لیذهب احد کما الی ابی عبیدہ ابن الجراح وهو
کان یلحد لا هل مکة ولیذهب الاخر الی ابی طلحہ الانصاری وهو کان
یلحد لا هل المدینة ثم قال العباس اللهم خیر لرسولک ، فذهبنا فلم
یجد صاحب ابی عبیدہ ابا عبیدہ ووجد صاحب ابی طلحہ فلحد لرسول
الله ﷺ (1)

ترجمہ: مدینہ شریف میں دو شخص قبر کو دھونے کا کام کرتے تھے ایک لحد بناتے تھے اور دوسرے بغیر لحد کے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں آدمیوں کو بلایا اور فرمایا تم میں سے ایک ابو عبیدہ کو بلا لائے اور دوسرا ابو طلحہ انصاری کو وہ دونوں گئے حضرت عباس نے دعا کی (یا اللہ تو خود پسند فرما کہ کون قبر بنائے یا کون سی طرز کی قبر بنے) ابو عبیدہ تو نہ مل سکے حضرت ابو طلحہ انصاری مل گئے تو انہوں نے لحد والی قبر تیار کی

(1)

ابن کثیر، السیرة، ص 519/4

الصالحی، سبل الہدی والرشد، ص 334/12

السہیلی، الروض الانف، ص 451/4

ابن ہشام، السیرة، ص 662/2

قبر شریف میں حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل، حضرت قثم اترے سب سے زیادہ قبر میں حضرت قثم ٹھہرے رہے سب سے آخر میں قبر سے باہر اٹھے، شفران اور عوس بن خولی بھی حضرت علی کی اجازت سے قبر شریف میں اترے، شیخ محقق نے اپنی تحقیق کے بعد کہا قبر شریف میں صرف علی، عباس، قثم، فضل رضی اللہ عنہم ہی اترے شیخ محقق نے ماثبت بالسنہ میں یہ بھی کہا کہ قبر شریف کے اندر شفران نے ایک چادر بچھا دی تھی اور کہا اس چادر کو اب کوئی دوسرا استعمال نہیں کر سکے گا اور وہ قبر میں ہی رہ گئی تھی۔ قبر شریف بند کرنے کے بعد قبر شریف پر بلال بن رباح نے سرہانے سے پانسی تک ایک مشک پانی چھڑکا تھا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

نماز جنازہ

☆ امام محمد فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی نماز جنازہ لوگوں نے فرد افراد پڑھی۔ نماز جنازہ کسی امام کے ساتھ باجماعت نہیں پڑھی گئی۔ مسلمان گروہ درگروہ آتے نماز پڑھتے اور چلے جاتے کہ حضرت فرما رہے تھے جنازہ کے پاس سے چلتے جائیے شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ماثبت بالسنہ میں لکھا ہے۔ آپ کے جنازہ پر سب سے پہلے حضرت علی وعباس وبنو ہاشم نے نماز پڑھی پھر مہاجرین نے پھر انصار نے پھر دوسرے لوگوں نے فرد افراد نماز پڑھی۔

اس کے بعد خواتین اور آخر میں بچوں نے نماز پڑھی۔ شیخ محقق نے ایک روایت یہ بھی نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ سب سے پہلے مجھ پر میرا رب صلوٰۃ پڑھے گا پھر جبریل، میکائیل، اسرافیل، یکے بعد دیگرے پھر ملک الموت اپنے لشکر سمیت پھر دوسرے فرشتے گروہ درگروہ آکر صلوٰۃ ودرود پڑھیں گے اس صلوٰۃ ودرود کا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام فرشتے دعا مانگیں گے اور چلے جائیں گے۔

☆ شیخ محقق نے ابن جنون کے حوالہ سے ایک اور بات نقل کی ہے جب یہ پوچھا گیا کہ آپ پر کتنی مرتبہ صلوٰۃ پڑھی گئی تو جواب دیا بہتر ہزار اس پر کسی نے پوچھا یہ کیسے معلوم ہوا جواب فرمایا ان کتابوں کے ذریعہ پتہ چلا جو امام مالک کی خود نوشت تھیں۔ شیخ محقق نے کتاب الفائق کے حوالہ سے یہ بھی لکھا ہے کہ نماز پڑھنے والے آدمیوں کی تعداد ۳۰ ہزار تھی وہ فرشتے جو دعا مانگنے آئے تھے انکی تعداد ساٹھ ہزار

تھی۔ شیخ محقق نے اس ضمن میں ایک روایت یہ بھی نقل کی ہے کہ۔ لوگوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے پوچھا نماز جنازہ میں کیا پڑھیں تو انہوں نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ سے پوچھو جب حضرت علی سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ دعا پڑھو۔

ان الله ملائكتك يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً - لبك اللهم ربنا وسعديك صلوة الله البر الرحيم والملائكة المقر بون والنبي والصدّيقين والشهداء والصالحين، وما سبّح لك من شيء يا رب العالمين على محمد بن عبد الله الخاتم النبيين وسيد المرسلين وامام المتقين ورسول رب العالمين الشاهد البشير الداعي اليك السراج المنبر وعليه السلام“ (1)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور ﷺ پر صلوة بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود و سلام بھیجو اے اللہ ہم حاضر ہیں اور اے ہمارے رب تو ہی ہمارا مددگار ہے ”اللہ تعالیٰ جو پاک ہے اور مہربان ہے اس کی اور اسکے فرشتوں کی تمام نبیوں کی، صدیقیوں کی، شہیدوں کی صالح لوگوں کی اور اے اللہ جو شے تجھ پر تسبیح بیان کرتی ہے ان سب کی طرف سے حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ جو خاتم النبیین ہیں رسولوں کے سردار ہیں۔ متقین لوگوں کے امام ہیں، خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں شاہد ہیں بشارت دینے والے ہیں۔ تیرے ہی حکم سے بہتری کی طرف بلانے والے روشن چراغ ہیں۔ ان پر سلام ہوا البدایہ والنہایہ میں دوسری ایک اور دعا بھی لکھی گئی ہے نماز جنازہ میں جو دعا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پڑھی اور لوگوں نے اس پر آمین کہی یہ ہے۔

”اللهم انا نشهد انه قد بلغ ما انزل عليه ونصح لا متہ وجاهد في سبيل الله حتى اعز الله دينه وتمت كلمته وآمن به وحده به وحده ولا شريك له فا جعلنا الينا من يتبع القول الذي انزل معه واجمع بيننا وبينه حتى

(1) ابن كثير، السيرة، ص 528/4

الصالحی، سبیل الہدی والرشد، ص 330/12

الذہبی، تأریخ السلام، ص 159/1

ابن كثير، البدایة والنہایة، ص 286/5

تصرفه بنا فانه كان بالمومنين رؤفا مرحيما لا نبتغي بالايمن به بدلا
ولا نشترى به ثمننا قليلا“ (1)

ترجمہ: اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تیرے محبوب ﷺ نے وہ پیغام پہنچا دیا جو تو نے آپ پر نازل کیا تھا اور اپنی امت کو نصیحت کر دی کہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو عزت عطا فرمائی اور آپ کی دعوت درجہ کمال تک پہنچی اور تیری ذات کے ساتھ ایمان لائے جو وحدہ لا شریک ہے اے ہمارے معبود بحق ہمیں توفیق عطا کر کہ ہم اس قول کی پیروی کریں جو تو نے ان پر نازل فرمایا اور قیامت کے دن ہمیں حضور کے ساتھ اکٹھا کر اور حضور کو ہماری پہچان کرا اور ہمیں حضور ﷺ سے روشناس کرا بے شک تیرا محبوب مومنین سے روف و رحیم تھا۔

ہم آپ پر جو ایمان لائے ہیں اسے کسی قیمت پر تبدیل کرنے کے لیے تیار نہیں اور اس کے بدلے میں کوئی قیمتی چیز لینے کو تیار نہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اس دعا پر لوگ آمین کہہ رہے تھے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

تاریخ وصال

اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کا وصال پیر کے دن ہوا۔ ربیع الاول شریف میں ہو اگر ماہ ربیع الاول شریف کی تاریخ کیا تھی؟ بعض کہتے ہیں کہ پیر کے دن، ربیع الاول شریف کی بارہ تاریخ تھی، مگر اس پر اشکال ہے۔ جتہ الوداع میں آپ کا وقوف عرفات سبھی کے نزدیک جمعہ کے دن تھا لہذا نوں ذی الحجہ جمعہ تھا اور ذی الحجہ کی پہلی تاریخ پنجشنبہ (جمعرات) کو تھی تو ایسی صورت میں سال آئندہ میں دوشنبہ کو بارہویں ربیع الاول نہیں ہو سکتی۔ خواہ تینوں مہینے ذی الحجہ، محرم، صفر تیس دن کے مانے جائیں یا انتیس یا تیس کے یا بعض انتیس کے یا بعض تیس کے۔ اسی اشکال کی بنا پر بعض نے تاریخ

(1)

ابن کثیر، السیرۃ، ص 528/4

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 330/12

الذہبی، تأریخ السلام، ص 159/1

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 286/5

وصال ۱۳ ربیع الاول بتائی ہے اور بعض نے چودہ ربیع الاول - مزید تحقیق کیلئے فتاویٰ مولانا عبدالحی لکھنوی کی جلد سوم کا مطالعہ مفید رہے گا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بھی امید ہے کہ سوموار کو فوت ہونگا چنانچہ آپ کا وصال بھی سوموار کو ہی ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مسلمانوں تمہارے نبی کریم ﷺ کی پیدائش ہی سوموار کے دن ہوئی اور آپ کی بعثت بھی سوموار کو ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت بھی سوموار کو ہوئی مکہ مکرمہ کی فتح بھی سوموار کو ہوئی، سورۃ المائدہ کی آیہ کریمہ

اليوم اكملت لكم دينكم (1)

بھی سوموار کو نازل ہوئی، اور حضور ﷺ نے اسی دن (سوموار) کو الرفیق الاعلیٰ کی طرف رحلت فرمائی

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

مدت امامت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ کی بیماری کے دنوں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سترہ نمازیں پڑھائیں بعض حضرات نے بیس بتائی ہیں مگر البدایہ والنہایہ میں اس طرح ہے۔

قال الذی ہری عن ابی ابکر بن ابی سرۃ ان ابا بکر صلی بہم سبع عشرة

صلاة۔ (2)

سیدنا حسن بصری کی ایک روایت میں اس طرح ہے۔ وفي مراسيل الحسن البصري ان رسول الله ﷺ مرض عشرة ايام صلي ابا بکر با الناس تسعة ايام ثم خرج

(1) المائدة 3:5

(2) ابن كثير، البداية والنهاية، ص 356/5

ابن كثير، السيرة، ص 466/4

الطبري، تاريخ الرسل والملوك، ص 114/4

الذهبي، تاريخ الاسلام، ص 396/2

رسول اللہ ﷺ فی الیوم العاشر یهادی بین رجلین اسماء والفضل بن عباس حتی صلی خلف ابی بکر۔ (1)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ دس دن بیمار رہے جن میں سے نودن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نمازیں پڑھائیں پھر حضور ﷺ دسویں دن اسماء اور فضل بن عباس کے سہارے تشریف لائے اور ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی۔

یاخیر من دفت فی اقرب اعظمه

فطاب من طیبهن القاع والا کم

نفسی الفداء لقبرانت ساکنه

فیه العفاف و فیه الجود والکرم

ترجمہ: اے وہ ذات گرامی جو مدفونین میں سب سے بہتر ہیں جنکی خوشبو سے پوری دنیا مہک گئی۔ اے اللہ کے محبوب میری روح اس قبر پر قربان جس میں آپ جلوہ گر ہیں اس قبر میں جو دہی ہے، درگزر بھی، بخشش بھی ہے۔

انت الشفیع الذی ترجی شفاعته

علی الصراط ما زلت القدم

وصاحبک لا انسا مہا ابدا

منی السلام علیکم ماجری القلم (2)

ترجمہ: آپ شفیع ہیں جب پل صراط پر ڈگمگائیں تو آپ کی شفاعت کے امیدوار ہیں آپ کے دونوں ساتھی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم مجھے ہمیشہ یاد ہیں رہتی دنیا تک میری طرف سے آپ کو سلام ہے صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) السہیلی، الروض الانف ، ص 432/4

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ ، ص 266/4

(2) الصالحی ، سبل الہدی والرشاد، ص 380/12

الصالحی ، سبل الہدی والرشاد، ص 390/12

ابن الضیاء ، تأریخ مکۃ المشرقة والمسجد الحرام ، ص 177/1

ترکہ کی فہرست

ماترك رسول الله ﷺ عند موته درهماً ولا ديناراً ولا عبداً
ولا آمة ولا شيئاً الا بغلته البضا وسلاحه وامرناً جعلها صدقه وفي
خلاصة السير ترك رسول الله ﷺ يوماً مات ثوبى حيرة وازامرا
يسميناً وثوبين صحاريين وقبيصاً سحولياً كساء ابيض وفلان صفاً
السطبية قلناس او امربقاً وازا طوله خمسة اشبار وملحفة مورمسة
- قال رسول الله ﷺ نحن معشر الانبياء لا نورث ماتر كنا

صدقہ۔ (1)

ترجمہ: حضور ﷺ نے اپنے وصال کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا نہ دینار اور نہ غلام نہ لونڈی، اور نہ کوئی
شے مگر ایک سفید خچر، اور ہتھیرا اور کچھ زمین جس کو اپنی زندگی میں ہی مسلمانوں کے لیے وقف کر گئے
تھے۔ یہ روایت ام المومنین حضرت جویریہ کے بھائی عمر بن حارث نے بیان کی ہے جسے امام بخاری
نے کتاب الوصایا میں اور شیخ محقق عبدالحق علیہ الرحمہ نے مائت بالسنہ میں نقل کیا۔ شہنشاہ
کائنات کے ترکہ کی فہرست آپ نے پڑھی پوری زندگی فقیرانہ ہے۔ مالک کونین ہیں مگر ماحول
درویشانہ ہے عرش نشیں ہیں مگر بستر بوریا ہے۔

مندرجہ بالا روایت میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا ماتر کنا صدقہ ہم گروہ انبیاء کے مال میں میراث
نہیں ہم جو کچھ چھوڑیں وہ سب کا سب خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات ہے۔
انبیاء علیہم السلام کے ترکہ میں میراث نہ ہونے کی حکمتیں واضح ہیں۔

☆ انبیاء علیہم السلام امت کے حق میں روحانی باپ ہیں لہذا ان کا مال امت کے تمام افراد کے
لیے وقف ہوگا کسی ایک فرد یا چند افراد کے لیے مخصوص نہیں ہوگا۔

(1) الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد، ص 371/12

ابن الاثیر، اسد الغابۃ ، ص 343/2

البیہقی، دلائل النبوة، الرقم 3257، ص 440/8

الحاکم ، المستدرک، الرقم 1475، ص 57/4

☆ لوگوں کو معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام نے جو دعوت حق کے لیے جو محنتیں اور مشقتیں کیں وہ صرف اور صرف رضا الہی کے لیے تھیں۔

☆ انبیاء علیہم السلام ہر وقت بارگاہ قدس میں مقیم ہوتے ہیں۔ اور مالک حقیقی کی ملکیت ہر وقت انکی نظروں میں رہتی ہے اسی لیے اپنے آپ کو کسی شے کا مالک بھی نہیں سمجھتے۔ عوام کی نظروں سے چونکہ مالک حقیقی کی ملکیت اوجھل ہے اسی لیے وہ اپنے کو مالک سمجھ بیٹھے ہیں مگر انبیاء علیہ السلام تو اپنے آپ کو مالک مجازی بھی نہیں خیال کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہر وقت قدرت کے دسترخوان پر منتفع ہو رہے ہیں۔

اسی وجہ سے ان اموال میں انبیاء کرام پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں ہوتی اور نہ وفات کے بعد ان میں میراث اور وصیت جاری ہوتی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

چھ مقدس قبریں

☆ پہلی قبر مبارک خود حضور ﷺ کی قبر مبارک ہے جسے عرصہ دراز سے جسم مصطفیٰ ﷺ کو چومنے کا شرف حاصل ہے۔

حضور ﷺ کی قبر مبارک کی عظمت بیان کرتے ہوئے علامہ نور الدین سمہودی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب وفاء الوفاء میں اس طرح لکھا ہے۔

قد انعقد الاجماع علی تفضیل ماضم الاعضاء الشریفہ حتی علی الکعبہ۔ (1)

ترجمہ: اس بات پر اجماع ہے کہ زمین کا جو حصہ حضور ﷺ کے اعضاء مقدسہ کو لیے ہے وہ کعبہ انور پر بھی فضیلت رکھتا ہے۔

(1) ابن الضیاء ، تأریخ مکة المشرفة والمسجد الحرام ، ص 170/1

السسمہودی ، خلاصة الوفاء ، ص 30/1

قبر انور کی فضیلت بیان کرتے ہوئے علامہ سہمودی علیہ الرحمہ نے ایک اور بات بھی نقل کی ہے کہ۔

عن العبدی من المالکیۃ المشی الی المدینۃ لزیارۃ قبر النبی ﷺ افضل من الکعبۃ، (1)

ترجمہ: عبدی مالکی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی قبر انور کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ کا سفر اختیار کرنا کعبہ سے افضل ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے قبر انور کی فضیلت میں ایک اور روایت بھی نقل کی ہے۔

الحبيب لا يختار لحبيبه الا ما هو احب و اكرم عنده - (2)

ترجمہ: حبیب اپنے حبیب کیلئے وہی شے پسند کرتا ہے جو سب سے زیادہ محترم و معزز ہو معلوم ہوا حضور ﷺ کے لیے اس مبارک جگہ کا انتخاب اللہ تعالیٰ کے حضور معزز ہے محترم ہے۔

☆ دوسری قبر سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ہے اس میں خود حضور ﷺ اترے تھے۔

☆ تیسری قبر سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادہ کی ہے جو حضور ﷺ کے زیر تربیت تھے۔

☆ چوتھی قبر عبداللہ مرنی کی ہے جو تبوک میں فوت ہوئے انکی قبر، تجہیز و تکفین حضور ﷺ کی نگرانی میں ہوئی

☆ پانچویں قبر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ ام رومان کی ہے۔

☆ چھٹی قبر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کی

(1) ابن الضیاء ، تأریخ مکة المشرفة والمسجد الحرام ، ص 170/1

السسہودی ، خلاصة الوفاء ، ص 30/1

(2) الصالحی ، سبیل الہدی والرشاد ، ص 236/12

ابن الجوزی ، المنتظم ، ص 26/4

ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قبر شریف کی زیارت

حضور ﷺ کے مزار پر انوار کی زیارت، عبادات میں سے سب سے افضل عبادت ہے۔

زیارۃ قبر النبی ﷺ من او کد المستحبات وافضل القربات قریۃ من

الواجب حق من کان قدسۃ۔ (1)

ترجمہ: حضور ﷺ کی قبر انور کی زیارت اہم ترین مستحبات میں سے ہے اور عبادات میں سے سب سے افضل عبادت ہے۔ اور جس شخص کے لئے حاضری کی گنجائش ہو اس پر واجب کے قریب ہے۔

☆ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

”من وجد سعة ولم يقدم علیی فقد جفانی“ (2)

جس کو ہمت طاقت ہو اور میری زیارت نہ کرے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا ایک اور حدیث پاک میں اس طرح ہے۔

ما من احد امتی له سعة ولم یز مرئی لیس له عذر عند اللہ (3)

ترجمہ: میرا کوئی امتی جس کے لیے ہمت و قدرت ہو اور میری زیارت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا کوئی عذر قبول نہیں۔

☆ حافظ ابوعلی بن سکن سے اس طرح ہے۔

من جاء نی زائر الایمہ الا زیارتی کان حقاً علی ان اکون له شفیعاً یوم

القیۃ۔ (4)

(1) ابن الضیاء ، تأریخ مکة المشرقة والمسجد الحرام ، ص 169/1

(2) ابو الحامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی (المتوفی 505ھ)

احیاء علوم الدین ، فی زیارۃ المدینۃ ، ص 270/1

(3) بشارة المحبوب بتکفیر الذنوب ، ص 34/

(4) الغزالی ، احیاء علوم الدین ، ص 270/1

بشارة المحبوب بتکفیر الذنوب ، ص 34/1

ترجمہ: جس نے میری زیارت کی اور اس کا مقصود صرف میری زیارت ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں۔

☆ ایک اور حدیث شریف میں بھی عنوان اس طرح ملتا ہے۔

من زامر قبری وجبت له شفاعتی (1)

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت لازم ہوگی

☆ ایک اور حدیث میں اس طرح ہے۔

من زامرني بعد مماتي فكأنما زامرني في حياتي (2)

ترجمہ: جس نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا حیات ظاہری میں زیارت کی : شیخ عبدالحق محدث دہلوی ماثبت بالسنہ میں فرماتے ہیں اس عنوان پر احادیث کا بہت ذخیرہ موجود ہے

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قبر انور پر حاضری

☆ حضرت ابراہیم بن یسار فرماتے ہیں میں حج کے لیے گیا اور مدینہ منورہ میں دربار پر انوار پر

حاضری دی قبر انور پر حاضر ہو کر سلام پیش کیا فرماتے ہیں میں نے قبر انور سے سنا وعلیکم السلام۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سلام کا جواب

سلیمان بن تحیم فرماتے ہیں مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جو لوگ آپ کے ہاں حاضری دیتے ہیں اور آپ پر سلام پیش کرتے ہیں آپ ان کے سلام کو سمجھتے ہیں فرمایا ہاں میں جواب بھی دیتا ہوں یہ عنوان قرآن مقدس کی ایک آیہ مبارکہ سے

(1) البیہقی، شعب الایمان، الرقم 4000، ص 192/9

(2) البیہقی، السنن الکبریٰ، ص 246/5

زیادہ حسین اور گھرا ہوا ملتا ہے۔

”اذا جاءك الذين يؤمنون بآياتنا قل سلام عليكم“ (1)

جب ایمان دار تیرے حضور حاضر ہوں تو آپ انہیں خود سلام فرمائیں

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قبر انور سے سلام

ابن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قحط پڑ گیا لوگ پریشان ہو گئے بارش نہ ہوئی ایک آدمی پریشانی میں حضور ﷺ کے دربار پر انوار میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ امت پریشان ہے باران رحمت کا نزول ہو۔ تو اسے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے فرمایا جاؤ عمر فاروق سے میرا سلام کہہ دو اور ساتھ ہی بارش کی اطلاع بھی فرمادی۔ وہ آدمی خوشی خوشی خلیفۃ المسلمین کے پاس حاضر ہوا اور سارے واقعہ کی خبر دی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی طرف سے سلام ملنے پر یاد حبیب میں جی بھر روئے۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قبر انور سے حکم جاری کیا

امام ابو بکر بن مقری فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں خود اور ابوشیخ حرم نبوی میں حاضر تھے۔ ابو بکر فرماتے ہیں ہمیں شدت کی بھوک محسوس ہوئی اور اسی حالت میں سارا دن گزر گیا جب عشاء کا وقت ہوا تو میں حضور ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا اور اپنی بھوک و پیاس کی شدت کا ذکر کر دیا اور اپنی ساری کہانی سنا کر واپس آ گیا تھوڑی دیر بعد ایک علوی نوجوان پہنچا جس کے ساتھ دو غلام تھے اور ان کے پاس کھانے پینے کا سامان وافر تھا ہم سب نے پیٹ بھر کر کھایا فارغ ہونے پر اس علوی نوجوان نے کہا تم نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں کھانے کا شکوہ عرض کیا تھا لہذا حضور ﷺ نے آپ کے لیے میری ڈیوٹی

(1) الانعام 6: 54

(2) السبہودی، خلاصۃ الوفاء، ص 49/1

لگادی ہے کہ یہ سماں آپ تک پہنچاؤں۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

غرناطہ کا بیمار بچ گیا

ابو محمد الاشہلی فرماتے ہیں ہم غرناطہ میں ایک ایسے بیمار کے ہاں ٹھہرے جسے تمام اطباء نے لا علاج قرار دے دیا تھا۔ اس بیمار کے ایک خادم نے حضور ﷺ کے دربار میں ایک عریضہ لکھا جس میں اس نے اپنے آقا کی بیماری کا ذکر کیا تھا۔ اور شفا کی درخواست کی تھی ابو محمد فرماتے ہیں جو نبی یہ قاصد غرناطہ سے مدینہ منورہ پہنچا اور یہ خط دربار رسالت میں پڑھایا بیمار کو غرناطہ میں شفا مل گئی۔ (2)

ابن نفیس کو بچی نے کھانا کھلایا

ابن نفیس فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں تین دن تک بھوکا رہا بالآخر حضور ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا اور بھوک کی شکایت عرض کی واپس آکر بھوک سے نڈھال لیٹ گیا تھوڑی دیر بعد ایک بچی نے اپنے پاؤں کی ٹھوک سے مجھے جگایا اور اپنے ساتھ گھر چلنے کو کہا میں ساتھ ہولیا اس نے گھر لے جا کر مجھے گندم کی روٹی گھی اور کھجوریں پیش کیں ساتھ ہی بتایا خواب میں مجھے میرے نانا جان حضور ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں کھانا کھلایا جائے تمہیں جب بھی بھوک محسوس ہوا کرے آجایا کرو۔ (3)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قبر انور سے کھجوروں کا عطیہ

غالباً ۱۶۶۵ء کی بات ہے حرم نبوی میں حاضری تھی حضرت پیر سید حیدر علی شاہ علیہ الرحمہ بھی وہاں موجود تھے مختلف مسائل پر باتیں ہو رہی تھیں۔ تو حضور ﷺ کے کرم و فضل کا واقعہ چل نکلا تو انہوں نے حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ محدث علی پوری کا واقعہ سنایا جب وہ مدینہ منورہ

(1) السبہودی، خلاصۃ الوفاء، ص 49/1

(2) السبہودی، خلاصۃ الوفاء، ص 50/1

(3) السبہودی، خلاصۃ الوفاء، ص 49/1

حاضری دیتے تو ان کے لیے روضہ انور کی جالی شریف کا دروازہ کھول دیا جاتا، جالی شریف اور روضہ انور کی دیوار مبارک کے درمیاں حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے آپ کو ایک مرتبہ پوری رات اندر گزارنے کا موقع مل گیا صبح ہوئی تو خدام سے پوچھا گیا کہ رات کو کسی کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آیا ایک نے عرض کی حضور مجھے آدھی رات کے قریب شدید بھوک لگی اور بے تابانا انداز میں اپنی شدت کی بھوک کا ذکر کیا حضور ﷺ کے دربار میں درخواست عرض کرنا تھی میری جھولی میں کھجوریں گریں جو میں نے وہیں پیٹ بھر کر کھالیں حضرت پیر صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا یا روہ تو بہت بڑا تبرک تھا کچھ میرے لیے بھی بچا لیتا آخر تیرا پیر تھا اس نے عرض کی حضور اللہ کی قسم اس وقت آپ یاد ہی نہیں آئے ورنہ بچا لیتا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

آداب زیارت

وإذا خرج الزائر توجه الى المدينة الطيبة يكثر من الصلوة على



النبي ﷺ في الطريق لانه لا عبادة افضل منها بعد الفرائض فاذا وقع بصره

على شجرة المدينة وحرماً فليز دو في الصلوة والسلام على النبي ﷺ

وليستل الله تعالى ان يفقهه بز يامرته ويسعده في الدنيا والاخرة (1)

ترجمہ: جب کوئی زائر گھر سے چلے اور مدینہ منورہ کی جانب متوجہ ہو تو اسے لازمی ہے کہ دورانِ راہ رسول اللہ ﷺ پر بے شمار درود شریف پڑھتا جائے کیونکہ اس راہ کے مسافر کے لیے فرض عبادات کے بعد درود شریف پڑھنا ہی افضل عبادت ہے۔ زائر کی نگاہ جب مدینہ منورہ کے کسی درخت پر پڑے یا اسے حرم پاک نظر آئے تو بے اختیار درود شریف پڑھے اور دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ اس بابرکت زیارت سے اسے فائدہ ہو اور دنیا و آخرت میں سعادت مندی حاصل ہو اور پھر یہ دعا پڑھے۔

(1) ابن الضیاء تأریخ مکة المشرقة والمسجد الحرام، ص 173/1

اللهم ان هذا حرم رسولك فاجعله لي وقاية من النار وامانا من

العذاب وسوء الحساب۔ (1)

ترجمہ: اے اللہ یہ تیرے رسول اللہ ﷺ کا حرم محترم ہے اسے میرے لیے جہنم کی آگ سے پناہ گاہ بنادے۔ عذاب آخرت اور میرے حساب سے امن گاہ بنادے۔

ہو سکے تو زائر مدینہ منورہ میں داخلہ سے پہلے غسل کرے اچھا لباس پہنے خوشبو لگائے اور آسانی کے ساتھ جتنا ہو سکے صدقہ اور خیرات کرے یہ مستحب ہے پھر یہ دعا پڑھتا ہوا داخل ہو۔

بسم الله وعلى ملة رسول الله رب اد خلني مدخل صدق واخر جنی

مخرج صدق واجعل لي من لذنك سلطانا نصيرا۔ (2)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور میں رسول اللہ ﷺ کی ملت پر ہوں اے اللہ مقام صداقت میں مجھے داخل کر اور مجھے اپنے لطف و کرم سے غالب اور مددگار بنادے۔ پھر مسجد نبوی شریف کے دروازہ پر پہنچنے کے بعد اپنا دایاں پاؤں دروازہ میں رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

”اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك وفضلك“ (3)

اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے اور مجھ پر اپنے فضل و کرم کے دروازے کھول دے۔

تحیۃ المسجد ادا کرے ہو سکے تو ریاض الجنۃ میں ورنہ جہاں ممکن ہو۔

اس مقدس و مبارک جگہ نصیب ہو جانے پر سجدہ شکر بجالائے۔

☆ پر خلوص دعا مانگے کہ اس کی زیارت قبول ہو اور مزید نعمتوں کے حصول کی

درخواست کرے۔

☆ چہرہ انور کی طرف منہ کرے اور قبلہ شریف کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو پھر انتہائی عجز و انکساری

(1) ابن الضیاء تأریخ مکة المشرقة والمسجد الحرام، ص 173/1

(2) ابن الضیاء تأریخ مکة المشرقة والمسجد الحرام، ص 173/1

(3) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 338/12

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 447/12

قاضی عیاض، الشفاء، ص 81/2

ابن قیم، زاد المعاد، ص 332/2

اور آہستہ آہستہ آواز سے اطمینان کیساتھ بارگاہ رسالت میں اس طرح سلام عرض کرے۔

السلام علیکم یا سید المرسلین، السلام علیک یا خاتم النبیین
، السلام علیک یا قائد الغر المحجلین، اسلام علیک یا من ارسلہ اللہ
مرحمة العالمین، السلام علیک وعلی اہل بیتک وازواجک
واصحابک اجمعین السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ، (1)

ترجمہ: اے رسولوں کے سردار آپ پر سلام ہو، اے نبیوں کے خاتم آپ پر سلام ہو، اے حسینوں کے آقا
ومولیٰ ﷺ آپ پر سلام ہو اے رسول آپ پر سلام ہو آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رسول بنا کر
روانہ فرمایا ہے۔ آپ پر سلام ہو آپ کے اہل بیت پر ازواج مطہرات اور تمام صحابہ پر سلام ہو۔

السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ اشہد ان لا الہ الا
اللہ واشہد انک عبدہ ورسولہ وآمینہ وخیرتہ من خلقہ واشہد انک
قد بلغہ الرسالة وادیث الامانة وجاہدت فی سبیل اللہ حق جہادہ و
عبدت ربک حتی اتاک الیقین فجزاک اللہ عنا یا رسول اللہ افضل

ماجزی نبیاً عن امتہ۔ (2)

ترجمہ: اے نبی پاک آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوتی رہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں امین ہیں اور
اسکی مخلوق میں بہتر و برتر ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے رسالت کی تبلیغ فرمائی امانت کا حق ادا کیا اور
اللہ کی راہ میں پوری طرح جہاد فرمایا اور وصال تک اپنے رب کی عبادت کی ہماری درخواست ہے اللہ
تعالیٰ آپ کو وہ بہترین جزا مرحمت فرمائے جو کسی نبی کو اسکی امت کی طرف سے جزا دیتا ہے

اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما

صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید، اللہم بآمرک

(1) السبہودی، خلاصۃ الوفاء، ص 50/1

(2) السبہودی، خلاصۃ الوفاء، ص 50/1

علی محمد وعلی آل محمد کما بامرکت علی ابراہیم وعلی آل
ابراہیم انک حمید مجید، اللہم انک قلت وقولک الحق ولو انہم
اذللموا انفسہم جاؤک فاستغفرو اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدو
اللہ تواباً مرحیباً۔ (1)

ترجمہ

اے اللہ تعالیٰ درود انعامات ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر انکی آل پر ایسے نازل فرما جیسے
تو نے درود انعامات سے حضرت ابراہیم اور انکی آل کو نوازا۔ اے اللہ یقیناً تو ہی برتر ہے لائق حمد ہے
اے اللہ برکتیں نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی
آل پر برکتیں نازل فرمائیں اے اللہ تو ہی لائق حمد ہے اے اللہ تو نے ہی فرمایا ہے اور تیرا ہی فرمان حق
ہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اگر وہ آپ کے حضور آجائیں اور آپ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ
سے معافی مانگ لیں اور آپ انکے لیے دعا مغفرت فرمائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم
کرنے والا پائیں گے۔ زائر کو چاہیے کہ بارگاہ رسالت میں دعا کرتے بجل سے کام نہ لے بلکہ احباب،
دوست رشتہ دار والدین اعزاء و اقربا سبھی کیلئے دعا کرے کیونکہ آپ کی بارگاہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔

جلوہ جاناں

☆ صحیح مسلم شریف میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

”من رانی فی المنام فقد رءى الحق“ (2)

جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے یقیناً میرا ہی دیدار کیا۔

☆ مواہب اللدین نے اس طرح نقل کیا ہے۔

(1) السہودی، خلاصۃ الوفاء، ص 50/1

(2) الاحمد، المسند، الرقم 21558، ص 99/46

”ان من خصائص النبی ﷺ ان من رآه في المنام فقد رآه حقاً“

حضور ﷺ کی خصوصیت ہے کہ جس نے خواب میں آپ کا دیدار کیا تو اس نے حقیقتاً آپ کا ہی جمال جہاں آراء دیکھا کیونکہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

☆ یہی عنوان تیسری جگہ پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اس طرح ہے

”من رآني في المنام فقد رآني لا يبغي الشيطان ان يتشبه بي“ (1)

او کما قال ﷺ جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے یقیناً میرا ہی دیدار کیا کہ میری شباہت اختیار کرنا شیطان کے بس سے باہر ہے۔ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ کے حوالہ سے لا یتمثل فی صورتی کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

☆ چوتھی جگہ پر یہی عنوان حضرت ابوسعید کے ذریعہ سے اس طرح ملتا ہے جسے امام بخاری نے نقل کیا ہے۔

”ومن رآني في المنام فقد رآني فان الشيطان لا يتكوني“ (1)

جس نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا شیطان میری شباہت اختیار نہیں کر سکتا۔

☆ پانچویں جگہ پر حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے اور زیادہ طاقتور الفاظ نقل ہیں ”لا يترأى بي“ شیطان میں اتنی قوت ہی نہیں کہ وہ میری شباہت اختیار کر سکے، اگرچہ شیطان کو مختلف صورتیں بدل لینے کا اختیار ہے مگر رسول اللہ ﷺ کی صورت اختیار کرنا اسکی طاقت سے باہر ہے۔

☆ چھٹی جگہ حاکم نے عاصم بن کلیب کے حوالہ سے انکے والد کی زبانی یہ روایت کی ہے کہ میں

(1) البخاری ، الجامع الصحيح ، الرقم 107 ، ص 189/1

البخاری ، الجامع الصحيح ، الرقم 5729 ، ص 185/19

البخاری ، الجامع الصحيح ، الرقم 6479 ، ص 350/21

المسلم ، الجامع الصحيح ، الرقم 4207 ، ص 360/11

المسلم ، الجامع الصحيح ، الرقم 4207 ، ص 361/11

ابودود ، السنن ، الرقم 4369 ، ص 211/13

الترمذی ، السنن ، الرقم 2202 ، ص 236/8

ابن ماجه ، الصحيح ، الرقم 3890 ، ص 375/11

الاحمد ، المسند ، الرقم 2394 ، ص 426/5

نے حضرت عبداللہ ابن عباس سے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کا خواب میں دیدار کیا ہے انہوں نے کہا اچھا کیفیت بیان کرو، چنانچہ میں نے حضور ﷺ کی صورت کو حضرت حسن بن علی کی صورت کے مشابہ بتایا جس پر حضرت عباس نے فرمایا تم نے یقیناً حضور ﷺ کا جمال دیکھا ہے۔

☆ ساتویں جگہ پر قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کا یہ فرمان والا شان کہ ”جس نے مجھے دیکھا اس نے میرا ہی دیدار کیا“ اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں ہے کہ جس نے آپ کی ظاہری حیات طیبہ کی شکل میں دیکھا تو آپ کو ہی دیکھا مگر کسی دوسری شکل میں زیارت ہو تو اسکی تاویل کی جائے ایسا نہیں بلکہ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا جس شکل میں دیکھا آپ ہی ہیں امام نووی نے بھی اس طرح لکھا کسی نے آپ کو جانی پہچانی شکل میں دیکھا تو بھی آپ ہی ہیں اور اگر انجانی شکل پاک میں دیکھا تو بھی آپ ہی ہیں۔

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض کا قول منافی دیدار نہیں بلکہ اُنکے قول سے یہ صاف ظاہر ہے دونوں حالتوں میں دیدار سے مراد دیدار حقیقی ہے۔

☆ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی نے یہ بھی فرمایا ہے جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حضور ﷺ کی زیارت آپ کی متعارف شکل میں ہوگی تو حضور ﷺ کی زیارت ہے ورنہ تعبیر ہوگی ایسا کہنے والے لوگ اسلامی تعلیم سے بے بہرہ ہیں وہ فرماتے ہیں اگر یہ زیارت حالات دنیا کے مطابق نہیں تب بھی وہ حضور ﷺ کی زیارت ہی ہوگی کہ شیطان کو کسی طرح بھی طاقت نہیں کہ وہ کسی معمولی طریقہ سے ہی آپ کے مشابہ ہو سکے اگر خدا نخواستہ ایسا مان لیا جائے تو حضور ﷺ کے اس صریح کلمہ کی خلاف ورزی ہوگی کہ شیطان میری مثل اختیار نہیں کر سکتا چونکہ حضور ﷺ کا حکم کبھی کسی حالت میں غلط نہیں ہو سکتا لہذا زیارت جس انداز میں بھی ہوگی آپ کی ہوگی جس طرح حضور بیداری میں شیطان کے حربہ، تصرف سے محفوظ ہیں ایسے ہی خواب میں بھی محفوظ ہیں، خاص ابو بکر طیب، قرطبی، حافظ ابن حجر ثنی ایسے جلیل القدر لوگوں کا مؤقف یہی ہے۔

(1)

(2)

(3)

(4)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

انبیاء علیہم السلام کی حیات برزخ

اسی مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور حضور ﷺ کی برزخی حیات طیبہ پر بھی چند سطور لکھ دی جائیں۔ وہ اپنے وصال کے بعد اپنی قبور میں کس طرح تشریف فرما ہیں۔ تو اس سلسلہ میں یاد رہے کہ اہلسنت وجماعت کا متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں جو مقدس صفت تمام انبیاء علیہم السلام میں موجود ہوگی۔ سید الانبیاء میں بطریق افضل وعلیٰ اور درجہ کمال میں ہوگی کہ حضور ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات کو جامع ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات انہیں کے کمالات میں ضم ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری آنچہ خواباں ہمہ دارند تو تہا داری

یوسف علیہ السلام کا حسن، عیسیٰ علیہ السلام کی پھونک، موسیٰ علیہ السلام کا ید بیضا حسینوں کے جتنے بھی کمالات ہیں حضور وہ آپ اپنے اندر رکھتے ہیں۔

☆ انبیاء علیہم السلام کی برزخی حیات اگرچہ بظاہر محسوس نہیں ہوتی مگر یقیناً وہ انکی حیات حسی ہے جسمانی ہے۔ اگر انبیاء علیہم السلام کی برزخی حیات مقدسہ کو بھی عام روحانی حیات مانا جائے تو اس صورت میں نبی اور غیر نبی کی برزخی حیات میں کوئی فرق نہیں رہتا یہ حیات تو عام ایمانداروں کی بھی ہے کہ وہ اپنی قبر پر آنے والے کا سلام سنتے ہیں جواب دیتے ہیں نبی کی حیات میں واضح فرق مانا جانا ضروری ہے۔ ورنہ امتیاز نبوت ختم ہو کر مقام نبوت مجروح ہوگا۔ اگر انبیاء کی حیات بھی صرف اتنی ہی مانی جائے کہ وہ قبر پر آنے والے کے سلام کا جواب دیتے ہیں تو یہ نظریہ انتہائی کمزور ہے کہ ایسی حیات سبھی کے لیے ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

”مامن احد یسر بقبر اخیه المؤمن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلمہ الاعرفہ

(1)

(2)

(3)

(4)

ومر دعليه السلام مرواه ابن عبد البر صحه ابو محمد عبد الحق“ (1)

ترجمہ: جو شخص اپنے مومن بھائی کی قبر سے گزرے جس کو مرنے سے پہلے وہ دنیا میں پہچانتا تھا اور اس پر سلام کرے تو وہ مردہ بھی اسکو پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔
اس حدیث کو ابن عبد البر نے روایت کیا ہے اور اسے شیخ عبدالحق نے صحیح بتایا ہے۔
دوسری حدیث میں اس طرح ہے

”قال ﷺ ان الميت يعرف من يغسله ويحمله ويدليه في قبره“ (2)

حضور ﷺ نے فرمایا میت اپنے غسل دینے والے کو، جنازہ اٹھانے والے کو، قبر میں رکھنے والے کو پہچانتی ہے۔

تیسری حدیث شریف میں ہے

”اذا مرتم بقبور ققولو السلام عليكم يا اهل القبور“ (3)

جب تم قبرستان سے گزرو تو کہو کہ اے اہل قبور تم پر سلام ہو تم پہلے آگئے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آرہے ہیں اور انشاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں
یہ حیات تو عام مومنین کی حیات جیسی ہے نبی کی حیات کا عقیدہ یہ رکھا جائے وہ اپنے جسم انور کے ساتھ حیات حسی کے ساتھ جلوہ فرما ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

انبیاء علیہم السلام قبروں میں نماز پڑھتے ہیں

☆ ابو یعلیٰ نے اپنی مسند سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

(1) السہودی، خلاصۃ الوفاء، ص 448/1

(2) شرح الزمرقانی، ص 369/7

(3) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 385/8

(4)

عن انس رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال الانبياء احياء في قبورهم

يصلون۔ (1)

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔

☆ شیخ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو حسن فرمایا ہے شیخ مناوی فیض القدر میں فرماتے ہیں هذا حدیث صحیح (علامہ سیوطی علیہ الرحمہ مرقاۃ اصعود حاشیہ سنن ابی داؤد میں فرماتے ہیں انبیاء علیہم السلام کی حیات کے بارہ میں احادیث درجہ تو اتر کو پہنچی ہیں فرماتے ہیں۔

حيات النبي ﷺ في قبره هو وسائر الانبياء معلومة عندنا

علماً قطعياً لما قام عندنا من الدلالة في ذلك وتواترت به الاخبار الدالة

على ذلك۔ (2)

ترجمہ: حضور ﷺ کی حیات اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام کی حیات اپنی اپنی قبر میں علم قطعی اور یقینی سے معلوم ہے اس لیے کہ حیات انبیاء دلائل سے ثابت ہے اور احادیث متواترہ اس پر شاہد ہیں۔
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

نبی کا جسم زمین پر حرام ہے

☆ حضور ﷺ نے فرمایا ”اکثر والصلوة علی یوم الجمعة“ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔

صحابہ نے عرض کی حضور

(1) ابو یعلیٰ، المسند، الرقم 3331، ص 445/7

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 357/12

ابن الضیاء تأریخ مکتہ المشرقة ولمجسد الحرام، ص 171/7

السمہودی، خلاصۃ الوفاء، ص 43/1

(2) ابو یعلیٰ، المسند، الرقم 3331، ص 45/7

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 357/12

”كيف تعرض صلواتك عليك وقد امرت فقال ان الله تعالى حرم على

الارض ان تأكل اجساد الانبياء“ (1)

ترجمہ: حضور صلوٰۃ وسلام آپ پر کیسے پیش ہوگا حالانکہ وفات کے بعد آپ کا جسم پاک تو مل چکا ہوگا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کے جسم کو کھائے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا، امام بیہقی فرماتے ہیں اس حدیث کے اور بھی شواہد ہیں اور حدیث صحیح ہے۔

صحابہ کرام کے اس سوال سے اور حضور ﷺ کے جواب سے واضح دلیل ہے کہ حیات سے مراد جسمانی حیات ہے روحانی حیات مراد نہیں اگر صرف روح پرورد شریف کا پڑھا جانا مراد ہوتا تو صحابہ یہ عرض نہ کرتے کہ حضور وفات کے بعد تو آپ کا جسم بوسیدہ ہو جائے گا۔ اور پھر حضور ﷺ کا یہ جواب فرمانا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسم کو کھائے یہ سارا عنوان بے معنی ہو جائے گا۔

☆ سنن ابن ماجہ میں ابوالدرداء سے روایت ہے صحابہ کرام کے اسی سوال پر فرمایا۔

”ان الله حرم على الارض ان تأكل اجساد الانبياء فبى الله حى

يرزق“ (2)

اللہ تعالیٰ نے زمین کو حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے اللہ کا ہر نبی قبر میں زندہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے رزق دیا جاتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

اونچی آواز سے تکلیف

☆ شیخ تقی الدین سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں صدیق اکبر، عمر فاروق رضی اللہ عنہما مسجد

(1) ابوداؤد، السنن، الرقم 883، ص 239/3

ابوداؤد، السنن، الرقم 1308، ص 325/4

(2) الصالحی، سبل الہدی والرشد، ص 133/3

حلیۃ الاولیاء، ص 325/1

فیض القدیر، ص 111/2

نبوی شریف میں اونچی آواز سے بات کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ اور جو شخص اونچی آواز سے بات کرتا اسے فرماتے

”لقد اذیت رسول الله في قبره“ (1)

تو نے آواز بلند کر کے حضور ﷺ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ اس سے واضح ہے حضور ﷺ اپنی قبر انور میں جسم انور کے ساتھ زندہ ہیں جیسے قرآن مقدس کا یہ ارشاد آپ کی ظاہر زندگی میں ہے۔

”لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبي“ (2)

اپنی آوازوں کو حضور کی آواز پر اونچا مت کرو ایسے ہی یہ حکم بعد از وصال بھی ہے۔

آواز سے تکلیف دہیل حیات ہے

☆ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا اگر کوئی مسجد نبوی شریف کے متصل مکان کی دیوار میں کیل ٹھونکتا تو آپ ادھر کہلا بھیجتیں حضور ﷺ کو کیل ٹھونکنے کی آواز سے تکلیف نہ پہنچائیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قرب و بعد کا تعلق حیات جسمانی سے ہے

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ نے فرمایا

”من صلی علی عند قبر سمعته ومن صلی علی غائباً بلغته“ (3)

ترجمہ: جو شخص میری قبر کے قریب مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اسے میں خود سنتا ہوں اور دور دراز سے مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ پر پہنچا دیا جاتا ہے۔ اس حدیث شریف میں جو قرب و بعد کا ذکر فرمایا گیا ہے ظاہر ہے یہ قرب اور بعد حیات جسمانی کے لحاظ سے ہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ حیات روحانی کے لیے تو یہ قرب و بعد کا کوئی مسئلہ نہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) لصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 361/12

(2) الحجرات 2:49

(3) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 358/12

قاضی عیاض، الشفاء، ص 79/2

حضور قبر میں زندہ ہیں

المعتمد انه صلى الله عليه وسلم حي في قبره كسائر

الانبياء في قبورهم هم هم احياء عنه مرهم (1)

ترجمہ: وہ عقیدہ جس پر سلف صالحین کا اعتماد ہے وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسے دوسرے انبیاء علیہم السلام اللہ کے نزدیک زندہ ہیں۔

صلى الله تعالى على حبيبہ سيدنا محمد وعلى آله وصحبه بعدد خلقه

انبیاء کی آمد جسمانی تھی

معراج کی رات حضور ﷺ کی انبیاء علیہم السلام سے ملاقات روح اور جسم دونوں کے ساتھ تھی اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام کی مسجد اقصیٰ میں حاضری روح اور جسم دونوں سے ہے۔ (2)

صلى الله تعالى على حبيبہ سيدنا محمد وعلى آله وصحبه بعدد خلقه

آہٹ سے تکلیف

ایک مرتبہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے کواڑ بنوائے تو یہ حکم دیا کہ یہ دروازے مدینہ منورہ سے باہر تیار کئے جائیں تاکہ ان کے بنانے کی آواز مسجد نبوی شریف میں نہ آئے اور اس آواز کی وجہ سے حضور ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔ (3)

صلى الله تعالى على حبيبہ سيدنا محمد وعلى آله وصحبه بعدد خلقه

قبر شریف سے اذان

ابو نعیم نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے جن دنوں یزیدی فوج مسجد نبوی شریف میں

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 444/12

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 448/12

(3) شرح الزمرقانی، ص 227/1

داخل ہوئی اور اس کے ظلم و تشدد کے باعث کوئی مسجد نبوی میں نہ رہا حضرت سعید نے اپنے کو مجذوب سا ظاہر کیا حضرت سعید فرماتے ہیں ان دنوں جب نماز کا وقت آتا تو میں قبر مبارک سے اذان سنتا اس کے مطابق نماز ادا کرتا، تین دن تک مسجد شریف میں نماز نہیں ہوئی اور میں قبر مبارک سے اذان سن کر نماز پڑھتا تھا۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

جسمانی حیات

واما ادلة حیات الانبیاء فمقتضاها حیات الابدان کحالة

الدنیا مع الاستغناء عن الغذاء (2)

حیات انبیاء علیہم السلام کے تمام دلائل کا مقتضی یہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے ابدان اور اجسام مقدسہ کے ساتھ زندہ ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

قبروں میں نماز

عن یوسف بن عطیہ قال

”سبعت ثابت البنائی یقول الحمید الطویل هل بلغک ان احد یصلی فی

قبرہ الا الانبیاء قال لا۔ (3)

ترجمہ: یوسف بن عطیہ سے روایت ہے میں نے ثابت بنائی کو حمید طویل سے کہتے ہوئے سنا کہ کیا تمہیں کوئی ایسی حدیث پہنچی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کوئی قبر میں نماز پڑھتا ہے انہوں نے

(1) شرح الزمرقانی، ص 364/7

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 365/12

(3) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 367/12

ابن کثیر، السیرۃ النبویہ، ص 105/1

حلیۃ الولیاء، ص 354/1

جواب دیا کہ نہیں یہ حدیث شریف انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی کی واضح دلیل ہے۔
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا

امام بیہقی نے واقعہ معراج میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے

”وقد مرأيتني في جماعة من الانبياء فاذا موسى قائم ويصلي“ (1)

میں نے اپنے آپ کو بھی انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں دیکھا پھر موسیٰ علیہ السلام کو وہ کھڑے ہوئے
نماز پڑھ رہے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

انبیاء کی ارواح لوٹادی جاتی ہیں

قال الامام البيهقي في كتاب الاعتقاد الانبياء عليهم السلام

بعد قبض مردت اليهم امرواحهم احياء عند ربهم۔ (2)

ترجمہ: امام بیہقی کتاب الاعتقاد میں فرماتے ہیں حضرات انبیاء علیہم السلام کی ایک مرتبہ روح قبض کے
بعد پھر ان کی روحيں انکے بدنوں میں واپس کر دی جاتی ہیں استدلال کے طور پر یونہی کہا جاسکتا ہے
مومن کی روح کو اس کے اچھے کاموں کے صلہ میں اعلیٰ علیین کے بہترین مقام پر رکھا جاتا ہے کہ پوری
کائنات کے اعلیٰ ترین مقامات حضور ﷺ کے جسم انور سے کم درجہ رکھتے ہیں لہذا پھر جسم میں لوٹادی گئی
ہے۔ وہ اپنے رب قدوس کے پاس شہداء کی طرح بلکہ ان سے بڑھ کر زندہ ہیں اور شہداء کے بارہ میں
جمہور علماء کا موقف یہ ہے۔

ذهب كثير من السلف الى انها حقيقة بالروح والجسد ولكن لا ند

مرکھا۔ (3)

(1) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 361/12

ابو ذرعة، تأریخ دمشق، ص 472/7

ابن اسحاق، السيرة، ص 105/1

(2) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 113/1

(3) شہاب الدین محمود ابن عبداللہ الحسینی اللوسی، تفسیر آلوسی، ص 64/2

بہت سے علماء کا موقف یہ ہے کہ شہداء کی حیات جسم اور روح دونوں کے ساتھ ہے مگر ہم اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔ اگر نبی کی حیات شہید کی حیات سے کم ہو تو نبوت کی عظمت شہید سے کم ہوگی جو قطعاً درست نہیں ہے اور جب شہید کی حیات کیلئے جسم اور روح دونوں کا ہونا ثابت ہے تو نبی کی حیات شہید سے کہیں ارفع و اعلیٰ جسمانی ہوگی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

شہید کی حیات نبی کا صدقہ ہے

شہید کو یہ مرتبہ حیات نبی کی شریعت کی حفاظت کے صلہ میں ملا ہے اور شہید کا جتنا اجر ہے قیامت تک حضور ﷺ کے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہے گا لہذا حضور ﷺ کی حیات تمام شہداء کی حیات سے ارفع و اعلیٰ اور قوی ہوگی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا حلفیہ بیان

عن ابن مسعود قال لان احلف تسعا ان رسول الله ﷺ قتل

احب الي من ان احلف واحدة انه لم يقتل و ذالك ان الله تعالى اتخذه

نبياً واتخذه شهيداً۔ (1)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نو مرتبہ یہ قسم کھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ (خبر کی زہر کے باعث) مقتول ہوئے یہ بہتر ہے کہ میں ایک مرتبہ قسم کھاؤں کہ نبی کریم ﷺ مقتول نہیں ہوئے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بھی بنایا اور شہید بھی

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

نبی کی حیات شہید سے اعلیٰ ہے

علامہ خفانی فرماتے ہیں

”الانبياء والشهداء احياء وحيات الانبياء اقوى من الشهداء“ (1)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام اور شہداء یہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں لیکن انبیاء کی حیات شہداء کی حیات سے قوی ہے۔

”لا شك في حياته ﷺ بعد وفاته و كذا سائر الانبياء عليهم السلام

احياء في قبورهم هم حياتهم اكمل من حيات الشهداء“ (2)

حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی حیات میں کوئی شک شبہ نہیں اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی حیات شہداء کی حیات سے مضبوط و قوی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

میرا علم موت کے بعد بھی حیات کی طرح ہے

امام بیہقی نے حیات الانبیاء میں اور اصہبانی نے ترغیب میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے حضور ﷺ نے فرمایا

”ان علمي بعدد موتي كعلمي في الحيات“ (3)

بے شک موت کے بعد میرا علم ایسا ہی ہے جیسا حیات میں میرا علم ہے۔ جس سے ظاہر ہے حضور ﷺ کے علم و فضل اور کمالات نبوت پر موت اثر انداز نہیں ہوئی اور آپ کی صفات حسب سابق حیات سے ہی وابستہ ہیں

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 365/12

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 365/12

(3) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 358/12

عالم امثال میں زیارت

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

”لما دخلت المدينة المنورة وزمرت الروضة المقدسة على صاحبها

الصلوة والسلام رايت مروحته ﷺ ظاهرة بالمرزة ولاني عالم الامرواح

قط بل في الامثال“ (1)

ترجمہ: جب میں مدینہ منورہ داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک کو ظاہر اور عیاں دیکھا نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ عالم امثال میں ان آنکھوں سے قریب۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

توجہ الی الخلق

یہی شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ دوسری جگہ فرماتے ہیں

”لم یزل ﷺ ولا یزال متوجهاً الى الخلق مقبلاً اليهم بوجهه“ (2)

حضور ﷺ ہمیشہ مخلوق کی طرف متوجہ ہیں انکی طرف اپنا رخ انور فرمائے ہوئے ہیں مخلوق کی طرف رخ انور فرمانا ان کے حیات جسمانی کی دلیل ہے۔

یہی شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ اسی مضمون سے کچھ آگے چل کر فرماتے ہیں

”لما كان وجهه ﷺ الى الخلق كان قريباً جداً من ان يرتفع انسان اليه

بجهد فيغيشه ويفيض عليه من بر كاته“ (3)

ترجمہ: جس وقت آپ مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو آپ نہایت قریب ہوتے ہیں کہ انسان اپنی کوشش سے عرض کرے اور آپ فریاد رسی کریں اسے برکات سے نوازیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) فیوض الحرمین، ص 27

(2) فیوض الحرمین، ص 30

(3) فیوض الحرمین، ص 30

حضور اکا خاصہ

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے حضور ﷺ کی جسمانی حیات کے بارہ میں اسی کتاب فیوض الحرمین میں ایک جگہ پر واضح فرمایا

”قفطنت ان له خاصة من تقویم مروحہ بصورة جسدہ علیہ الصلوۃ

والسلام ان الانبیاء لا یوتون وانهم یصلون ویحجون فی قبورهم۔ (1)

ترجمہ: مجھے معلوم ہوا روح کو جسم کی صورت میں قائم کرنا حضور ﷺ کا خاصہ ہے یہی وہ بات ہے جس کی طرف آپ نے اپنے اس قول میں اشارہ فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام مرتے نہیں اور وہ اپنی قبور میں نماز پڑھا کرتے ہیں اور حج کیا کرتے ہیں۔

علامہ شوکانی اپنی تفسیر القدر میں زیر آیت

”لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً“ (2)

شہید کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

عند الجمہور مراتبہم احياء حیات محققہ“

جمہور اہلسنت کے نزدیک شہداء کرام اپنی حیات حقیقیہ کیساتھ زندہ ہیں۔ نتیجہ ظاہر ہے جب شہید اپنی حیات حقیقیہ کے ساتھ زندہ ہیں۔ تو انبیاء بطریق اولیٰ و اعلیٰ اپنی حیات حقیقیہ کے ساتھ زندہ ہوں گے

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ہر نبی شہید ہوتا ہے

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا

”وما من نبی الا وقد جمع مع النبوة وصف الشہادة (3)

(1) فیوض الحرمین، ص 28

(2) آل عمران 3: 169

(3) السیوطی، انبیاء از کیا، ص 148

ترجمہ: ہر نبی نے وصف نبوت کے ساتھ شہادت بھی جمع کر لی ہے۔ آپ نے حیات انبیاء علیہم السلام پر یہ دلیل بنائی ہے۔ کہ شہید کی حیات حقیقی کو مان لیا جاتا ہے تو نبی کی حیات حقیقی پر کیوں خاموشی ہے، جبکہ ہر نبی کیساتھ صفت شہادت بھی ہے اگر یہ وصف شہادت نہ بھی ہوتا تو بھی نبی کی حیات یقینی ہے کہ وصف نبوت و صف شہادت سے اعلیٰ ہے اور وصف شہادت صفت نبوت کا صدقہ ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

فیض رسائی دلیل حیات ہے

حضور سید عالم ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے کے بارہ میں پوری ملت کا اتفاق ہے کہ آپ کائنات کے ہر فرد ہر ذرہ کیلئے رحمت ہیں اور فیض رساں ہیں یہ امر بھی مصدقہ ہے کہ ممکنات کی اصل حضور ﷺ کی ذات والا صفات ہے جیسے درخت کی تمام شاخیں تمام پتے جڑ سے پانی کا فیض حاصل کرتے ہیں اسی طرح کائنات کا ہر فرد اپنے اپنے ظرف اور حیثیت کے مطابق حضور ﷺ سے فیض حاصل کرتا ہے اور آپ ہر ذرہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لہذا کائنات بھر کو اتنا بڑا فیض نہ بچانے کے لیے اس ذات والا صفات کا فیض رساں ہونا اور ذی حیات ہونا بڑا ہی ضروری ہے۔

شہید کی موت حیات ہے

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور ﷺ اپنے وصال کے وقت فرماتے تھے عائشہ میں خیبر والے زہریلے کھانے کی تکلیف ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں اب وہ وقت آ رہا ہے اس زہر کے اثر سے میری رگ منقطع ہو گئی ہے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ (1) امام بخاری نے، بھیقی نے اسی سند سے روایت کی لے زہر خورانی سے واقع ہونے والی موت حیات ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حضورِ شہید ہی ہیں

قرآن مقدس نے انعام یافتہ لوگوں کے چار طبقات کا ذکر فرمایا ہے انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے تمام انبیاء کے کمالات حضور میں موجود ہیں ایسے ہی تمام صدیقین، تمام شہداء، تمام صالحین کے کمالات میں انکی حیات جسمانی کا آپ پڑھ چکے ہیں لہذا حضور ﷺ کی حیات جسمانی میں شک کرنے سے دین کی عمارت منہدم ہوگی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ
امہات المؤمنین بیوہ نہیں ہوتیں

رب قدوس جل مجدہ کا حکم

”وَلَا تَنْكِحُوا اَزْوَاجَهُمْ مِنْ بَعْدِہٖ اِذَا“ (1)

نبی کریم ﷺ کی بیویوں سے ان کے بعد کبھی نکاح نہ کرو۔ آپ کی حیات جسمانی کی واضح دلیل ہے کہ آپ کے وصال کے بعد بھی ان کی بیویاں ازواج ہی رہیں ورنہ خاوند کی موت نکاح توڑ دیتی ہے۔ پھر مسلمانوں کو ان سے نکاح حرام قرار دیا۔ اس لئے کہ وہ بیوہ نہیں ہوئیں ان کے شوہر رسول اللہ زندہ ہیں۔ بعض لوگوں کا یہ سمجھنا کہ حضور کی ازواج مطہرات سے نکاح اس لئے حرام لے کہ وہ قوم کی مائیں ہیں یہ صحیح نہیں کہ حضور ﷺ کی بیویاں احترام میں مائیں ہیں احکام شرعیہ میں نہیں کیونکہ انکی بیٹیاں مسلمانوں کی بہنیں نہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حیا

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب تک میرے حجرے میں حضور ﷺ اور صدیق اکبر مدفون رہے تو میں بے حجاب اندر چلی جاتی کہ ایک والد ہیں دوسرے شوہر ہیں مگر جب جناب عمر فاروق دفن ہوئے تو میں پھر بغیر حجاب کے اندر نہ جاتی، حضرت عمر سے حیا کرتی

ہوں اس سے عرفا روق اعظم کا بجمد غصری ہونا ثابت ہو رہا ہے تو نبوت کا درجہ تو ولایت سے کہیں زیادہ آگے ہے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

انبیاء کی موت پردہ ہے

انبیاء علیہم السلام پر بھی موت طاری ہوئی مگر وہ موت دائمی نہیں بلکہ عارضی ہے عام ایمانداروں کی موت حیات کو زائل کرتی ہے۔ مگر انبیاء علیہم السلام کی موت حیات چھپاتی ہے جس طرح بادل سے سورج کی روشنی چھپ جاتی ہے ایسے موت کے پردہ سے انبیاء علیہم السلام کی حیات چھپ جاتی ہے ختم نہیں ہوتی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

چراغ پر سرپوشی

چراغ کی روشنی جانے میں دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ تیل ہی ختم ہو جائے دوسری صورت یہ ہے کہ تیل تو ختم نہیں ہوا البتہ چراغ کے اوپر سرپوش رکھ دیا گیا ہے۔ دونوں صورتوں میں فرق واضح ہے۔ پہلی صورت میں روشنی قطعاً ختم ہو گئی ہے کہ تیل ختم ہو گیا ہے دوسری صورت میں روشنی ختم نہیں ہوئی ایک دائرہ میں رہ گئی ہے ایسے ہی (انبیاء علیہم السلام) کی حیات پر موت کا پردہ آیا ہے جس سے انکی حیات ختم نہیں ہوئی بدستور موجود ہے البتہ نور مستور ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

نبی کی موت گوشہ نشینی ہے

انبیاء علیہم السلام کا قبروں میں مستور ہو جانا ایسے ہے جیسے کوئی عابد و زاہد چلہ کرنے کے لئے

(1) الاحمد ، المسند، الرقم 24480، ص 137/52

مشكاة المصابيح، ص 198/1

گوشہ تنہائی میں چلا جائے اور گوشہ نشینی اختیار کرے۔

انبیاء کے مال میں وراثت نہیں

انبیاء علیہم السلام کے مالوں میں وراثت کا جاری نہ ہونا بھی انکی حیات پر شاہد ہے۔ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ انکی ارواح طیبہ کا تعلق ان کے اجساد مقدسہ سے بدستور قائم ہے موت کو بعد بھی روحوں کے جسموں سے اسی طرح کا رابطہ ہے جیسے موت سے پہلے تھا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں

نبی کی نیند اور غیر نبی کی نیند میں واضح فرق ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں

”تنام عینای ولا ینام قلبی“ (1)

میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا اس کے برعکس غیر نبی کے سونے کی یہ حالت قطعی نہیں ایسے ہی نبی کی موت اور غیر نبی میں واضح فرق ہے غیر نبی کی موت حیات زائل کرتی ہے اور نبی کی موت حیات کو صرف چھپانے کا کام کرتی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

نبی کی خواب بھی وحی ہوتی ہے

عام ایمانداروں کو خواب میں علم ادراک اور شعور میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے مگر نبی کی خواب میں اور بیداری کی وحی میں کوئی فرق نہیں انکی خواب بھی بیداری کی وحی کی طرح ہی ہے جیسے قرآن

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 3304، ص 404/11

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 1079، ص 319/4

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 1874، ص 138/7

المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 1219، ص 89/4

ابوداؤد، السنن، الرقم 1143، ص 111/4

الترمذی، السنن، الرقم 403، ص 234/2

مقدس نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا ذکر فرمایا:

”انی مرأیت فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا ترى“ (1)

جناب خلیل علیہ السلام سیدنا اسماعیل سے فرماتے ہیں میں خواب دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کرتا ہوں آپ بتائیں کیا خیال ہے۔ جناب اسماعیل علیہ السلام نے جواباً عرض کی

’یأبت افعل ماأمرو‘ (2)

اباجی جو کچھ آپ کو حکم ہوا ہے وہ کر گزریئے جس سے پتہ چلا نبی کی خواب وحی ہے۔ خدا کا حکم ہے اگر نبی کی خواب وحی نہ ہوتی تو ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کے ذبح پر کبھی اقدام نہ کرتے کیونکہ قتل ولد حرام ہے۔ جب نبی اور غیر نبی کی نیند کا اتنا بڑا فرق ہے تو نبی اور غیر نبی کی موت کو یکساں قرار کیوں دیا جائے۔ امتیازیوں ہوگا کہ غیر نبی کی روح جسم سے نکل کر رابطہ رکھے اور نبی کی روح جسم میں رہ کر حیات ثابت کرے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

انبیاء کا امتیاز

امام رازی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر کبیر میں ”ان اللہ اسطفی آدم“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام قوائے جسمانیہ اور روحانیہ میں تمام عالم سے ممتاز ہوتے ہیں اور سب سے الگ تھلگ مقام رکھتے ہیں۔ (3)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

انبیاء کے اجسام لطیف ہوتے ہیں

انبیاء علیہم السلام روحانی اور جسمانی حیثیت سے عام انسانوں سے بہت بلند و بالا ہوتے ہیں، قرب خداوندی میں مقررین فرشتوں سے بھی بہت آگے ہوتے ہیں انکے اجسام مقدسہ کو ایسا لطیف بنایا

(1) الصافات 102:37

(2) الصافات 102:37

(3) تفسیر مرآی، ص 17/2

ہے ان سے پہلے والا پسینہ مشک و عنبر کی مہک سے کہیں زیادہ معطر ہوتا ہے۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں

”قلست یا رسول اللہ انک تدخل الخلاء فاذا خرجت دخلت فی اثرک
مأمری اشیاء الا انی رائحة الیک قال نحن معشر الانبیاء قبت اجسادنا
علی ارواح اهل الجنة فماخرج منها شی ابتلعتہ الامراض“ (1)

ترجمہ: ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ بیت الخلا جاتے ہیں اور آپ کے بعد میں جاتی ہوں تو وہاں کوئی چیز مجھ کو نظر نہیں آتی الا یہ کہ مشک کی خوشبو پاتی ہوں آپ نے فرمایا ہم گر وہ انبیاء کی خاص شان ہے۔ ہمارے اجسام کی پیدائش اور نشوونما اہل جنت کی ارواح کے طور پر ہوتی ہے جو چیز بھی انبیاء کے بدن سے نکلتی ہے زمین اسکو نگل لیتی ہے۔ یعنی انبیاء کے اجسام اہل جنت کی ارواح کی طرح نظیف اور لطیف ہوتے ہیں ان کے جسموں سے جو چیز نکلتی ہے مشک و عنبر کی طرح معطر ہوتی ہے۔ چونکہ انبیاء کے اجسام مبارک کہ اہل جنت کی طرز پر ہوتے ہیں لہذا وہ وفات کے بعد گلنے اور پرانے ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔

جس طرح اہل جنت کے اجسام تغیر و تبدل سے محفوظ ہونگے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے اجسام مقدسہ بھی وفات کے بعد محفوظ ہو جاتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

محدثین کا فیصلہ

امام قرطبی انبیاء علیہم السلام کی حیات قدسہ کے دلائل کے بعد فرماتے ہیں تمام دلائل سے اس امر کا یقینی اور قطعی علم ہو جاتا ہے

”ان موت الانبیاء انما هو مراجع الی ان غیر عنابحیث لا ندر کہم ان
کانو موجودین لایا رہم احد من نوعنا“ (2)

(1) الخصائص الکبریٰ، ص 121/1

(2) شرح الزمر قائل، ص 369/7

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کی موت کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ وہ ہماری نظروں سے پوشیدہ کر دیئے گئے ہیں کہ ہم ان کا ادراک اور احساس نہیں کر سکتے اگرچہ وہ موجود اور زندہ ہیں۔ علامہ سبکی، شیخ سیوطی، علامہ ابن زرقانی، علامہ ابن قیم کے نزدیک بھی یہی نظریہ مختار ہے کہ وہ بلاشبہ زندہ ہیں امام بیہقی فرماتے ہیں انبیاء کی موت صرف اور صرف عدم احساس کا درجہ رکھتی ہے

علامہ منادی فیض القدر میں مزے دار بات لکھتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے حق میں موت نیند کے معنی میں ہے کہ لفظ موت نیند کے معنی میں وارد ہے جیسے حدیث شریف میں ہے۔

”الحمد لله الذي احيانا بعد ما امّا قناو اليه النشوم“ (1)

اس حدیث شریف میں احیانا سے مراد جگانا ہے۔ اور امّا تنا سے مراد سنانا ہے یہی نظریہ شیخ ابن علان کی کا ہے انہوں نے اپنے اس نظریہ کو شرح کتاب الاذکار ص ۲۸۷، ج ۱ میں وضاحت سے درج کیا ہے اس عنوان پر بہت سے بزرگوں نے بہت کچھ لکھا ہے کتابیں بھری پڑی ہیں۔

ایں سخن رانیست ہرگز اختتام خم کن واللہ علم بالسلام

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

اہل بیت کرام

عام طور پر اہل بیت کا اطلاق حضور ﷺ کی اولاد اطہار پر کیا جاتا ہے اور ایک مخصوص طبقہ اس پر شدت سے مضر ہے کہ اہلبیت میں صرف حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم ہیں، اس مخصوص نظریہ پر زور دینے کا غالباً مقصد یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کو اس اعزاز سے محروم کر دیا جائے حالانکہ ازواج مطہرات سے اہل بیت کا ثبوت ہونے پر بہت سی آیات و احادیث وارد ہیں قرآن مقدس فرماتا ہے۔

”واذ غدوت من اهلك تبوء المومنین مقاعد للقتال“ (2)

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 526/7

ابن قیم، زاد المعاد، ص 149/1

(2) آل عمران 121:3

ترجمہ: اے محبوب کریم جب آپ صبح کو اپنے گھر سے چلے مسلمانوں کو جنگ کے لیے مورچوں پر قائم کرتے۔

جنگ احد کے موقع پر حضور سید عالم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر سے احد شریف کی طرف نکلے تو یہ حکم ہوا، یہاں لفظ اہل حضرت عائشہ صدیقہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ معلوم ہوا ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ اہلبیت سے ہیں۔

☆ دوسری جگہ قرآن مقدس نے لفظ اہل کا اس طرح ذکر فرمایا ہے

”فَجِئِنَهُ وَاَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ (1)“

اس آیت مبارکہ میں طوفان نوح سے محفوظ رہنے والوں کا ذکر ہے۔ کہ ہم نے اسے اور اس کے اہل کو بڑی مصیبت سے نجات دی یہاں پر نوح علیہ السلام کے سب مومن بیوی بچوں کو ان کی اہل فرمایا گیا ہے۔

☆ ایک مقام پر قرآن مقدس نے لفظ ویل کو اس طرح بیان فرمایا

”فَقَالَ لَا مِلَّةَ امْكُثُوا اِنْسِتْ نَارًا“ (2)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنی اہلیہ حضرت صفور لے کر آ رہے ہیں دروزہ شروع ہوا بچے کی ولادت کا وقت ہے تو فرمایا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے یہاں بھی لفظ اہل بیوی پر استعمال ہے۔

☆ ایک اور مقام پر لفظ اہلبیت کا استعمال واضح اور کھلا ازواج مطہرات پر استعمال ہے قرآن مقدس فرماتا ہے

”اِنَّمَا يَرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا“ (3)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو تم کو ہر ناپاکی سے دور رکھے اور تمہیں اچھی طرح پاک اور صاف کر دے اس سارے رکوع میں ازواج مطہرات سے خطاب ہو رہا ہے اس آیت

(1) الانبیاء 76:21

(2) طحہ 10:20

(3) الاحزاب 33:33

کریمہ سے پہلے اور پیچھے سبھی جگہ ازواج مطہرات کا ذکر ہے اگر اس آیہ مبارکہ میں صرف سیدہ فاطمہ حسنین کریمین ہی شامل ہوں اور ازواج مطہرات کو خارج سمجھا جائے تو عنوان اور مفہوم میں شدید بے ترتیبی ہوگی۔ جو قرآن مقدس کے حسن و جمال اور فصاحت و بلاغت کے صریح خلاف ہے۔

قرآن مقدس میں اسی لفظ اہل بیت کو سورہ ہود شریف میں اس طرح ذکر فرمایا ہے۔

’قَالُوا تَعَجِبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَرَحْمَتُو بَر كَاتَهُ عَلَيْكُمْ أَهْل الْبَيْتِ إِنَّهُ

حمید مجید“ (1)

ترجمہ: فرشتوں نے کہا کیا اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو تم پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں گھر والو بے شک اللہ تعالیٰ عزت والا ہے اور خوبیوں والا ہے۔

جب فرشتوں نے حضرت سارہ کو بچے کی خوشخبری سنائی تو انہوں نے اس پر تعجب کیا کہ بچہ کیسے ہوگا کہ وہ خود بھی بوڑھی ہو چکی ہیں اور ان کے شوہر سیدنا ابراہیم بھی، تو فرشتوں نے کہا اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو گھر والو تم پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، یہاں پر فرشتوں نے حضرت ابراہیم کی زوجہ حضرت سارہ کو اہلیت فرمایا ہے۔

☆ لفظ اہل کا استعمال بیوی کے لیے ایک حدیث شریف میں بھی ہے۔ جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو حضور سید عالم ﷺ نے منبر پر خطاب فرمایا

”ما علمت علی اہلی الا خیر“ (2)

’میں اپنے گھر والوں میں بہتری ہی بہتری جانتا ہوں یہاں پر بھی لفظ اہل بیوی کے لئے استعمال ہوا ہے۔

ازواج مطہرات کو اہل بیت میں شامل کرنے پر صرف ایک ہی اشکال وارد ہو سکتا ہے کہ اگر

(1) ہود 11: 73

(2) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 3826، ص 44/13

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 4381، ص 402/14

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 6821، ص 358/22

المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 4947، ص 347/13

الاحمد، المسند، الرقم 24444، ص 101/52

ابن حبان، الصحیح، الرقم 7224، ص 235/29

ایسا ہی ہے تو حضور ﷺ نے اپنے کمبل مبارک میں صرف حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو کیوں لیا جبکہ حضرت ام سلمہ نے عرض کی تھی حضور مجھے بھی کمبل میں لے لیا جائے تو فرمایا

انت علی خیر (1)

تو بہتری پر ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس حدیث شریف میں کہیں ازواج کے اہل بیت ہونے کی نفی نہیں بلکہ حضرت ام سلمہ سے ارشاد ہے ام سلمہ تو پہلے ہی بہتری پر ہے حضرت فاطمہ، حسنین کریمین، حیدر کرار رضی اللہ عنہما کو کمبل میں لیا گیا کہ ان کے متعلق ٹہہ ہو سکتا تھا کہ حضرت فاطمہ الزہرہ نکاح کر دینے کے بعد کہیں حضور کے اہلیت سے خارج تو نہیں ہو گئیں۔ کہ نکاح کے بعد لڑکی دوسرے خاندان کا فرد شمار ہونے لگتی ہے ازواج مطہرات کے متعلق ایسا کسی قسم کا شبہ نہیں پایا جاسکتا۔

حضور ﷺ کے اہل بیت کی تین صورتیں دکھائی دیتی ہیں۔

- ☆ پہلی صورت میں حضرت صاحب زادگان طیب، طاہر، قاسم، ابراہیم رضوان اللہ علیہم اجمعین آتے ہیں جو گھر میں پیدا ہوئے گھر ہی وصال ہو گیا۔
- ☆ دوسری صورت میں حضور ﷺ کی صاحبزادیاں سیدہ فاطمہ، زینب، کلثوم، رقیہ رضی اللہ عنہا آتی ہیں جو گھر پیدا ہوئیں باہر چلی گئیں۔
- ☆ تیسری صورت میں ازواج مطہرات میں جو پیدا باہر ہوئیں مگر گھر آئیں اور اہل بیت کہلائیں۔

(1) الطبرانی، المعجم الكبير، الرقم 2598، ص 88/3

الاحمد، المسند، الرقم 25521، ص 183/54

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 13/11

چھٹا باب
فضائل
امہات المؤمنین
رضوان اللہ علیہن

امہات المؤمنین

حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کی تعداد گیارہ ہے دو نے حضور ﷺ کی حیات طیبہ میں انتقال کیا۔ ایک حضرت خدیجہ الکبریٰ اور دوسری حضرت زینب بنت خزیمہ۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی ظاہری حیات میں انتقال کیا باقی ۱۹ ازواج مطہرات حضور ﷺ کے وصال کے وقت موجود تھیں۔

☆ امہات المؤمنین کا عظیم الشان لقب انہیں ازواج مطہرات کے ساتھ مخصوص ہے جو آپ کی زوجیت میں رہیں۔ حضور ﷺ کے وفات شریف کے بعد کسی بھی شخص کا ان سے نکاح کرنا ناجائز و حرام ہے اس عنوان کو قرآن مقدس نے اس طرح ارشاد فرمایا

”وَانِ اتَّكَحُوا الزَّوْجَ مِنْ بَعْدِهِ اَبْدًا“ (1)

تمہارے لئے کبھی جائز نہیں کہ آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرو، اس حکم خداوندی میں یہ بھی فلسفہ معلوم ہو رہا ہے کہ جب وہ امہات المؤمنین کے عظیم لقب سے نوازی گئیں تو کسی اور کی زوجیت میں جانا انکی شان کے خلاف ہے۔

☆ چونکہ ازواج مطہرات مؤمنین کی مائیں ہیں تو ظاہر ہے حضور ﷺ باپ ہوئے جیسے حضور ﷺ نے خود بھی ارشاد فرمایا،

”اَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ اَعْلَمُكُمْ دِينَكُمْ“ (2)

میں تمہارے لئے باپ کے مرتبہ میں ہوں تمہیں تمہارا دین سکھاتا ہوں جب حضور ﷺ باپ ٹھہرے تو باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنا ناجائز قرار دے دیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

”وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ“ (3)

تم ان عورتوں کو نکاح میں مت لاؤ جنہیں تمہارے آباؤ اجداد نکاح میں لائے ہیں اس عمل کو قرآن

(1) الاحزاب 33: 53

(2) ابو داؤد، السنن، الرقم 7، ص 12/1

(3) النساء 4: 22

(4)

مقدس نے بڑی نفرت سے ذکر فرمایا ہے۔

’انہ کان فاحشۃ ومقتنا وساء سبیلا‘ (1)

بے شک یہ نہایت بے حیائی ہے اور خدا کے غضب کا سبب ہے اور بہت برا طریقہ ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے ماموں کو دیکھا وہ جھنڈا اٹھائے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا ماموں کہاں کا ارادہ ہے تو جواب دیا ایک شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے اور حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسکی گردن اڑا دوں اور اس کے تمام مال پر قبضہ کر لوں (رواہ عبدالرزاق وابن شیبہ) جب جسمانی باپ کی منکوحہ کو اپنے نکاح میں لانا قبیح جرم ہے تو روحانی باپ کی منکوحہ سے ایسا کرنا کہیں زیادہ بدترین جرم ہوگا۔

☆ شریعت مطہرہ نے جسمانی باپ اور اپنے روحانی باپ حضور ﷺ کی بیویوں سے نکاح کو ناجائز فرمادیا کہ کہیں باپ کے دل میں کبھی کسی وجہ سے کدورت نہ پیدا ہو جائے کہ اگر عورت اپنے دوسرے شوہر کے سامنے پہلے شوہر کے کمالات بیان کرے تو دوسرے کو ناگوار گذرے گا اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ کوئی شخص حضور ﷺ کے کمالات سننے سے کبیدہ خاطر ہو اور اس کی کبیدہ و خاطری اسکی ہلاکت کا باعث بن جائیگی۔

☆ امہات المؤمنین سے نکاح نہ کرنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات سے جو دین کے احکام لوگوں تک پہنچیں وہ براہ راست حضور ﷺ کے حوالہ سے پہنچیں اگر درمیان میں کسی اور شوہر کا ذکر ہوگا تو سند مضبوط نہ رہے گی اور مخالفین کو لب کشائی کا موقع ملے گا۔

☆ آ یہ تطہیر دراصل امہات المؤمنین کے حق میں نازل ہوئی اس آ یہ کریمہ کا سیاق و سباق اس پر واضح شاہد ہے کہ آ یہ کریمہ کے شروع سے آخر تک ازواج مطہرات کو ہی خطاب ہے حضور ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ، حضرت فاطمہ الزہرا، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اس میں داخل فرمایا اور دعا فرمادی اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں انہیں پاک فرما یہ ایسے ہی ہے

جیسے قرآن مقدس نے مسجد قبا شریف کے متعلق ارشاد فرمایا

”مسجد اسس علی التقویٰ“ (1)

دراصل یہ آیہ مبارکہ مسجد قبا کے بارہ میں نازل ہوئی ہے مگر حضور ﷺ نے مسجد نبوی کو بھی اس میں شمار فرمایا ہے کہ اس کی بنیاد بھی تقویٰ پر ہے پرہیزگاری پر ہے ایسے ہی یہ آیہ مبارکہ دراصل ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی مگر حضور ﷺ نے ان افراد مقدسہ کو بھی اہلیت میں شمار فرمایا چونکہ ازواج مطہرات تو پہلے ہی اہلیت میں شمار ہیں اس لیے انہیں شامل کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی پھر لفظ اہل کا پہلا مصداق تو بیوی ہے،

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ازواج مطہرات کا انتخاب

”عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ ما تزوجت

شیئاً من نسائی ولا زوجت شیئاً من بنات الا بوحي عن ربی عزوجل اخر

جہ عبد المالك بن محمد النیشاپوری لسنده“ (2)

ترجمہ: ابوسعید اخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا میں نے اپنا اور اپنی کسی بیٹی کا نکاح اُس وقت تک نہ کیا جب تک جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی طرف سے وحی لے کر میرے پاس نہیں آگئے، اس روایت کو نیساپوری نے اپنی مسند میں ذکر میں ذکر کیا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

آپ حضور ﷺ کی پہلی بیوی ہیں پہلی مسلمان ہیں کوئی مرد یا عورت آپ سے پہلے اسلام

(1) التوبة 9: 108

(2) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 381/2

نہیں لایا آپ کو یہ شرف اولیت حاصل ہے ان کے والد کا نام خولید تھا خاندان قریش سے وابستہ ہیں
قسی پر پہنچ کر حضور ﷺ سے سلسلہ نسب مل جاتا ہے۔ (1)

چونکہ حضرت خدیجہ الکبریٰ نے سید عالم ﷺ کے نکاح میں آنا تھا قدرت نے بعثت نبوی
سے پہلے جاہلیت کے رسم و رواج سے پاک صاف رکھا تھا آپ کے پہلے شوہر کا نام ابوہالہ بن زرارہ تھا
آپ کے ہاں ان سے ہند اور ہالہ دو بیٹے پیدا ہوئے۔ جو دونوں مشرف بہ اسلام ہوئے اور دونوں صحابی
ہیں ابوہالہ کے انتقال کے بعد عتیق بن عاذ کے نکاح میں آئیں ان سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام
ہند تھا یہ بھی اسلام لائیں اور صحابیت سے مشرف ہوئیں۔ (2)

حضرت خدیجہ الکبریٰ کے شوہر عتیق کا جب انتقال ہوا تو آپ کی شرافت، عزت، شہرت
طہارت، پاکیزگی کے باعث قریش کے بہت سے لوگوں نے ان سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا مگر
آپ نے کوئی فیصلہ نہ دیا۔ حضور ﷺ کی دیانت، شرافت کا شہرہ سن کر حضرت خدیجہ الکبریٰ نے حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے مال سے تجارت کرنے کی پیش کش کی جو حضور ﷺ نے اپنے چچا کے مشورہ
سے قبول فرمائی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ہاتف غیبی کا اعلان

حضور ﷺ کی بعثت کا زمانہ جوں جوں قریب آ رہا تھا اور آپ کی آمد کا چرچا توراة، انجیل
، زبور کے ماہرین کی زبانوں پر آچکا تھا کہ آخر الزماں نبی کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ حیران کن واقعات کا
ظہور، کاہنوں کی خبریں، پادریوں کے خطابات اور سفر شام کے واقعات، میسرہ کی شہادت، بحیرا راہب

(1) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 59/1

ابن کثیر، السیرۃ، ص 414/1

السہیلی، الروض الانف، ص 321/1

(2) شرح الزمرقانی، ص 374

ابو الفتح، عیون الاثر، ص 59/1

ابن کثیر، السیرۃ، ص 414/1

کے قصہ، ورقہ بن نوفل کے علمی تجزیہ نے پہلے ہی سیدہ خدیجہ الکبریٰ کو ذات نبوی سے قریب کر دیا تھا، اسی دوران یہ واقعہ پیش آیا کہ مکہ مکرمہ میں خواتین عید کے دن جمع ہوئیں حضرت خدیجہ بھی ان میں شامل تھیں، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا اور اسے یہ کہتے سنا۔

”انه سيكون في بلد كن نبي يقال له احمد فس استطاعت منكن ان تكون

زوجته فتفعل فحسينه الا خديجه فاغضت اعلیٰ قوله“ (1)

ترجمہ: اے عورتو تمہارے شہر میں عنقریب ایک نبی ظاہر ہوگا جس کا نام احمد ہوگا جو عورت تم میں سے اس کی بیوی بن سکے تو وہ ضرور اسکو کر گزرے سب خواتین نے اس اعلان کرنے والے کو پتھر مارے مگر حضرت خدیجہ نے کوئی سنگریز نہیں مارا بلکہ سن کر خاموش ہو گئیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تو اس عظیم واقعہ سے پہلے ہی متاثر ہو چکی تھیں تو آپ نے نفیسہ بنت مہبہ کے ذریعہ حضور ﷺ کو پیغام نکاح بھیجوا یا جو آپ نے اپنے چچا کے مشورہ سے قبول فرمالیا۔ اس پیغام کی تفصیل نفیسہ نے اس طرح بیان کی کہ وہ حضور کے ہاں حاضر ہوئیں اور پوچھا آپ نکاح کیوں نہیں فرماتے تو حضور ﷺ نے فرمایا مجھے میرے مالی حالات اجازت نہیں دیتے، نفیسہ نے عرض کی اگر کوئی خاتون آپ کی یہ تمام ضروریات کی کفیل ہو جائے تو آپ نے پوچھا وہ کون خاتون ہے جو ایسا چاہتی ہے تو نفیسہ نے عرض کی وہ خدیجہ بنت خویلد ہیں حضور ﷺ نے اپنے چچا کے مشورہ اور اجازت سے یہ پیشکش قبول فرمائی۔ حضرت خدیجہ کے والد خویلد فوت ہو چکے تھے اُن کے چچا عمر بن رسید نکاح کے وقت موجود تھے، جناب ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا پانچ سو درہم حق مہر مقرر ہوا، تفصیل کتاب کے پہلے حصہ میں گزر گئی ہے) نکاح کے وقت حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی جبکہ حضور ﷺ کی عمر ۲۵ سال تھی تقریب نکاح کے اختتام پر مذکور ورقہ بن نوفل نے ایک تقریر بھی کی جو زرقانی میں اسی مقام میں مکرر ہے، ایجاب و قبول کے بعد حضرت خدیجہ نے ایک گائے ذبح کرائی اور کھانا تیار کروا کر مہمانوں کو کھلایا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

بعث نبوی کے لئے بے چینی

ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کو حضور ﷺ کے اعلان نبوت کا کس قدر بے چینی سے
بھٹا تھا درج ذیل واقعہ سے معلوم کریں۔

ایک دن حضور ﷺ حضرت خدیجہ کے پاس گئے تو دیکھتے ہی بے خودی سے حضور کے ساتھ
لپٹ گئیں اور عرض کی۔

”بابی و امی ما فعل هذا شی ولكنی امرجو ان تكون انت النبی الذی ستبعث

وجان تكن هو فأعرف حقى منزلتى وامرع الله الذی یبعثك لی قالت فقال

لها والله لئن كنت آنا هو قد اصطعنت عندی مالا اضیعه ابدان یکن غیری

فان الله الذی تطیعنی لا یضعك ابدا“ (1)

ترجمہ: میرے ماں باپ آپ پر جدا ہوں اس جعل سے (آپ کو لپٹنے سے) میری غرض صرف یہی
ہے کہ مجھے امید ہے کہ شاید آپ ہی وہ نبی ہوں جو عنقریب مبعوث ہونے والے ہیں اگر آپ وہ نبی
ہوئے تو بعثت کے بعد میرے حق کو یاد رکھیں اور جو خدا آپ کو نبوت سے سرفراز فرمائے اس سے میرے
لئے دعا فرمائیں آپ نے جواب دیا اگر وہ نبی میں ہی ہوا تو جان لے کہ تو نے جو میرے ساتھ وہ
احسان کیا ہے جسے میں کبھی نہیں بھول سکتا اور اگر میرے سوا کوئی اور ہوا سمجھ لے کہ جس خدا کے لیے تو یہ
عمل کر رہی ہے وہ کبھی تیرے عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔

زبیر بن بکار راوی ہیں کہ حضرت خدیجہ اسی بے چینی میں بار بار ورقہ بن نوفل کے پاس
جاتیں اور پوچھتیں تو ورقہ یہ جواب دیتے

”مأمرأه الا نبی هذه الامة الذی بشر به موسى عیسیٰ“

میرا گمان ہے یہ وہی نبی ہے جن کی حضرت موسیٰ اور عیسیٰ نے بشارت دی ہے۔ ورقہ بن نوفل نے
حضرت خدیجہ کی اس بے چینی کو اپنے ایک قصیدہ میں اس طرح بیان کیا ہے۔

هذی خدیجہ تأتیننی لا خبر ہا وما لنا بخفی الغیب من خیر
ترجمہ: خدیجہ بار بار پوچھتی ہیں کہ اسے بتاؤں اور مجھے غیب کی خبر نہیں۔

بأن احمد یأتیہ فیخبرہ جبریل انک مبعوث الی البشر
ترجمہ: کہ جبریل آپ کے پاس اللہ کا پیغام لائیں گے کہ آپ لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔
قللت لعل الذی ترجین یحجزہ

لك الاله فامر جی الخیر و انتظری (1)

ترجمہ: ورقہ کہتے ہیں میں نے خدیجہ سے کہا عجب نہیں کہ جس کی تو امید کرتی ہے اللہ اس کو پورا کر دے تو
اللہ سے خیر کی امید لگائے رکھ اور اسکی منتظر رہ۔
نوٹ: جیسے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اعلان نبوت کی بے چینی سے منتظر تھیں ایسے ہی ورقہ
بن نوفل کو شدید اشتیاق تھا کہ وہ تو توراۃ، انجیل کی عبارات کو پڑھ چکے تھے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

فضائل خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

- ☆ انکی زندگی تک حضور ﷺ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔
- ☆ پہلی وحی قرآنی کا ذکر حضور ﷺ نے سب سے پہلے انہیں فرمایا۔
- ☆ حضور ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے انہوں نے خواب دیکھی تھی کہ سورج ان کے گھرا تر
آیا اور پورا گھر روشن ہو گیا ورقہ بن نوفل نے تعبیر بتائی کہ سید المرسلین تم سے نکاح کریں گے (2)

(1) الحاکم، المستدرک، الرقم 4177، ص 488/9

البیہقی، دلائل النبوة، الرقم 452، ص 15/2

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 236/2

ابن کثیر، السیرة، ص 401/1

السہیلی، الروض الانف، ص 229/1

(2) السہیلی، الروض الانف، ص 321/1

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 351/1

☆ حافظ ابن قیم کہتے ہیں خدیجہ الکبریٰ کو اللہ تعالیٰ کا سلام بھیجنا ایسی خصوصیت ہے، جس میں کوئی دوسرا انکا شریک نہیں۔ انکی ایک بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء جیسی عظیم بیٹی ان کے بطن سے ہوئیں۔

☆ تمام رؤساء عرب کو نظر انداز کر کے حضور ﷺ کا انتخاب ان کے علم، عقل، سوچ کی زبردست دلیل ہے۔

☆ تمام امہات المؤمنین سے سب سے زیادہ حضور ﷺ کے ساتھ شریک حیات رہیں۔

☆ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ ایک مرتبہ دربار نبی میں جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی حضور خدیجہ الکبریٰ دسترخوان لارہی ہیں جب آئیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پھر میری طرف سے سلام پہنچا دیں اور ان کو جنت کے ایک محل کی بشارت دے دیں جو ایک ہی موتی کا بنا ہوا ہوگا اس میں نہ شور ہوگا اور نہ قسم کی مشقت اور تکلیف ہوگی۔ (1)

☆ حضرت جبریل سے یہ سلام سن کر ام المؤمنین نے جواب دیا ان

اللہ ہو السلام وعلی جبریل علیہا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (2)

بے شک اللہ تعالیٰ کہ وہ خود ہی قدوس اور سلام ہے (یعنی اللہ پر کیا سلام بھیجا جائے) اے جبریل آپ پر سلام ہو اور اسکی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ علماء اسپر متفق ہیں کہ خواتین میں سب سے افضل یہ تین مقدس خواتین ہیں حضرت خدیجہ الکبریٰ، حضرت فاطمہ الزہراء اور حضرت عائشہ صدیقہ ہیں ایک اور روایت میں آسیہ حضرت مریم کا بھی ذکر ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا حضرت خدیجہ الکبریٰ کے انتقال کے بعد حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں قبیلہ بنو نجار سے ان کا تعلق تھا لوی بن غالب پر پہنچ کر آپ کا سلسلہ حضور ﷺ سے

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 1666، ص 300/6

(2) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 1666، ص 300/6

مل جاتا ہے۔ شروع اسلام میں ہی یہ ایمان لے آئی تھیں حضرت خدیجہ کے وصال کے بعد حضور ﷺ پریشان رہتے تھے۔ ایک دن خولہ بنت حکیم نے حضور ﷺ سے عرض کی حضور آپ خدیجہ الکبریٰ کے انتقال سے پریشان رہتے ہیں تو فرمایا ہاں بچوں کی پرورش گھر کا انتظام ان کے ذریعہ اچھا انجام پارہا تھا عرض کی اگر فرمائیں تو دوسرے نکاح کے لئے کہیں پیغام دوں تو فرمایا مناسب ہے۔ خواتین ہی ایسا کام بہتر طور پر انجام دے سکتی ہیں

حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس جگہ پیغام دینے کا خیال رکھتی ہو عرض کی کسی کنواری سے نکاح پسند فرمائیں تو صدیق اکبر کی بیٹی عائشہ بہت موزوں ہے۔ اگر کسی بیوہ کو پسند فرمائیں تو سودہ بنت زمعہ موزوں ہے وہ اسلام بھی لاپچی ہیں فرمایا دونوں جگہ پیغام دے دو چنانچہ اولاً خولہ سودہ بنت زمعہ کے پاس گئیں اور پیغام دیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے پسند ہے۔ مگر میرے والد سے اس کا ذکر ضرور کر لو چنانچہ خولہ نے جا کر حضرت سودہ کے والد سے ذکر کیا انہوں نے کہا کہ اگر یہ نکاح سودہ پسند کریں تو مجھ کو کوئی اعتراض نہیں ہے خولہ نے کہا کہ وہ پسند کرتی ہیں تو اس کے بعد حضور ﷺ تشریف لے گئے اور نکاح پڑھا گیا۔

حضرت سودہ کا ایک بھائی عبداللہ ابن زمعہ کو اس نکاح سے صدمہ ہوا اور سر میں مٹی ڈالی مگر جب مشرف باسلام ہوئے تو اپنی اس حرکت پر شرمسار ہوئے جب کبھی خیال آتا تو افسوس کرتے انہوں اس وقت ایسا کیوں کیا فرماتے ہیں اس دن میں بڑا ہی نادان تھا جس روز میں نے حضور ﷺ کے اس نکاح کو ناپسند کیا تھا اور سر میں مٹی ڈالی۔

اس نکاح میں حق مہر ۴۰۰ درہم تھا۔ (1)

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے انہیں طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ مجھ کو الگ نہ فرمائیں میں چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی ازواج سے اٹھوں تو آپ نے رجوع فرمایا۔

آپ اچھے لمبے قد کی خاتون تھیں طبیعت میں بے تکلفی بھی تھی مزاج میں ظرافت بھی تھی کبھی کبھی خوش طبعی میں حضور ﷺ کو ہنساتیں سیدنا عمر فاروقؓ کے زمانہ میں ان کا وصال ہوا۔

(1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی حضرت سودہ کے قریب قریب ہوا زرقانی کے مطابق حضرت سودہ کے نکاح کے بعد حضرت عائشہ آپ ﷺ کے، نکاح میں آئیں آپ سیدنا صدیق اکبر کی صاحب زادی ہیں آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ام رومان ہے۔ ام رومان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جب آپ ۶ ہجری میں فوت ہوئیں تو آپ ﷺ آپ کو قبر میں رکھنے کے لئے خود قبر میں اترے اور دعا فرمائی

(2)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شوال ۱۰ھ کو حضور ﷺ کے عقد میں آئیں خولہ بنت حکیم نے ہی پیغام نکاح دیا تھا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خولہ سے فرمایا کہ مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے جبیر کے لئے عائشہ کا پیغام بھیجا تھا جس کو میں منظور کر چکا ہوں یہ کہہ کر ابو بکر صدیق سیدھے مطعم کے گھر پہنچے خولہ کے پیغام کا ذکر کیا تو مطعم اور اس کی بیوی نے متفقہ طور پر انکار کر دیا ابو بکر صدیق سمجھ گئے کہ اب وعدہ کی ذمہ داری ختم ہو گئی ہے۔ آپ سیدھے خولہ کے گھر گئے اور خولہ سے کہا مجھے منظور ہے حضور ﷺ جب چاہیں تشریف لائیں چنانچہ آپ تشریف لائے اور نکاح ہو گیا چار سو درہم حق مہر مقرر ہوا آپ کی عمر مبارک نو سال اور کچھ ماہ تھی جب حضور ﷺ کے گھر آئیں ۹ سال تک حضور ﷺ کی زوجیت میں رہیں حضور ﷺ کے وصال کے بعد اڑتالیس سال تک آپ زندہ رہیں ۵۷ھ میں مدینہ

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 49/9

ابو الفتح، عیون الاثر، ص 381/2

(2) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 381/2

ابن کثیر، السیرۃ، ص 140/2

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 47/9

ابن کثیر، البہدایۃ والنہایۃ، ص 161/3

منورہ میں آپ کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دوسری ازواج مطہرات کے ساتھ دفن ہوئیں وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک ۶۶ سال تھی حضرت ابوہریرہ نے نماز جنازہ پڑھائی (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بحیثیت فقیہہ

آپ نے نوعمری میں ہی وسیع علم حاصل کر لیا تھا حضور ﷺ کے انتقال کے بعد اکا بر صحابہ کو جب کوئی مسئلہ پیش آتا تو ام المؤمنین سے رجوع کرتے اور فیصلہ لیتے عہد صحابہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کا علم تفقہ اور تاریخ دانی مسلم تھی یہاں تک کہا گیا کہ احکام شرعیہ کا چوتھائی حصہ حضرت عائشہ صدیقہ سے منقول ہے ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں صحابہ کو جب کبھی کوئی مسئلہ پیش آتا تو فوراً اُس کا حل حضرت عائشہ صدیقہ سے چاہتے زہری فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ کے علم کا تمام ام المؤمنین کے علم سے موازنہ کیا جائے تو حضرت عائشہ کا علم سب سے زیادہ ہوگا۔ (2)

سیدنا امیر معاویہ فرماتے ہیں فصاحت و بلاغت میں میں نے کسی خطیب کو کسی ادیب کو حضرت عائشہ سے بڑھ کر نہیں دیکھا عرب کی تاریخ اور واقعات زبانی یاد تھے اشعار بکثرت یاد تھے جب کوئی بات چل نکلتی تو آپ فوراً کوئی نہ کوئی شعر سنادیتیں۔

کتب احادیث میں آپ کی مرویات کی تعداد دو ہزار تین سو بارہ ہے، بخاری میں ۵۴، بخاری و مسلم میں ۷۴۱ صرف مسلم میں ۶۴۲ دوسری کتب میں ۲۰۱۷ یہ اتنی بڑی تعداد ہے کہ بڑے بڑے صحابہ سے بھی یہ تعداد نہیں ملتی سیدنا عمر فاروق سے ۵۳۷، سیدنا علی المرتضیٰ سے ۵۸۴۶، عبداللہ بن مسعود سے ۸۰۰۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 381/2

ابن کثیر، السیرۃ، ص 140/2

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 47/9

ابن کثیر، البہدایۃ والنہایۃ، ص 161/3

(2) الترمذی، السنن، الرقم 3818، ص 386/12

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بحیثیت زاہدہ

جیسے آپ اپنے علم میں یکتا تھیں ایسے ہی آپ کے زہد کا بھی جواب ہی نہیں ام درہ فرماتی ہیں ایک مرتبہ آپ کے پاس دو لاکھ درہم پہنچا آپ نے شام تک سارا تقسیم کر دیا شام کو کھانا منگا یا تو روٹی اور زیتون کا تیل تھا حضرت عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ روازنہ ستر ستر ہزار درہم تقسیم فرماتیں زہد ایک ایسا وصف ہے جو تمام بھلائیوں کی جڑ ہے جیسے حب دنیا تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ ایسے زہد تمام دینی مذہبی رعنائیوں کا مرکز ہے اور سنگ بنیاد ہے حضرت عروہ کہتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ حضرت عائشہ کے لباس پر پیوند لگا ہوا تھا ام درہ کہتی ہیں ایک دن جو کی روٹی زیتون کے تیل سے نوش فرمائی تو میں نے عرض کی اگر آپ ایک درہم کا گوشت منگو لیتیں تو فرمایا تم نے یاد ہی نہیں کرایا انہیں کما لات اور خوبیوں کی وجہ سے آپ ﷺ ان سے محبت فرمایا کرتے تھے بعض لوگ غلط کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو ان سے پیار کنواری ہونے کی وجہ سے تھا یہ حضور کی ذات پر الزام ہے (العیاذ باللہ) اگر عائشہ صدیقہ سے یہ پیار کنواری ہونے کی وجہ سے ہوتا تو آپ کبھی خدیجہ کو یاد نہ فرماتے حالانکہ آپ حضرت خدیجہ کی رشتہ دار خواتین اور انکی سہیلیوں کو تلاش کرتے ان میں تحائف بھیجتے جب تک حضرت خدیجہ زندہ رہیں آپ نے کسی سے نکاح نہیں فرمایا اور پھر ایک حضرت عائشہ صدیقہ کے علاوہ باقی سب ازواج مطہرات بیوہ تھیں یہ سارے نکاح حضرت عائشہ صدیقہ کے ہوتے ہوئے فرمائے حضور ﷺ چاہتے تھے خواتین کے ذریعہ خواتین تک اسلام پہنچایا جاسکے تمام امہات المؤمنین مدرسہ بنات الاسلام کی بہترین معلمات تھیں لاجواب اساتذہ تھیں جن سے ملت اسلامیہ کی خواتین تک اسلام پہنچا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

- ☆ آپ فرمایا کرتیں کہ میرے سوا کسی باکرہ سے حضور ﷺ نے نکاح نہیں فرمایا
- ☆ نکاح سے پیشتر فرشتہ میری تصویر لے کر نازل ہوا اور آپ کو دکھا کر کہا یہ آپ کی بیوی ہیں اللہ کا حکم ہے کہ آپ ان سے نکاح کریں۔

- ☆ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ سب سے زیادہ مجھ سے محبت فرمایا کرتے تھے۔
- ☆ فرمایا کرتیں کہ جو شخص حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھا میں اسکی بیٹی ہوں
- ☆ فرماتی ہیں کہ مجھ پر الزام لگا تھا اور میری برات کے لئے قرآن مقدس کی آیات کا نزول ہوا۔
- ☆ فرماتی ہیں میں نے جبریل کو دیکھا میرے بغیر ازواج مطہرات میں سے کسی نے نہیں دیکھا۔
- ☆ فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ لحاف میں سوتی تو جبریل وحی لے آتے وحی کی یہ صورت کہیں اور نہیں۔
- ☆ تمام ازواج مطہرات کے ہاں حضور ﷺ ایک ایک دن ٹھہرتے میرے ہاں دو دن یہ ایک دن تو حضرت عائشہ کا اپنا اور دوسرا حضرت سودہ کا جو آپ نے حضرت عائشہ کو ہبہ کیا تھا۔
- ☆ فرماتی ہیں وصال کے وقت آپ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا۔
- ☆ فرماتی ہیں کہ وفات کے بعد حضور ﷺ میرے حجرہ میں مدفون ہوئے (1)
- ☆ ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں مردوں میں بہت لوگ کمال کو پہنچے مگر خواتین میں مریم آسیہ خدیجہ، عائشہ، کے سوا کوئی کمال کو نہیں پہنچیں حضرت عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ان روایات کو امام بخاری نے کتاب المناقب فضل عائشہ میں بیان کیا ہے۔
- صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 3606، ص 283/2

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 4688، ص 14/16

المسلم، الجامع الصحیح، الرقم 4468، ص 186/12

الاحمد، المسند، الرقم 23012، ص 168/49

البیہقی، دلائل النبوة، الرقم 687، ص 284/2

ام الموءمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

آپ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح حذافہ سہمی سے ہوا مدینہ منورہ کی ہجرت کا شرف نہیں ملا ہے۔ غزوہ بدر کے بعد حضرت حنیسؓ کا انتقال ہو گیا۔ (1)

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہ کے بیوہ ہو جانے پر سیدنا عمر فاروق پریشان رہتے ایک مرتبہ آپ نے حضرت عثمان غنی سے فرمایا اگر آپ پسند فرمائیں تو میں حفصہ کو آپ کے نکاح میں دے دوں حضرت عثمان نے کہا سوچ کر جواب دوں گا پھر ایک ملاقات پر حضرت عثمان نے معذرت کر لی پھر یہی پیش کش حضرت سیدنا صدیق اکبر سے کی تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا سیدنا عمر فاروق فرماتے ہیں کہ اس خاموشی سے مجھ کو محسوس ہوا چند دن گزرے تھے کہ حضور ﷺ نے اپنے لئے پیغام نکاح بھیجوا یا اور میں نے آپ سے حفصہ کا نکاح کر دیا بعد ازاں ایک موقع پر ابو بکر اور عثمان سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میں نے تیرے سوال کے جواب میں حفصہ کے سلسلہ میں خاموشی اختیار کی تھی تم مجھ سے ناراض تو ہو گے مگر میری یہ خاموشی اس لئے تھی کہ حضور ﷺ کا اپنا خیال تھا کہ حفصہ کو پیغام نکاح دیا جائے میں نے یہ پسند نہ کیا کہ آپ کا راز فاش کروں سہ ھ میں یہ نکاح ہوا ان کے فضائل میں ایک بڑی بات یہ ملتی ہے حضور ﷺ نے ایک موقع پر ان کو طلاق دے دی تھی تو جبرائیلؑ حاضر ہوئے عرض کی

ارجع حفصہ انہا صوامہ قوامہ وانہا زاجتک فی الجنہ (2)

(1) شرح الزمرقانی، ص 185/2

ابو الفتح، عیون الاثر، ص 384/2

ابن کثیر، السیرۃ، ص 584/4

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 19/1

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 315/5

(2) شرح الزمرقانی، ص 185/2

ابو الفتح، عیون الاثر، ص 384/2

ابن کثیر، السیرۃ، ص 584/4

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 19/1

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 315/5

حفصہ سے رجوع فرمالیں وہ بڑی روزہ رکھنے والی ہے وہ بڑی عبادت گزار ہے اور جنت میں آپ کی بیوی ہے ۴ھ میں مدینہ منورہ میں آپ نے وفات پائی حضرت امیر معاویہ کا زمانہ خلافت تھا مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی عمر ۶۰ سال تھی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ام الموءمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

آپ بہت بڑی سخی اور فیاض تھیں آپ کو ام المساکین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا یہ خزیمہ بن حارث بلالی کی بیٹی تھیں ان کا پہلا نکاح حضرت عبداللہ بن جحش سے ہوا حضرت عبداللہ بن جحش غزوہ احد میں شہید ہوئے عدت گزرنے کے بعد حضور ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا تین ماہ بعد وصال ہوا انہیں یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ حضور ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی آپ کو ازواج النبی ﷺ کے قبہ میں دفن کیا گیا یہ قبہ اور باقی کئی قبہ اس حکومت نے گرا دیئے ماں کی طرف سے حضرت زینب حضرت میمونہ کی بہن تھیں۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ام الموءمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ ابو امیہ قریشی کی بیٹی تھیں ان کا پہلا نکاح اپنے چچا زاد بھائی ابو سلمہ سے ہوا تھا انہیں کے ساتھ ہی مشرف باسلام ہوئی تھیں انہیں کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت ہوئی اس کا تفصیلی واقعہ ہجرت کے عنوان میں گذر چکا ہے تاہم قارئین کو دوسری مرتبہ سعادت دلانے کے لئے پھر اختصار سے درج ہے۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بدرین میں شامل ہیں غزوہ احد میں انہیں زخم لگا ۴ھ

(1)

ابو الفتح، عیون الاثر، ص 385/2

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 205/11

ابن قیم، زاد المعاد، ص 102/1

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ص 316/5

میں حضور ﷺ نے انہیں ایک سریہ میں امیر بنا کر بھیجا ایک ماہ بعد جب واپس ہوئے تو غزوہ احد والا زخم از سر نو پھر کھل گیا اسی زخم سے ان کی موت واقع ہوئی

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں ایک مرتبہ میرے شوہر نے مجھے حضور ﷺ کی حدیث شریف سنائی اور کہا یہ حدیث شریف مجھے خزانوں سے بہتر ہے۔ حدیث شریف یہ تھی حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور پھر یہ دعا مانگے

اللهم عندك احتسب مصيبتى هذه اللهم اخلفنى فيها بخير منها

(1)

ترجمہ : اے اللہ میں تجھ سے اپنی اس مصیبت میں اجر کی امید رکھتا ہوں اے اللہ تو مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما تو اللہ تعالیٰ اس کو پہلے سے بہتر اجر عطا فرمائے گا حضرت ابو سلمہ فرماتی ہیں ام سلمہ کے وصال کے بعد مجھ کو یہ حدیث یاد آئی اور میں نے اس دعا کو پڑھنا شروع کر دیا اور خیال گزرا کہ ابو سلمہ سے اچھا شوہر کیسے مل سکتا ہے۔ مگر چونکہ حضور ﷺ کا فرمان تھا اس لئے میں نے اس وظیفہ کو جاری رکھا اس دعا کا نتیجہ یہ نکلا کہ میری عدت گزرنے کے بعد حضور ﷺ کی طرف سے مجھے نکاح کا پیغام ملا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی معذرت

حضرت ام سلمہ نے حضور ﷺ کے پیغام نکاح کے جواب میں مندرجہ ذیل عذر پیش کئے

ام سلمہ حضور میری عمر زیادہ ہے

حضور ﷺ میری عمر تم سے زیادہ ہے

ام سلمہ حضور میں عیال دار ہوں میرے یتیم بچے میرے ساتھ ہیں

حضور ﷺ تمہاری عیال اللہ اور اس کے رسول کی عیال ہے۔

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 85/12

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 190/3

ابن الجوزی، المنتظم، ص 338/1

ام سلمہؓ میں بہت غیور ہوں ایسا نہ ہو میری وجہ سے کوئی ناگواری پیش آئے
حضور ﷺ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا وہ جذبہ غیرت تم سے ختم ہو جائے گا یعنی نازک مزاجی اور
شک کا مادہ جس کا تم اندیشہ کرتی ہو ختم ہو جائیگا چنانچہ آپ نے دعا فرمائی اور ایسا ہی ہوا۔
۴۲ھ میں آپ حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں، حضور ﷺ نے مہر میں کچھ سامان بھی دیا
جس کی قیمت دس درہم تھی ابن اسحاق کی روایت کے مطابق سامان میں ایک بستر بھی جس کی پلٹ
ایک پیالہ اور ایک چکی دی۔

امام بخاری نے تاریخ کبیر میں آپ کا سن وفات ۵۸ھ بتایا ہے جبکہ واقدی نے ۵۹ھ امہات
المؤمنین میں سب سے آخر میں جن کا انتقال ہوا وہ حضرت ام سلمہ ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہؓ نے نماز پڑھائی آپ کی عمر ۸۴ برس تھی آپ کے پہلے شوہر کے دونوں بیٹوں
عبداللہ بن عبداللہ بن وہب نے قبر میں اتارا جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

آپ صاحب فضل و کمال تھیں صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضور ﷺ نے صحابہ کو حلق کرانے
کا حکم دیا تو صحابہ میں ذرا تاثر پیدا ہوا ام المؤمنین ام سلمہ نے حضور ﷺ سے عرض کی حضور آپ پہلے حلق
کرائیں پھر آپ کو دیکھ کر سب حلق کرائیں گے چنانچہ ایسا ہی صحابہ نے کیا جانور بھی ذبح کئے اور حلق بھی
کروائے (۱)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

حضرت زینب بنت جحش آپ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں آپ کی زوجیت میں آنے سے
پہلے حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کے نکاح میں تھیں یہ نکاح حضور ﷺ کی خواہش کے
مطابق ہوا تھا آپ چاہتے تھے کہ زید کا نکاح زینب بنت جحش سے ہو جائے مگر زینب اور اس کے بھائی

(۱) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 85/12

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 190/3

ابن الجوزی، المنتظم، ص 338/1

ابو الفتح، عیون الاثر، ص 386/2

نے انکار کر دیا تھا اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

(1)

ترجمہ: کسی ایمان دار مرد اور عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جس امر میں اللہ اور اس کا رسول فیصلہ دیں تو اس پر راضی نہ ہوں چنانچہ اس حکم کے بعد حضرت زینب اور ان کا بھائی عبداللہ راضی ہو گئے

☆ حضور ﷺ چاہتے تھے کہ کوئی شخص اپنے جائز حقوق انسانیت سے محروم نہ ہو

☆ حضور ﷺ چاہتے تھے کہ حضرت زینب اور حضرت زید کے نکاح سے عظیم

مثال قائم کر دیں۔

☆ حضور ﷺ چاہتے تھے کہ غلامی کے عارضی خطاب کی حقارت ہمیشہ کے لئے دفن فرما دیں۔

☆ حضور ﷺ چاہتے تھے کہ اس نظام کے ساتھ عالم انسانیت پر واضح ہو جائے کہ اسلام

کالے گورے عربی عجمی غلام آقا میں امتیاز کا قائل نہیں ہے قائل ہے تا صرف تقویٰ اور پرہیزگاری کا یہ

نکاح تو ہو گیا مگر حضرت سیدہ زینب کی نگاہ میں حضرت زید کا مقام پیدا نہ ہو سکا حضرت زید کا ہے بگا ہے

بارگاہ رسالت میں حضرت زینب کا شکوہ کیا کرتے تھے طلاق دینے کا ارادہ کرتے تو حضور ﷺ منع فرما

دیتے معاملہ چلتا رہا آخر کار ایک دن حضرت زید نے طلاق دے دی اس پر حضرت زینب کے خاندان

ان کو دکھ ہوا ظاہر ہے ہونا ہی تھا کہ وہ تو پہلے ہی اس حق میں نہ تھے سیدہ زینب کی دلجوئی اور پورے

خاندان کے اطمینان کا صرف ایک یہی راستہ تھا۔ کہ حضور ﷺ حضرت زینب سے نکاح فرمالیں چنانچہ

عدت گزرنے کے بعد حضور ﷺ نے پیغام نکاح بھیجا جسے حضرت زینب نے استخارہ کے بعد قبول کر لیا

چنانچہ آسمان سے یہ اعلان ہو

افلمأقضى زيدمنها وطرا زوجناكها(1)

ترجمہ: جب زید اپنی ضرورت پوری کر چکے اور انہیں طلاق دی تو اے محبوب ہم نے تیرا نکاح زینب سے کر دیا یہ نکاح ۵۷ میں ہوا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

فضائل سیدہ زینب رضی اللہ عنہا

عن عائشہ مرضی اللہ عنہا کانت زینب بنت جحش تسامینی

فی المنزلہ عند رسول اللہ وما رايت امرأۃ قط خیر ا فی الدین من زینب

واتقیٰ منہ واصدق حدیثاً واصل للرحم واعظم صدقہ واشد

تبذلاً لنفسہا فی العمل الذی تتصدق بہ وتتقرب بہ الی اللہ عزوجل

۔(2)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں زینب بنت جحش مرتبہ میں میرے مقابل تھیں حضور ﷺ کے نزدیک وہ میری ہم پلہ تھیں میں نے ان سے زیادہ کسی کو دیندار اور خدا سے ڈرنے والی اور سب سے زیادہ سچ بولنے والی اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور سب سے زیادہ خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ہی ان سے زیادہ محنت کر کے صدقہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والی عورت کو دیکھا۔

(1) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 237/2

ابن کثیر، السیرۃ، ص 277/3

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 339/10

السہیلی، الروض الانف، ص 291/2

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 357/3

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 119/7

(2) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 387/2

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 202/11

الذہبی، تأریخ الاسلام، ص 400/1

☆ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بطور فخر کہا کرتیں کہ تمہارا نکاح تمہارے اولیاء نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر کیا (ترمذی) یہ فخر دراصل تحدیثِ نعمت ہے۔ انتہائی محبت میں اللہ تعالیٰ کے کرم کا ذکر فرماتی تھیں۔

☆ آپ فرمایا کرتیں کہ حضور ﷺ میرے اور آپ کے جدا مجد ایک ہی ہیں کہ آپ کی پھوپھی زاد بہن ہوں۔

☆ حضور ﷺ کے ساتھ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر فرمایا

☆ اس سلسلہ میں جبریل امین خدام رہے

☆ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ پر منافقین نے الزام لگایا تو حضور ﷺ نے اس سلسلہ میں حضرت زینب سے دریافت کیا تو آپ نے عرض کی

يَا رَسُولَ اللَّهِ اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصْرِيْ وَاللّٰهُ مَا عَلِمْتَ عَلَيَّهَا الْاٰخِرَ (1)

حضور میں اپنے کان اور آنکھ کو محفوظ رکھتی ہوں اللہ کی قسم عائشہ کے بارہ میں بھلائی اور خیر کے سوا کچھ نہیں جانتی۔

یعنی حضور جو چیز میری آنکھ نے نہیں دیکھی کان نے نہیں سنی وہ میں اپنی زبان پر کیسے لا سکتی ہوں اب تک میرا علم اور یقین انکی بابت سوائے خیر کے اور کچھ نہیں۔ حضرت زینب کے اس جواب پر غور کریں کتنا صاف ستھرا اور سلجھا ہوا ہے۔ اگر ان کے دل میں ذرہ بھر بھی میل ہوتا تو اس موقع پر حضرت عائشہ کے بارہ میں کچھ بھی کہہ سکتی تھیں کہ حضرت عائشہ سوکن تھیں اور یہ بھی حضرت زینب جانتی تھیں کہ حضور ﷺ حضرت عائشہ کے قریب ہیں اگر چاہیں تو کوئی اشارہ کنایہ کر دیتیں مگر آپ کے علم و فضل، ورع، پرہیز گاری نے ایسا کہنے کی اجازت نہ دی چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی آپ کمال تقویٰ کا اظہار یوں فرمایا

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 2467، ص 148/9

البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 3826، ص 44/13

ابن کثیر، السیرة، ص 284/3

ابن الجوزی، المنتظم، ص 345/1

فصمہ اللہ بالورع (1)

☆ اللہ تعالیٰ نے ورع اور پرہیزگاری کے سبب زینب بنت جحش کو اس فتنہ سے محفوظ رکھا۔
☆ ایک موقع پر حضور ﷺ نے ان کے بارہ میں فرمایا انہا اواہہ بے شک یہ بڑی اواہ ہیں کسی نے عرض کی حضور اواہ کے کیا معانی ہیں فرمایا خشوع و خضوع کرنے والی عجز کرنے والی اور پھر رسول ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی

ان ابرہیم لمیم اولا منیب (2)

☆ بے شک ابراہیمؑ بڑے بردبار اور نرم دل اور خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔
☆ ایک موقع پر حضور ﷺ گھر تشریف لے گئے تو حضرت مصروف عبادت تھیں آپ نے فرمایا انہا اواہ بے شک یہ بڑی نرم دل ہیں۔

☆ ام المومنین حضرت ام سلمہ حضرت زینب کے متعلق فرماتی ہیں

كانت صالحه صوامه قوامه تصدق على السالكين۔ (3)

☆ بڑی نیک اور بڑی روزہ رکھنے والی جو کماتی مساکین پر خرچ کر دیتیں حضرت زینب کے زہد کا یہ عالم تھا حضرت عمرؓ نے پہلی مرتبہ سالانہ وظیفہ بھیجا تو آپ نے سمجھا یہ وظیفہ تمام ازواج مطہرات کا ہے اور فرمایا اللہ مغفرت فرمائے میری نسبت تقسیم کرنے پر وہ زیادہ قادر ہیں لوگوں نے کہا یہ سارا آپ کا ہے تو اسے کپڑے سے ڈھانپ دیا غالباً اس وجہ سے کہ وہ اجنبی ہے غیر محرم ہے اور برزہ بنت رافع سے فرمایا کہ تم تقسیم کرو وہ تقسیم کرتی رہیں جب برائے نام باقی رہ گیا تو برزہ نے عرض کی امی حضور ہمارا بھی کچھ حق ہے فرمایا اچھا باقی تم لے لو۔

☆ یہ سارا وظیفہ تقسیم کرنے کے بعد دعا کی کہ یا اللہ اس سال کے بعد عمر کا سالانہ وظیفہ مجھ کو نہ

(1) ابن کثیر، السیرۃ، ص 284/3

الذہبی، تاریخ الاسلام، ص 237/1

ابن کثیر، البدائع و لہائے، ص 159/4

ابن شیبہ، تاریخ مدینہ، ص 317/1

(2) ہود 11: 75

(3) مختصر تاریخ دمشق، ص 249/1

پائے چنانچہ ایک سال بعد وصال ہو گیا۔

ایک اور روایت میں ہے حضرت زینب کا سالانہ وظیفہ بارہ ہزار درہم تھا جو صرف ایک سال لئے اور بار بار فرماتیں یا اللہ یہ مال آئندہ سال میرے پاس نہ آئے یہ بڑا فتنہ ہے یہ کہہ کر سارا مال مسکینوں میں تقسیم کر دیا جب یہ خبر سیدنا فاروق کو ملی تو انہوں نے ایک ہزار درہم اور بھیجا اور ساتھ یہ بھی کہلوا بھیجا وہ ۱۲ ہزار تو آپ نے تقسیم کر دیئے یہ ایک ہزار آپ کے لئے ہے حضرت زینب نے وہ ایک ہزار وصول کیا اور ساتھ ہی تقسیم کر دیا۔

☆ حضرت عمرہ کہتی ہیں جب حضرت زینب کا وصال ہوا تو حضرت عائشہ نے فرمایا

ذهب حبیدہ معتبدہ مفزع الیتامیا (1)

فسوس بہت سی خوبیوں کی مالک عبادت گزار یتامی اور مساکین کی پناہ گاہ خاتون گذرگئی آپ کا انتقال ۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا حضرت عمر فاروقؓ نے نماز جنازہ پڑھائی عمر مبارک ۵۰ سال تھی یا ۵۳ برس۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

تقریب ولیمہ

چونکہ یہ نکاح ایک زبردست خصوصیت کا حامل ہے کہ یہ نکاح آسمانوں پر ہوا اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے اپنی خاص عنایت سے فرمایا آیات نازل ہوئیں اسی لئے حضور ﷺ نے اس نکاح کے ولیمہ میں خاص اہتمام بھی فرمایا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس قدر حضور ﷺ نے حضرت زینب کے نکاح میں ولیمہ کا اہتمام فرمایا کسی بھی ام المؤمنین کی تقریب میں ایسا نہیں ہوا۔ بکری ذبح فرمائی لوگوں کو بلایا حاضرین گوشت روٹی سے بڑے اطمینان سے فارغ ہوئے مگر تین آدمی بیٹھے باتیں کرتے رہے آپ نے فرمایا تو کچھ نہ مگر محفل سے چلے گئے کہ وہ سمجھ جائیں حضرت عائشہ صدیقہ نے آپ کو مبارک دی آپ یکے بعد دیگرے تمام ازواج مطہرات کے حجروں میں گئے اور سب کو سلام

کہا سب نے آپ کو مبارک باد دی آخر وہ تین آدمی بھی چلے گئے قرآن مقدس کی چند آیات کا نزول ہوا۔ جن میں ایک آیہ مبارکہ یہ ہے۔

”اذا اطعتم فانتشروا ولا مستانسين لحديث ان ذالکم کان یو ذی

النبی فیستحی منکم واللہ لا یتحی من الحق واذا سالتہم عن متاعا

فاسئلوہم عن وراء حجاب ذالکم اطہر لقلوبکم وقلوبہم۔“ (1)

ترجمہ: جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو اٹھ کر چلے جاؤ اور باتوں میں مت لگ جاؤ اس سے خدا کے نبی کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اور وہ کہنے سے شرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو حق بات کہنے سے کوئی حجاب نہیں اگر تم یہیوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو اس میں تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی صفائی ہے۔ اس آیہ کریمہ میں آداب محفل کے ساتھ پردہ کا حکم بھی فرمایا گیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے چند سطور حجاب کے متعلق بھی لکھ دی جائیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

پردہ کا فلسفہ

تمام دینوں میں زنا بدترین جرم رہا ہے کہ یہ عمل عزت اور ناموس کے لیے کھلا چیلنج ہے تمام تر برے اخلاق، بری عادات کا سرچشمہ ہے جس قدر اسلام نے اس فحیح حرکت سے بچنے کا اہتمام کیا ہے دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتا لوگوں نے اسے برا تو کہا ہے مگر بچنے کی تدابیر نہیں کیں جو نیکہ یہ فعل مردوں، عورتوں کے ایک دوسرے کو دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس پر اسلام نے پابندی لگا دی اور مندرجہ ذیل ضوابط و قواعد کو نافذ کر کے اس سے بچنے کا حکم دیا۔

مردوں کو حکم دیا ہے کہ کسی غیر عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں

”قل للمٹو منین یغضوا من ابصارہم یحفظوا فروجہم۔“ (2)

ترجمہ: ایمانداروں سے کہہ دیں کہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

(1) الاحزاب 33: 53

(2) النور 24: 30

فَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ اصْحَابٍ (1)

جب کچھ مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو سوال کا یہ طریقہ تمہارے اور ان کے دلوں کی طہارت کا بہترین ذریعہ ہے۔

☆ اس قبیح عمل کو روکنے کے لیے یہ بھی فرمایا

”ولا تبرجن الجاہلیہ الاولی“ (2)

گھروں میں ٹھہری رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کر کے باہر نہ جاؤ۔

☆ اس جرم کی رکاوٹ کیلئے یہ بھی فرمایا

”لا تخضعن بأقوال فیطمع الذی فی قلبہ مرض“ (3)

اگر غیر محرم سے بات کرنا پڑے تو نزاکت و نرمی سے بات نہ ہو کہ مبادا اس کے دل میں بیماری ہو اور وہ تم سے طمع لگائے۔

☆ شریعت مطہرہ نے غیر محرم عورت سے مرد کے مصافحہ کرنے کو ممنوع قرار دیا

ہے کہ زنا کے قبیح عمل کی طرف قدم نہ اٹھے۔

☆ شریعت مطہرہ نے یہاں تک اہتمام کیا ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے مل کر

کسی غیر محرم کا تصور کرے تو بھی جرم ہے۔

☆ غیر محرم عورت کے تصور سے لذت لینے کو منع فرمایا گیا۔

☆ غیر محرم عورت سے بدن دہوانا منع فرمایا گیا ہے کہ یہ عمل زنا کی طرف لے

جاسکتا ہے۔

☆ جوان عورت کا غیر محرم مرد کو سلام کہنا بھی ناجائز کہا گیا ہے کہ اس سے بھی

آگے عمل بڑھ سکتا ہے۔

☆ شریعت مطہرہ نے اس ضمن میں ایسی احتیاط کی ہے کہ عورت کو حج کے

(1) الاحزاب 33: 53

(2) الاحزاب 33: 33

(3) الاحزاب 33: 32

دوران اونچی آواز سے تبلیہ کی اجازت بھی نہیں دی۔

☆ اس فلسفہ کے پیش نظر عورت کو غیر محرم مردوں کے سامنے اونچی آواز سے تلاوت کرنا منع فرما دیا گیا ہے۔

☆ اسی فلسفہ کے پیش نظر عورت کو اذان اسکی تکبیر اسکی امامت ممنوع قرار دی گئی ہے کہ ان سب معاملات میں پردہ داری نہیں اور پردہ داری کا نہ ہونا اس فتنے عمل کی طرف لے جاسکتا ہے

☆ غیر محرم عورت کا ذکر حصول لذت کیلئے کرنا بھی منع فرما دیا گیا ہے۔

☆ آپ خود اندازہ کریں زنا کی برائی سے بچنے کے لیے اسلام نے کس قدر حسین و جمیل تدابیر بیان فرمائی ہیں۔

☆ غیر محرم مردوں، عورتوں کو مل کر بیٹھنے، چلنے، بے حجابات گفتگو کرنے سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔ اسلام اور دوسرے مذاہب کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص لکڑی اکٹھی کر کے اس پر تیل ڈال کر آگ لگا کر پھر چیختا ہے کہ سامان جل گیا ہے۔ یہ مثال غیروں کی ہے کہ وہ زنا کے مواقع بہم پہنچاتے ہیں باقاعدہ اہتمام کرتے ہیں عمل ہونے پر برا بھی کہتے ہیں۔ اسلام نے زنا کے اسباب مہیا کرنے پر اسی لیے پابندی لگا دی ہے، آگ لکڑی، تیل نہ اکٹھے ہوں نہ آگ لگے۔ اسی بنا پر لڑکوں اور لڑکیوں کے مخلوط نظام تعلیم کی اسلام نے حوصلہ شکنی کی ہے۔

☆ پردہ کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ زنا سے حفاظت ہو۔

☆ عفت مآب خواتین کا چہرہ بد معاش کی پلید نظروں سے محفوظ رہے۔

☆ زنا کے باعث حسب نسب پر کسی قسم کا داغ نہ لگ جائے۔

☆ مرد عورت کا دل ناپاک دوسووں سے محفوظ رہ سکے۔

☆ حدیث شریف میں ہے کہ

”النساء حبالۃ الشیطان“ (1)

عورتیں شیطان کا

جال ہیں جس کے ذریعہ وہ لوگوں کا شکار کرتا ہے۔

☆ سیدنا سلیمان علیہ السلام کا قول ہے

”امش و مرء الا سد ولا تمش و مرء المرائة“ (1)

شیر کے پیچھے چل لینا مگر عورت کے پیچھے نہ چلنا۔ یعنی شیر کے پیچھے چلنا اتنا خطرناک نہیں جتنا عورت کے پیچھے چلنا ہے۔

☆ بعض حکماء نے کہا کہ عورتوں کے اختلاط سے بچو۔ عورت کی نظر تیر ہے اس کی بات زہر قاتل ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح پر عیسائیوں کا شور

حضور سیدہ زینب کے نکاح پر عیسائیوں نے حضور ﷺ کی مخالفت میں زور لگایا اور کہا دیکھیں محمد ﷺ نے منہ بولے بیٹے زید کی مطلقہ سے نکاح کر لیا بس اتنی سی بات پر جو منہ میں آیا کہہ دیا۔

جواب

☆ کیا کوئی پڑھا لکھا عیسائی یہ بتا سکے گا کہ تو رات انجیل زبور نے کسی مقام پر منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا قرار دیا ہو۔

☆ انجیل نے کسی مقام پر عیسیٰ علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ متنبی کے قواعد و ضوابط بھی وہی ہیں جو حقیقی بیٹے کو ہوتے ہیں۔ جب نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر شور کا ہے کا دراصل عیسائیوں کو رنج اس بات کا ہے کہ حضور ﷺ کے اس نکاح کے ساتھ حضرت مسیح کے ابن اللہ کے باطل نظریہ کو شدید نقصان پہنچا ہے جب ایک انسان کو دوسرے انسان کا بیٹا کہنا اس صورت جائز نہیں کہ انکے درمیان خونی رشتہ نہ ہو تو انسان کو خدا کا بیٹا کہنا کس طرح جائز اور درست ہو سکتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

حضرت جویریہ نبی المصطلق کے سردار کی بیٹی تھیں آپ کا پہلا نکاح مسافع بن صفوان سے ہوا تھا یہ غزوہ یرسبع میں مارا گیا تھا۔ اسی غزوہ میں حضرت جویریہ گرفتار ہو کر آئی تھیں۔ حضور ﷺ نے انہیں آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا چار سو درہم حق مہر مقرر ہوا تھا۔ ۵۵ھ میں نکاح میں آئیں آپ نے عمر ۶۵ سال پائی۔ مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ (1)

آپ عابدہ، زاہدہ تھیں عبادت کے لئے گھر میں ایک جگہ خاص کر رکھی تھی۔ عبد اللہ بن عباس نے حضرت جویریہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضور ﷺ گھر تشریف لائے تو میں مصروف عبادت تھی آپ واپس چلے گئے۔ دوپہر کے قریب پھر تشریف لائے تو میں اسی طرح مصروف عبادت تھی فرمایا جویریہ اس وقت سے اب تک اسی حالت میں ہو میں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں وہ پڑھ لیا کرو۔ کلمات طیبات یہ ہیں۔

سبحان اللہ عدد خلقہ 3 بار سبحان اللہ رضائفہ 3 بار ، سبحان اللہ ذیہ عرشہ 3 بار ، سبحان اللہ مدار کلماتہ 3 بار مسلم شریف، ابوداؤد کی روایت میں ہے آپ نے یہ فرمایا کہ میں نے تیرے بعد چار کلمے تین بار کہے اگر ان کو تیری تسبیحوں کے ساتھ تولا جائے تو جو تو نے آج اسے اس وقت تک پڑھی ہیں تو ان چار کلمات کا وزن بڑھ جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

(1) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 79/2

ابن کثیر، السیرۃ ، ص 297/3

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 354/4

السہیلی، الروض الانف، ص 13/4

ابن قیم ، زاد المعاد، ص 102/1

سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزنه عرشه ومدار

كلماته - (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ام المومنین حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ ابوسفیان بن حرب کی بیٹی تھیں اصل نام رملہ تھا ان کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام حبیبہ رکھا گیا اسی باعث ام حبیبہ کنیت رکھی گئی۔ ان کے پہلے شوہر عبید اللہ بن جحش تھے۔ دونوں میاں بیوی شروع میں ہی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے، عبید اللہ بن جحش تو اسلام سے مرتد ہو کر عیسائی بن گیا مگر ام حبیبہ برابر اسلام پر پکی رہیں۔ ام حبیبہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر عبید اللہ کے عیسائی ہونے پر اُسے خواب میں دیکھا شکل انتہائی بھدی تھی۔ میں پریشان ہو گئی صبح پتہ چلا وہ مرتد ہو گیا ہے فرماتی ہیں میں نے یہ خواب اسے سنائی مگر اس پر اثر نہ ہوا آپ فرماتی ہیں کہ عبید اللہ کے مرتد ہونے کے بعد خواب میں کسی شخص کو یہ کہتے سنا یا ام المومنین کہہ رہا ہے میں گھرائی عدت ختم ہونے پر مجھے حضور ﷺ کا پیغام نکاح مل گیا۔ (2)

(ان دنوں آپ حبشہ میں مقیم تھے)

حضور ﷺ نے عمر بن امیہ ضمری کے ذریعہ شاہ حبشہ کو کہلا بھیجا کہ اگر ام حبیبہ مجھ سے نکاح کرنا پسند کریں تو تم بطور وکیل نکاح پڑھوا کر میرے پاس بھیج دو۔ نجاشی نے اپنی باندی ابرہہ کو ام حبیبہ کے پاس بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کا پیغام بھجوایا پیغام سنتے ہی ام حبیبہ نے اسے منظور کیا اور خالد بن سعید کو اپنا وکیل مقرر کیا اس عظیم خوشخبری پر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے کنگن، پیروں کی پازیب، انگوٹھیاں ابرہہ کو دے دیے۔ شام کو نجاشی نے حضرت جعفر اور تمام مسلمانوں کو جمع کر کے خود خطبہ

(1) شرح الزمرقانی، ص 428/4

ابن قیم، زاد المعاد، ص 1/1

(2) ابو الفتح، عیون الاثر، ص 389/2

ابن کثیر، السیرة، ص 548/4

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 193/11

السہیلی، الروض الانف، ص 379/1

نکاح پڑھوایا۔

”الحمد لله الملك القدوس السلام المئومن المهيمن العزيز الجبار
الشهد ان لا اله الا الله وان محمد عبده ورسوله وانه الذي بشر به
عيسى بن مريم صلى عليها وسلم اما بعد فان رسول الله ﷺ كتب
الى ان ازوجه ام حبيبته بنت ابي سفيان فاحببت الى مادعا اليه رسول
الله ﷺ وقد اصدقها اربع مائه ديناً“ (1)

ترجمہ: خدائے قدوس وجبار غالب و عزیز کی حمد ہے میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ بندہ اور رسول برحق ہیں اور آپ وہی نبی ہیں جن کی عیسیٰ علیہ
السلام نے خبر دی تھی ان دونوں پر خدا کی رحمتیں ہوں، اما بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھے لکھا ہے کہ میں آپ
کا نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے کر دوں میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق آپ کا نکاح ام حبیبہ
سے کر دیا ہے اور چار سو دینار مہر مقرر کیا ہے۔

اس وقت وہ چار سو دینار ام حبیبہ کے وکیل خالد بن سعید کے حوالے کر دئے گئے اس کے بعد
خالد بن سعید نے خطبہ دیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کا خطبہ

الحمد لله احمده واستعينه واستغفره واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمد عبده ورسوله امرسله
بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون اما بعد
لقد احببت مادعا الى مادعا رسول الله ﷺ وزوجته ام حبيبته بنت ابي

(1) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 11/195

ابن کثیر، السیرۃ، ص 3/275

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 3/353

ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 4/164

سفیان فیسارک اللہ لرسول اللہ ﷺ (1)

ترجمہ: اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہوں اور اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں اور برحق رسول ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور دین حق دے کر روانہ فرمایا ہے تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہو۔ اما بعد میں نے حضور ﷺ کے پیام کو قبول کیا اور آپ سے ام حبیبہ کا نکاح کر دیا اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے تقریب کے اختتام پر لوگوں نے جانے کا ارادہ کیا تو نجاشی نے سبھی کو بٹھایا اور کہا انبیاء کی سنت ہے کہ نکاح کے بعد ولیمہ بھی دیا جاتا ہے چنانچہ سبھی کو کھانا کھلایا حق مہر جب ام حبیبہ کو پہنچا تو آپ نے ابرہہ کو بلا کر پچاس دینار دے۔ ابرہہ نے یہ پچاس دینار اور وہ زیور جو حضرت ام حبیبہ نے انہیں خوشی میں دیا تھا یہ دونوں واپس کر دے اور کہا کہ بادشاہ نے مجھے تاکید کی ہے کہ کچھ نہ لوں آپ یقین کریں میں حضور ﷺ پر ایمان لا چکی ہوں بادشاہ نے اپنی تمام بیگمات کو حکم دیا کہ سبھی ام حبیبہ کو خوشبو کے تحائف بھجوائیں۔ دوسرے دن ابرہہ بہت سا غبر لے کر آئیں اور ام حبیبہ کو پیش کیا ام حبیبہ فرماتی ہیں وہ تمام خوشبوئیں میں اپنے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں لائی۔ ابرہہ نے کہا اے ام حبیبہ میری ایک درخواست ہے کہ حضور ﷺ کو میرا سلام پہنچا دینا۔ اور عرض کرنا میں آپ کے دین میں داخل ہو چکی ہوں۔ دیکھنا کہیں میری درخواست بھول نہ جانا۔ چنانچہ جب ام حبیبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئیں تو آپ نے حبشہ کے سارے واقعات سنائے حضور ﷺ مسکراتے رہے آخر میں ابرہہ کا سلام پیش کیا آپ نے بھی فرمایا علیہا السلام۔

یہ نکاح ۷ھ میں ہوا تھا۔ آپ حبشہ سے شرجیل بن حسنہ صحابی کے ساتھ مدینہ منورہ آئیں ۴۷ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ آپ سے کل روایات جو ملتی ہیں انکی تعداد ۶۵ ہے متفق علیہ ۲، صحیح مسلم ۱ اور دیگر کتب احادیث ۶۲۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں ام حبیبہ نے انتقال کے وقت مجھے بلایا اور کہا سوکنوں میں جو کچھ پیش آتا ہے آپ جانتی ہیں مجھے معاف فرمادیں میں نے کہا معاف ہے انہوں نے کہا عائشہ

آپ نے مجھے خوش کر دیا اللہ آپ کو خوش کرے۔ پھر ام سلمہ کو بلایا اسی طرح گفتگو کی۔ (1)
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

عشق رسول اکا مظاہرہ

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے کمالات و فضائل کی چھوٹی سی جھلک اس واقعہ سے بھی ملتی ہے جب آپ کے والد ابوسفیان صلح حدیبیہ کے عہد کی تجدید کے لیے مدینہ منورہ آئے تو سب سے پہلے اپنی بیٹی کے گھر گئے کہ ام حبیبہ سے مل لیں آخر بیٹی ہے ابوسفیان حضور ﷺ کے بستر پر بیٹھنے لگے تو ام حبیبہ نے فوراً اس بستر کو تہہ کر کے رکھ دیا ابوسفیان نے کہا بیٹی کیا یہ بستر میرے لائق نہ تھا۔ بیٹی نے باپ سے کہا نہیں بابا یہ بات نہیں بات یہ ہے کہ یہ بستر عرش نشیں آقا کا بستر ہے اور تو نجس ہے اس اہل نہیں ابوسفیان نے کہا بیٹی تو ہم سے دو رو کر بگڑ گئی ہے۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ قبیلہ بنی نضیر کے سردار حمی بن اخطب کی بیٹی تھیں جو حضرت ہارون کی اولاد میں سے تھیں ان کا پہلا نکاح سلام بن شکم سے ہوا تھا طلاق کے بعد یہ کنانہ بن ابی الحقین کے نکاح میں آئیں کنانہ خیبر میں مارا گیا یہ گرفتار ہو گئیں۔ حضور ﷺ نے انہیں آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا یہی کچھ حق مہر بنامقام صہبا پر عروسی ہوئی یہیں ولیمہ ہوا۔ (3)

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 224/2

ابوالفتح، عیون الاثر، ص 179/2

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 206/5

ابن قیم، زادالمعاد، ص 347/3

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 196/11

الواقدي، المغازی، ص 793/1

(3) شرح الزمرقانی، ص 154/1

ابوالفتح، عیون الاثر، ص 391/2

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 381/7

ولیمہ کی صورت یہ تھی کہ دسترخوان بچھا دیا گیا تھا۔ حضرت انس سے فرمایا اعلان کر دو جو کچھ کسی کے پاس ہے وہ لے آئے چنانچہ کوئی کھجوریں لایا کوئی ستولا لایا کوئی گھی لایا، سبھی نے مل کر کھایا۔
مقام صہبائیں تین دن تک قیام رہا حضرت صفیہ باپردہ رہیں صہباء سے روائگی کے وقت حضرت صفیہ کو اونٹ پر بٹھایا اور اپنی عبا سے پردہ فرمایا یہ انداز ان کے ام المومنین ہونے کا نشان تھا۔
(1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

شاہی ثرب کی تمنا

ایک دن حضور ﷺ نے حضرت صفیہ کی آنکھ پر ایک سبز نشان دیکھا تو پوچھا یہ سبزی کیسی ہے عرض کی ایک دن میں اپنے شوہر کی گود میں سو رہی تھی کہ چاند میری گود میں آگرا میں نے خواب اپنے شوہر کو بتادی تو اس نے مجھے زور سے طمانچہ مارا اور کہا اچھا تو بیثرب کے بادشاہ کی تمنا کرتی ہے۔ یہ اشارہ حضور ﷺ کی طرف تھا۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

مدینہ منورہ میں نزول

حضور ﷺ جب خیبر سے واپس ہوئے تو آپ نے حضرت صفیہ کو حضرت حارثہ بن نعمان کے مکان پر ٹھہرایا مدینہ منورہ کی خواتین حضور ﷺ کی نئی اہلیہ کو دیکھنے آئیں۔ ان میں حضرت اماں جی عائشہ صدیقہ بھی نقاب اوڑھ کر شامل ہوئیں مگر حضور ﷺ نے پہچان لیا حضور ﷺ نے واپس گھر پہنچ کر فرمایا عائشہ کیا دیکھا تو جواباً عرض کی جی ہاں یہودیہ کو دیکھ آئی ہوں آپ نے فرمایا ایسا مت کہو وہ اسلام

(1) شرح الزمرقانی، ص 154/1

ابوالفتح، عیون الآثار، ص 391/2

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 381/7

(2) شرح الزمرقانی، ص 273/3

لے آئی ہیں اور اس کا اسلام نہایت اچھا اسلام ہے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حضور (ا) نے خود جواب سکھایا

ایک دفعہ حضور ﷺ گھر تشریف لائے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو روتے ہوئے پایا پوچھا کہ صفیہ رونے کا باعث کیا ہے؟ عرض کی حضور عائشہ اور حفصہ مجھے چھیڑتی ہیں اور کہتی ہیں ہم رسول اللہ کی نظر میں زیادہ محبوب ہیں کہ آپ کی بیویاں ہونے کے ساتھ ساتھ ابو بکر اور عمر کی بیٹیاں بھی ہیں۔ جو آپ کے بہترین احباب میں ہیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا صفیہ رونے کی کوئی بات ہے تو نے انہیں کیوں نہ جواب دیا کہ میں ہارون نبی کی بیٹی ہوں، موسیٰ علیہ السلام میرے چچا ہیں اور محمد ﷺ میرے شوہر ہیں تم مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتی ہو۔ (2)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں میں نے ایک دن حضور ﷺ سے عرض کی حضور آپ کو صفیہ سے اس قدر ہے (محبت ہے) وہ تو اتنی ہی اتنی ہے (کو تاہ قد) حضور نے فرمایا عائشہ تو نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ڈال دیا جائے تو سارے سمندر کو مکدر کر دے۔

حضور ﷺ کے وصال کے موقع پر ازواج مطہرات حضور کے قریب اکٹھی ہوئیں تو حضرت صفیہ نے کہا یا رسول اللہ میری تمنا ہے یہ تکلیف آپ کے بدلہ میں مجھے ہو جائے۔ تو باقی امہات المؤمنین نے ایک دوسری کو اشارہ کیا حضور ﷺ نے دیکھ لیا اور فرمایا

”واللہ انہا لصادقہ“ (3)

لہذا کی قسم یہ جو سچ کہہ رہی ہے۔ (بناوٹ نہیں)

(1) ابن کثیر، السیرۃ، ص 586/4

شرح الزمرقانی، ص 154/1

ابوالفتح، عیون الآثار، ص 391/2

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 397/9

السہیلی، الروض الانف، ص 498/4

(2) زوجات النبی، ص 106/1

(3) زوجات النبی، ص 106/1

سعید بن مسیب فرماتے ہیں جب حضرت صفیہ مدینہ منورہ آئیں تو آپ نے اپنے کانوں کے بندے حضرت فاطمہ الزہراء کو نذرانہ دے دئے۔

ایک موقع پر آپ کی شکایت عمر فاروق کو پہنچی کہ صفیہ ہفتہ کے دن کو بہت محبوب جانتی ہیں (یہ دن یہود کا تہوار تھا) عمر فاروق کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مجھے ہفتہ کے بدلہ میں جمعہ کا دن دیا ہے اسی دن سے کبھی ہفتہ کو پسند نہیں کیا، رہا معاملہ یہود کا تو وہ میرے قراہنداروں میں ہیں ان سے صلہ رحمی کرتی ہوں شکایت کرنے والی باندی تھی آپ نے اس کنیز سے پوچھا سچ بتاؤ تمہیں کس نے اکسایا تھا۔ اس نے کہا مجھے شیطان نے اکسایا تھا کہ آپ کی یہ شکایت فاروق اعظم سے کروں، حضرت صفیہ نے اس کنیز کو فوراً آزاد فرمایا کہ اس نے سچائی سے کام لیا۔

۵۰ھ میں وصال ہو جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ (1)

آپ سے دس احادیث روایت ہیں۔ متفق علیہ (۱) دیگر کتب احادیث (۹) کل تعداد ۱۰

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپ حارث کی بیٹی ہیں آپ ۱۷ھ میں جب حضور ﷺ عمرہ حدیبیہ کی قضا کے لیے تشریف لائے تو آپ کی زوجیت میں آئیں ابن سعد فرماتے ہیں امہات المؤمنین ہیں یہ آخری ام المؤمنین تھیں، ان کے پہلے شوہر کا نام ابواہم تھا۔ ان کے انتقال کے بعد انہیں ام المؤمنین ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ حق مہر ۵۰۰ درہم مقرر ہوا۔ جب حضور ﷺ کا انہیں نکاح کا پیغام ملا تو انہوں نے اپنے وکیل کے طور پر حضرت عباس کو مقرر کیا۔ چنانچہ حضرت عباس نے حضور ﷺ سے حضرت میمونہ کا نکاح کر دیا۔ نکاح کے وقت حضور ﷺ نے احرام باندھ رکھا تھا جس سے پتہ چلتا ہے احرام کی حالت میں ایجاب و قبول جرم نہیں۔ ممانعت ازواجی تعلقات کی ہے اور وہ یہاں نہیں۔ ۱۷ھ میں مقام سرف میں انتقال فرمایا وہیں دفن ہیں یہ جگہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جاتے بائیں جانب بربل سڑک واقع ہے ہمیشہ حاضری کے موقع پر سلام کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے نماز

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 217/11

ابوالفتح، عیون الاثر، ص 391/2

جنازہ پڑھائی حضرت عبداللہ ابن عباس، یزید بن رقم، عبداللہ بن شداد، عبید اللہ خولانی نے قبر میں اتارا۔ (1) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے کل ۷۶ احادیث روایت ہیں۔ متفق علیہ (۷)، صحیح مسلم (۱)، بخاری (۱)، دیگر کتب احادیث (۶۷) کل ۷۶ ہوئیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

امہات المومنین رضی اللہ عنہم کا اجمالی خاکہ

نمبر اسمائے گرامی	سن	حضور کی زوجہ کی عمر	کل عمر	سن وفات	قبر شریف	مدت خدمت
شمار	تکاح	عمر				
۱	خدمتِ اکبرؐ ۱۵ قبل	۲۵	۴۰	۶۵	۱۰ نبوت	مکہ مکرمہ ۲۵
۲	حضرت سودہؓ ۱۰ نبوت	۵۰	۵۰	۷۲	۱۹ھ	مدینہ منورہ ۱۴
۳	حضرت عائشہؓ ۱۰ نبوت	۵۴	۹	۶۳	۵۷	مدینہ منورہ ۹
۴	حضرت حفصہؓ ۳ھ	۵۵	۲۲	۵۹	۴۱	مدینہ منورہ ۸
۵	حضرت زینبؓ ۳ھ	۵۵	۳۰	۴۰	۳	مدینہ منورہ ۶۳ھ
۶	حضرت اسمہؓ ۴ھ	۵۶	۲۶	۸۰	۵۹	مدینہ منورہ ۷
۷	حضرت زینبؓ ۵ھ	۵۷	۳۶	۵۱	۲۰	مدینہ منورہ ۶
بنت جحش						
۸	حضرت جویریہؓ ۵ھ	۵۷	۴۰	۷۱	۵۶	مدینہ منورہ ۶
۹	حضرت ام حبیبہؓ ۶ھ	۵۷	۳۶	۷۲	۴۴	مدینہ منورہ ۶
۱۰	حضرت صفیہؓ ۷ھ	۵۹	۷	۵۰	۵۰	مدینہ منورہ ۴/۳
۱۱	حضرت میمونہؓ ۷ھ	۵۹	۳۶	۸۰	۵۱	مقام سرف ۴/۳

(1) ابوالفتح، عیون الآثار، ص 158/2

ابن کثیر، السرة، ص 3/439

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 5/202

ابن قیم، زاد المعاد، ص 1/102

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

تعداد ازواج کے اعتراض کا علمی جائزہ

حضور ﷺ کی ذات والا صفات پر دشمنان اسلام کو جب کوئی کسی قسم کا دھبہ دکھائی نہ دے سکا تو ازواج مطہرات پر اعتراض کر دیا کہ اتنی تعداد میں ان کی گیارہ بیویاں کیوں تھیں۔ ہندوستان کے مشہور پنڈت راجپال نے اسی عنوان پر ایک کتاب ”رنگیلا رسول“ لکھ ڈالی۔ جس میں اس نے بڑی گندی زبان استعمال کی اور ہرزہ سرائی سے اس کتاب کے اوراق سیاہ کر دئے۔ رسول اللہ ﷺ کی شان میں اس گستاخی پر پورے ہندوستان میں شدید احتجاج ہوا۔ مسلمانوں کا خون کھول اٹھا ایک نوعمر جوان کشتہ عشق مصطفیٰ ﷺ غازی علم الدین شہید علیہ الرحمہ نے اسے جہنم رسید کیا تھا۔ درج ذیل سطور میں ہم تینوں مذاہب کے راہنماؤں کی بیویوں کا ذکر کرتے ہیں تاکہ اعتراض سے ہر مذہب والا اپنے گھر کا بھی جائزہ لے سکے اور کمزور مکان میں رہ کر قلعہ والوں کو پتھر مارنے سے بچے۔ اس عنوان پر میں اپنی کتاب مدینۃ الرسول کی عبارت ہی کافی سمجھتا ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ہندو مذہب

رام چندر جی کے مہاراجہ امرت کی چار بیویاں تھیں پت رانی، کوشلیا، رانی ستمرا، رانی یکلی، سری کرشن جی کی سینکڑوں بیویاں تھیں۔ لالہ جیت والے نے اپنی کتاب کرشن چرتر میں ۱۸ بیویاں تسلیم کی ہیں۔ ہمارے مدعا کے لیے یہ ۱۸ کی تعداد کافی ہے۔ اگر ہندوؤں کو کرشن کی ۱۸ بیویوں پر اعتراض نہیں تو حضور ﷺ کی ۱۱ بیویوں پر کیوں؟

یہود و نصاریٰ

اب اس تعداد ازواج کے مسئلہ کو منہاج نبوت پر دیکھ لینا چاہیے۔ عیسائی یہودی مسلمان سبھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی عظمت کے قائل ہیں بلکہ ہندو بھی ابراہیم علیہ السلام کو اپنا راہنما تسلیم کرتے ہیں۔ ”برہمن“ کا لفظ ابراہیم سے ہی لیتے ہیں یہود و نصاریٰ ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ مانتے ہیں

سیدنا یعقوب علیہ السلام کی عظمت کے دونوں قائل ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہود کا نظریہ یہ ہے ”اُنکی مانند کوئی نہیں اب درج ذیل سطور میں تعداد ازواج کے اس عامیانہ اعتراض کا علمی جائزہ لیں۔“

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ابراہیم علیہ السلام کی بیویاں

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کتاب پیدائش ۱۶/۴

حضرت سائرہ رضی اللہ عنہا کتاب پیدائش ۱۸/۵

تتوہ خاتون رضی اللہ عنہا کتاب پیدائش ۲۵/۱

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

یعقوب علیہ السلام کی بیویاں

لیاہ کتاب پیدائش ۲۹/۲۳

زلفہ کتاب پیدائش ۲۹/۲۳

راحیل کتاب پیدائش ۲۹/۲۸

ہلہ کتاب پیدائش ۲۹/۲۹

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

موسیٰ علیہ السلام کی بیویاں

صفورہ خاتون خروج ۲/۳۱

حیشہ خروج ۲/۳۱

قینی قافیوں ۱/۱۴

حباب قافیوں ۴/۱۶

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حضرت داؤد علیہ السلام کی بیویاں

سموئیل ۲۶/۲۳	اختوعم
سموئیل ۲۶/۲۳	ابی جیلی
سموئیل ۱۸/۲۷	میکل
۲ سموئیل ۳/۱۰	مکھ
۲ سموئیل ۳	حجیت
۲ سموئیل ۳	ایطال
۲ سموئیل ۳	عجرہ
۲ سموئیل ۳/۲۶	بنت سبع
۲ سموئیل ۳/۲۶	ابی شاگ

داؤد علیہ السلام کی بیویوں اور باندیوں کی تعداد ۱۹ تھی، جو بائبل میں مذکور ہیں بائبل میں آپ کی ایک سو بیویوں کا ذکر ملتا ہے۔

بائبل میں سلیمان علیہ السلام کی ایک ہزار بیویوں کا ذکر ملتا ہے۔

ان دلائل سے ثابت ہے انبیاء علیہم السلام کے گھروں میں ایک سے زیادہ بیویاں تھیں ان انبیاء علیہ السلام کی کثرت ازواج پر کسی عیسائی یہودی کو اعتراض کی کبھی نہ سوجھی، ہندو مذہب کو نظر انداز کرتے ہیں کہ انکا مذہب الہامی نہیں، توراۃ انجیل میں کسی جگہ پر تعداد ازواج کی مخالفت کا ذکر نہیں ملتا انبیاء علیہم السلام میں صرف حضرت یحییٰ - حضرت عیسیٰ علیہم السلام گذرے ہیں جو ازواجی زندگی سے الگ تھلگ رہے۔

تعداد ازواج کے جواز پر عقلی دلائل

- ☆ اسلام نے تعداد ازواج کی اجازت دی مگر حد مقرر کر دی ہے کہ چار سے زیادہ نہ ہوں۔
- ☆ نکاح کی غرض پاکدامنی ہے، عفت ہے، اگر ایک عورت سے یہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے اور مزید عورتیں رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے پر قدرت ہے تو چار تک رکھنے میں کیا ممانعت ہے۔
- ☆ اگر کسی امیر کے گھر چار غریب خواتین امن کی زندگی گزارنے لگ جائیں تو کیا قباححت

ہے؟

☆ اگر ایک بیوی معذور ہوگئی اور گھر کا نظام درست رکھنے کے لیے دوسرا، تیسرا، چوتھا نکاح کرنا پڑا تو کیا جرم ہے۔

☆ ایک بیوی نا اہل نکلی یا معذور ہوئی تو اسے طلاق دے کر دوسری شادی کرنے سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ اسے طلاق نہ دے اور دوسری شادی کر لے۔

☆ آج بھی دنیا میں مردوں کی قلت ہے اور خواتین کی کثرت۔ اگر خواتین کو کھپانے اور ان کو سر چھپانے کے لیے ایک شوہر کے ہاں متعدد بیویاں ہوں تو خرابی نہیں بلکہ اصلاح ہے۔

☆ تعداد ازواج کے منکرین سے سوال کیا جاسکتا ہے اگر ملک میں عورتوں کی بہتات ہو اور مرد کم ہوں تو عورتوں کی ضروریات اور ان کے فطری جذبات کی تکمیل کے لیے ان کے پاس کیا حل ہے؟

☆ حیرت ہے تعداد ازواج کے منکرین جائز و حلال طریقے سے تو قائل نہیں ہوتے مگر اپنی ہوا و حرص کی تکمیل کے لیے سینکڑوں خواتین دوست بنا لیتے ہیں۔

☆ برطانیہ میں دو بڑوں کی جنگ سے قبل ۱۲ لاکھ ستر ہزار سے زائد خواتین ایسی تھیں جن کے لیے ایک مرد کے لیے ایک بیوی کے ضابطہ سے مرد مہیا نہیں ہو سکتا تھا اگر لاکھوں خواتین مردوں سے زیادہ ہوں تو ان کے جذبات کی تسکین کا مسئلہ صرف اسی طرح حل ہو سکتا ہے کہ مرد کئی نکاح کرے ورنہ دوسرا راستہ زنا کا ہوگا۔

☆ حضور ﷺ نے گیارہ ازواج مطہرات کو اس لئے نوازا تھا کہ آپ کی سیرت طیبہ کے تمام پہلو نہایت اعتماد کے ساتھ ایک ہی جماعت کے ذریعہ قوم تک پہنچ جائیں اور خواتین کی ایک معتمد جماعت خواتین کی تربیت کر سکے۔

☆ حضور ﷺ کا گیارہ کو نوازا خدا پناہ حفظ نفس کیلئے نہیں تھا۔ سوائے ایک نکاح کے باقی سارے کے سارے بیوگان سے ہوئے ہیں۔

☆ حضور ﷺ کی زندگی پر عیش و عشرت کا الزام کس قدر جھوٹا ہے شائد معترضین نہیں جانتے کہ شاہ کوئین ہو کر بھی کھجور کے گدے پر گزارہ ہے۔ کیا انہوں نے نہ پڑھا کہ محبوب کا دن جہاد میں رات مصلیٰ پر گزری ہے ایسے حالات میں عیش کا اعتراض بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔

☆ عورت کی معذوری یا بیماری کی حالت میں شوہر اپنے جذبات کی تکمیل کے لیے دوہی راستے اختیار کر سکتا ہے۔ زنا یا نکاح تو زنا کی بے حیائی سے بچنے کے لیے دوسرا نکاح ہی بہتر ہے۔
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

متعدد خاوندوں کی قباحت

متعدد ازواج پر اعتراض سے خواتین کا ایک گمراہ طبقہ بھی سامنے آیا ہے۔ جنہوں نے کہا ہے اگر مرد کو چار بیویاں کرنے کا حق ہے تو عورت کو متعدد شوہر بنانے سے کیوں محروم رکھا جاتا ہے۔ جواب تحریر ہے کہ یہ آزاد خیال خواتین مندرجہ ذیل قباحتوں پر نظر کریں مسئلہ حل ہو جائے گا۔

- ۱: اولاد کی حفاظت ناقص رہے گی کہ کوئی شوہر ذمہ داری اٹھانے کو تیار نہیں ہوگا
- ۲: اولاد پر جھگڑا ہو سکے گا اچھی صحت مند اولاد کو ہر ایک شوہر چاہے گا بیمار کا کوئی وارث نہیں بنے گا۔

۳: متعدد خاوندوں کی اطاعت کا مسئلہ عورت کے لئے نہایت مشکل ہو جائے گا کہ وہ کس کی مانے کس کی نہ مانے۔

۴: ایک ہی وقت میں سبھی خدمت کے لیے چاہتے ہیں تو وہ کیا کرے گی۔

۵: ایک مظلوم عورت پر چند حکمران اس کی رسوائی کا باعث بنیں گے۔

۶: متعدد خاوندوں میں اپنی ایک بیوی پر آئے دن جھگڑے کا احتمال ہے۔

۷: نسل نہ چل سکے گی کہ یہ خبر نہیں ہوگی کہ یہ بچہ کس کا حمل ہے۔

۸: اولاد بڑی ہو کر رسوا ہوگی کہ اس کے باپ کا علم ہی نہیں کو نسا ہے۔

۹: ایسی اولاد کی بیاہ، شادی میں شدید رکاوٹیں پیدا ہوگی کہ ان کی نسل مشکوک ہے

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ساتواں باب کنیزائیں

مارِیہ قطبیہ رضی اللہ عنہا

حضور ﷺ کی کنیزاؤں میں حضرت مارِیہ قطبیہ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی سرفہرست دکھائی دیتا ہے۔ یہ آپ کی ام ولد ہیں حضور سید عالم ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ انہیں کے لطن اطہر سے ہیں۔ حضرت مارِیہ قطبیہ کو اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس نے آپ کو بطور نذر بھیجا تھا۔ حضرت مارِیہ قطبیہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت ۶ھ میں وصال فرمایا۔ اور بقیع میں دفن ہوئیں۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا

یہ بنو قریظہ سے تھیں اسیر ہو کر آئیں اور بطور کنیزہ آپ کے حضور رہیں۔

۱۰ھ میں وصال ہوا۔ بقیع میں دفن ہوئیں۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

نفسہ رضی اللہ عنہا

یہ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی کنیز ہیں ایک موقع پر حضور ﷺ ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر کسی باعث ناراض ہو گئے۔ کچھ دنوں کے بعد جب راضی ہو گئے تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اس خوشی میں اپنی باندی نفسہ آپ کو بہہ کر دی تھی۔ آپ کے علاوہ ایک اور بھی کنیز تھیں

(1) ابن کثیر، السیرۃ، ص 4/603

ابن کثیر، البدایہ والنہایۃ، ص 5/326

ابن الاثیر، الکامل فی التمریخ، ص 1/311

(2) ابوالفتح، عیون الاثر، ص 2/388

ابن کثیر، السیرۃ، ص 4/606

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 11/220

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 3/355

ابن کثیر، البدایہ والنہایۃ، ص 5/349

جن کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

صاحبزادگان

حضور ﷺ کے صاحبزادگان کی تعداد کے سلسلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے تاہم معتبر اور مستند روایات کی روشنی میں تین صاحبزادے ہیں۔ قاسم، عبداللہ، ابراہیم (رضی اللہ عنہم) جناب عبداللہ کو طیب اور طاہر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہم کے علاوہ تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لطن اطہر سے تھیں اور کسی بیوی سے آپ کی اولاد نہیں۔ جتنے صاحبزادے پیدا ہوئے یہ سب بچپن میں ہی داغ مفارقت دے گئے اسی وجہ سے ان کی تعداد میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض ارباب سیر نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضور ﷺ کے صاحبزادے چھ تھے۔ پانچویں اور چھٹے صاحبزادے کا نام طیب اور مطہر تھا۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ کی اولاد اطہار میں سب سے پہلے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، دو سال زندہ رہے اور بعثت نبوی سے پہلے ہی انتقال فرما گئے انہیں کی نسبت سے حضور ﷺ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ (3)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

-
- (1) ابن کثیر، السیرۃ، ص 606/4
الصالحی، سبل الہدی والرشد، ص 219/11
ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 327/5
الذہبی، تاریخ الاسلام، ص 164/1
الزمرقانی، شرح الزمرقانی، ص 463/4
(2) ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 329/5
(3) ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 329/5

حضرت زینب رضی اللہ عنہا

حضور ﷺ کی صاحبزادیوں میں سب سے بڑی حضرت زینب ہیں اعلان نبوت سے دس سال پہلے آپ کی ولادت ہوئی، اسلام لائیں اور بدر کے بعد ہجرت کی آپ کا نکاح آپ کے خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن ربیع سے ہوا۔ ۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا ایک لڑکا علی نامی، ایک لڑکی امامہ آپ کی یادگار چھوڑی۔ آپ کے صاحبزادے علی کے بارے میں روایات مختلف ملتی ہیں۔ مشہور روایت یہی ہے کہ علی بلوغ سے پہلے انتقال کر گئے، دوسرا قول یہ ہے کہ معرکہ یرموک میں شہید ہوئے۔

حضور ﷺ آپ کی بیٹی امامہ سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے امامہ بھی آپ سے بہت مانوس تھیں بعض مرتبہ حضور ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھتیں تو اوپر چڑھ جاتیں تو حضور آہستہ سے انہیں اتار دیتے۔ حضور ﷺ کو اپنی نواسی امامہ سے کس قدر پیار تھا ابن سعد کی ایک روایت سے واضح ہوتا ہے کہ ایک وقت حضور ﷺ کے حضور ایک سنہری ہار آیا تمام ازواج مطہرات اس وقت موجود تھیں آپ نے فرمایا میں یہ ہار اپنے محبوب ترین اہل کو دوں گا۔ امہات المؤمنین نے خیال کیا کہ یہ ہار حضرت عائشہ کو دے دیا جائے گا۔ مگر آپ نے اس وقت اپنی نواسی امامہ کو بلایا یہ اس وقت مٹی سے کھیل رہی تھیں۔ امامہ حاضر ہوئیں پہلے تو انکی آنکھوں سے مٹی جھاڑی پھر وہ ہار انکے گلے ڈال دیا (ابن سعد ابویعلی بن عائشہ) حضرت فاطمہ الزہراء کے وصال کے بعد سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے حضرت امامہ سے نکاح فرمایا سیدنا علی المرتضی کی شہادت کے بعد حضرت امامہ نے مغیرہ بن نوفل سے نکاح فرمایا۔

(1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1)

الزمرقانی، شرح الزمرقانی، ص 338/2

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 31/11

السہیلی، الروض الالف، ص 103/3

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ص 367/3

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

حضور ﷺ کی یہ صاحبزادی حضرت رقیہ ابولہب کے بیٹے عقبہ بن ابی لہب سے منسوب تھیں اور آپ کی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم عتیہ بن ابولہب سے منسوب تھیں نکاح ہوا تھا عروسی نہیں ہوئی تھی جب قرآن مقدس کی یہ آیات کریمہ

تبت یدا ابی لہب وتب (1)

نازل ہوئیں تو ابولہب شدید غصہ میں آیا کہ اس حکم میں اس کی ہلاکت کا ذکر ہے اس نے اپنے بیٹوں کو بلا کر انتقام لینے کا یہ منصوبہ بنایا کہ دونوں بیٹوں کو طلاق دینے پر مجبور کیا اور کہا اگر تم محمد کی بیٹیوں کو طلاق نہ دو گے تو میرے تمہارے تعلقات ختم ہو جائیں گے اور اب میرا تمہارے ساتھ بیٹھنا اٹھنا حرام ہے۔ چنانچہ ابولہب کے دونوں بیٹوں نے دونوں صاحبزادیوں کو طلاق دے دی چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت رقیہ کا نکاح سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ سیدنا عثمان نے جب حبشہ کی ہجرت کی تو حضرت رقیہ آپ کے ساتھ تھیں۔ کئی دنوں تک حضور ﷺ کو انکی کسی قسم کی خبر نہ ملی تو حضور ﷺ سے ایک خاتون نے کہا میں نے عثمان اور رقیہ کو دیکھا ہے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ ہو۔ عثمان لوط علیہ السلام کے بعد پہلا شخص ہے جس نے اپنے اہل سمیت ہجرت کی، حبشہ میں ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ یہ بچہ بلوغ سے پہلے ہی فوت ہو گیا تھا۔ غزوہ بدر کے موقع پر حضرت رقیہ بیمار تھیں اس مجبوری کے باعث سیدنا عثمان جہاد بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ جس دن بدر میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو فتح دی اور مشرکین مار کھا گئے اسی دن حضرت زید بن حارثہ خوشخبری لائے اسی موقع پر حضرت رقیہ نے انتقال فرمایا۔ حضرت رقیہ کی بیماری کی وجہ سے حضرت اسامہ بن زید بھی میدان بدر میں حصہ نہ لے سکے تھے۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر بیس سال تھی۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) السورة مسد، 111:1

(2) لصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 33/11

السہیلی، الروض الانف، ص 103/3

ابن کثیر، البدایة والنہایة، ص 379/3

ابن الجوزی، المنتظم، ص 309/1

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے منسوب تھیں اس نے بھی اپنے باپ کے کہنے پر طلاق دے دی تھی۔ اس نے صرف طلاق پر اکتفا نہیں کیا بلکہ باپ کی خوشنودی کے لیے حضور ﷺ سے جھگڑا بھی کیا اور کہا میں آپ کے دین کا منکر ہوں۔ میں نے آپ کی بیٹی کو طلاق دیدی ہے میں اسے پسند نہیں وہ مجھے پسند نہیں کرتی اس نے حضور ﷺ پر حملہ کر کے پیرا ہن بھی چاک کر دیا اس کی اس بدتمیزی پر حضور ﷺ نے یہ بددعا فرمائی یا اللہ اس پر کوئی درندہ مسلط فرما۔ چنانچہ ایک موقع پر جب عتیبہ قریش کے قافلے کے ساتھ تجارتی سفر پر تھا۔ یہ قافلہ مقام ورقا میں ٹھہرا ابولہب بھی ساتھ تھا چنانچہ رات کو ایک شیر آیا وہ قافلہ والوں کو دیکھتا جاتا اور سوگھتا جاتا۔ جب یہ شیر عتیبہ پر پہنچا تو اس نے عتیبہ کا سر چا لیا اور وہ وہیں مر گیا پھر شیر ایسا غائب ہوا کہ بسیار کوشش کے باوجود اس کا پتہ نہ چل سکا کہ کہاں گیا۔ (1)

حضرت رقیہ کی وفات کے بعد ۳ھ میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ چھ سال سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گزارے۔ آپ سے حضرت عثمان کی اولاد نہیں ہوئی۔ ۹ھ میں انتقال فرمایا۔ حضور ﷺ نے خود نماز جنازہ پڑھائی۔ سیدنا علی المرتضیٰ حضرت فضل بن عباس، حضرت اسامہ بن زید نے آپ کو قبر میں اتارا حضور ﷺ اپنی لخت جگر کی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 458/3

ابن الجوزی، المستظم، ص 407/1

مختصر تاریخ دمشق، ص 238/1

(2) ابن کثیر، السیرۃ، ص 544/2

الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 411/1

السہیلی، الروض الانف، ص 147/4

ابن ہشام، السیرۃ، ص 396/2

حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا

آپ کا اسم گرامی فاطمہ ہے بتول اور زہرا لقب تھے۔ آپ اپنے فضل و کمال کی وجہ سے دنیا کی خواتین سے منقطع تھیں اسی بنا پر آپ کو بتول کہا گیا بتول بتل سے ہے جس کا معنی قطع کا آتا ہے یا اس لیے بتول کہا جاتا ہے کہ آپ ماسوی اللہ سے منقطع تھیں۔ نورانیت صفائی پاکیزگی کی بنا پر آپ زہرا کہلاتی تھیں۔ اعلان نبوت کے پہلے سال پیدا ہوئیں ابن جوزی کا خیال ہے آپ اعلان نبوت سے ۵ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ حضور ﷺ کی تمام صاحبزادیوں سے چھوٹی تھیں۔

۲ھ میں سیدنا علی المرتضیٰ سے نکاح ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک پندرہ سال سے کچھ ماہ اوپر تھی۔ آپ کے لطن اطہر سے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پانچ بچے ہوئے۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ، سیدنا محسن رضی اللہ عنہ، سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، حضرت محسن بچپن میں ہی انتقال فرما گئے۔ حضرت ام کلثوم سے سیدنا عمر بن خطاب کا نکاح ہوا اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عبداللہ بن جعفر سے ہوا۔

حضور ﷺ کے وصال کے چھ ماہ بعد آپ نے انتقال فرمایا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا عباس، سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہم نے قبر میں اتارا۔ (1)

علامہ اقبال کا نذرانہ عقیدت

علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے حضرت فاطمہ کے حضور اس طرح نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

مزرع تسلیم را حاصل بتول مادران را اسوۂ کامل بتول

ترجمہ: سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا میدان تسلیم و رضا کا مرکزی نقطہ ہیں اور ماؤں کے لیے حسین اور مکمل ترین نمونہ ہیں۔

بہر محتاجے دلش آں گو نہ سوخت بایہودی چادر خود را فروخت
ترجمہ: اک محتاج کے لیے وہ ایسی بے خود ہو گئیں کہ اس کی مدد کے لیے ایک یہودی کے پاس اپنی چادر
فروخت کر کے اسکی مدد کی۔

نوری دہم آتش فرماں برش گم رضائش در رضاء شوہر ش
ترجمہ: نوری خاکی سبھی ان کے تابع فرمان تھے۔ انہوں نے اپنے مقدس شوہر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی
رضامیں اپنی رضا گم کر رکھی تھی۔

آں ادب پروردہ صبر و رضا آسیا گرداں و لب قرآن سرا
ترجمہ: وہ صبر و رضا کے عنوان سے ایسی تربیت یافتہ تھیں کہ چکی چلاتے بھی زبان پر قرآن مقدس کی
تلاوت جاری رہتی تھی۔

گریہ ہائے اوز بایں بے نیاز گو ہر افشاں دے بدامان نیاز
ترجمہ: بارگاہ قدس میں انکی آہ زاری تکیہ سے بے نیاز تھی۔ وہ اپنے آنسوؤں کے مقدس قطرے جائے
نماز پر گرایا کرتی تھیں۔ (ساری رات مصلیٰ پر بسر ہوتی تھی)

اشک او بر چید جبریل امین ہم چو شبنم ریخت بر عرش بریں
ترجمہ: ان کے آنسوؤں کے مقدس قطرے جبریل امین علیہ السلام زمین سے چنتے اور عرش پر سجادیتے
تھے۔

رشتہ آئیں حق زنجیر پاست پاس فرمان جناب مصطفیٰ است
ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے فرمان مقدس کا پاس ہے اور شریعت مطہرہ کی زنجیر میرے پاؤں میں پڑی
ہوئی ہے۔

ور نہ گرد تر بشش گردیدے سجد ہا بر خاک او پاشیدے
ترجمہ: اگر مندرجہ بالا چیزوں کا احساس اور پابندی نہ ہوتی تو میں انکی قبر کا طواف کرتا اور اپنے سجدے
ان کی قبر پر نہچا اور کرتا۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سیدہ کا بچپن

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا فطری طور پر ہی نہایت ذہین، صاحب ورع و تقویٰ تھیں۔ تنہائی پسند تھیں بچپن میں کبھی کھیل کود میں دلچسپی نہ لی۔ حضرت سیدہ بچپن سے سید الانبیاء ﷺ کی عادات مبارکہ کو دیکھا کرتیں اور دل پر نقش جمالیا کرتیں۔ جب حضور ﷺ باہر سے تشریف لاتے تو بلند آواز سے السلام علیکم فرماتے پھر چند لمحہ توقف کے بعد گھر داخل ہوتے تو سیدہ آپ کی آواز مبارکہ سن کر دروازہ تک آ جاتیں اور انگلی پکڑ کر ساتھ لاتیں۔ حضور ﷺ اپنی نشست گاہ پر بیٹھ کر حضرت فاطمہ الزہراء کو اپنی آغوش رحمت میں لے لیتے اور نہایت پیار و محبت سے آپ کی پیشانی کو بوسہ دیتے، بچپن میں آپ کی زبان سے کئی سوالات کا سرزد ہونا آپ کی فطانت کی دلیل ہے۔ ایک مرتبہ حضرت سیدہ نے بچپن میں اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا امی جان اللہ تعالیٰ ہمیں نظر بھی آسکتا ہے، حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے جواب فرمایا بیٹی اگر ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھیں عبادت کریں، شرک سے بچیں، اس کے بندوں کی بھلائی سوچیں، اس کے رسول پر ایمان لائیں تو قیامت کے دن ضرور اس کا دیدار کریں گے۔ حضور ﷺ گھر تشریف لاتے تو حضرت سیدہ کو موٹی موٹی دین کی باتیں سمجھاتے جب حضور ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو حضرت خدیجہ پوچھتیں بیٹی آج آپ نے اپنے ابا جان سے کیا کیا سیکھا تو آپ سب کچھ بتا دیتیں۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

بچپن میں حضور کی حمايت کی

امام محمد بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب بخاری شریف میں سیدہ فاطمہ الزہراء کے بچپن کا واقعہ بیان کیا ہے جس سے آپ کی ہمت آپ کے بلند حوصلے کا پتہ چلتا ہے۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو کفار مکہ کو شرارت سوچھی ابو جہل نے کہا کوئی ہے ایسا جو فلاں قبیلہ

(1) ابن کثیر، السیرة، ص 90/3

الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 13/11

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 316/1

ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 403/3

میں جائے، وہاں اونٹ ذبح ہوا ہے اس کی اوجھ لائے اور جب محمد مجھ سے مل جائیں تو پیٹھ پر رکھ دے۔ بد بخت ابو معیط نے کہا یہ کام میں کرونگا۔ چنانچہ یہ بد بخت دوڑا اور اونٹ کی ساری اوجھ لے آیا اور حضور ﷺ سجدہ میں گئے تو پیٹھ مبارک پر رکھ دی۔ کفار اس منظر سے خوش ہوئے ہنسی مذاق میں لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ عقبہ بن ابی معیط نے یہ خبر حضور ﷺ کے گھر پہنچائی سیدہ فاطمہ سن کر بے چین ہو گئیں دوڑتی ہوئی کعبہ پہنچیں اور حضور ﷺ کی گردن مبارک سے اوجھ ہٹائی اور غضب ناک لہجہ میں فرمایا شریو خدا تمہیں سزا دے گا اور بد دعائیں دیں اس نازک مرحلہ پر بچپن میں سیدہ نے حضور ﷺ کا ساتھ دیا اور کفار سے سخت درشت فرمایا۔ بخاری و مسلم میں ہے۔ حضور ﷺ نے بھی ان بد بختوں کے لیے بد دعا فرمائی اور ایک ایک کی ہلاکت کا ذکر فرمایا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں مجھے اس ذات کی قسم جس نے حضور ﷺ کو سچا رسول بنا کر بھیجا جن جن کی ہلاکت کا ذکر حضور ﷺ نے فرمایا وہ میدان بدر میں رسوائی اور ذلت کے ساتھ ہلاک ہوئے اور ان کی لاشیں گھسیٹ کر کنوئیں میں پھینک دی گئیں۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سیدہ نے ابو جہل کو تھپڑ مارا

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس سے یہ روایت نقل کی ہے حضور ﷺ کی بعثت کے ابتدائی ایام میں ابو جہل نے حضرت سیدہ کو تھپڑ مارا آپ روتی ہوئی حضور کے پاس حاضر ہوئیں اور ابو جہل کی شکایت کی آپ نے فرمایا جاؤ ابوسفیان کو ابو جہل کی اس حرکت سے آگاہ کرو۔ آپ ابوسفیان کے پاس آئیں اور ساری بات سنائی جناب ابوسفیان نے منھی فاطمہ الزہرا کی انگلی پکڑی اور سیدہ ابوجہل کے ہاں چلے گئے۔ ابو جہل بیٹھا تھا ابوسفیان نے کہا بیٹی جس طرح ابو جہل نے تمہیں مارا تھا تم بھی اسی طرح مارو اگر کوئی بات کرے گا تو میں سنبھال لوں گا حضرت سیدہ نے

(1) البخاری، الجامع الصحیح، الرقم 2717، ص 83/10

البیہقی، السنن الکبریٰ، ص 7/9

البیہقی، دلائل النبوة، الرقم 582، ص 165/2

زور سے ابو جہل کے منہ پر تھپڑ رسید کیا اور پھر گھر جا کر حضور ﷺ سے یہ ساری بات سنائی حضور ﷺ نے ابوسفیان کے لیے دعا فرمائی ”الہی ابوسفیان کا یہ حسن سلوک ضائع نہ ہو“ آپ کی اسی دعا کا نتیجہ تھا ابو سفیان اسلام کی نعمت سے نوازے گئے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

فضائل و کمالات

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے فضائل و کمالات کی فہرست بہت طویل ہے۔ تاہم اختصار سے چند باتیں ہدیہ قارئین ہیں۔

☆ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ فاطمہ رفتار میں گفتار میں رسول اللہ ﷺ کا بہترین نمونہ تھیں۔ (2)

☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں طور و طریق کی خوبی، اخلاق و کردار کی پاکیزگی، نشست و برخاست میں فاطمہ رسول اللہ ﷺ کے بہت مشابہہ تھیں۔

☆ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ کے کان میں کچھ فرمایا تو وہ رونے لگیں پھر کان میں کچھ فرمایا تو وہ مسکرا دیں۔ حضور سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں میں نے رونے کے بعد ہنسنے کا سبب پوچھا، تو فاطمہ نے کہا میں ابا جان کا راز فاش نہیں کروں گی۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد میں نے کہا فاطمہ میرا تم پر جو حق ہے اس کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں اس دن رونے اور ہنسنے کا راز کیا تھا۔ تو سیدہ فاطمہ نے جوابا کہا رونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے اپنی جلدی وفات کی خبر دی تھی اور ہنسنے کا سبب یہ تھا کہ آپ نے فرمایا فاطمہ تمہیں یہ پسند نہیں تم دنیا کی خواتین کی سردار ہو۔

☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں میں نے فاطمہ کے والد رسول اللہ ﷺ کے سوا فاطمہ سے زیادہ سچا اور صاف گو کسی کو نہیں دیکھا (3)

(1) الزمرقانی، شرح الزمرقانی، ص 15/4

(2) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 54/11

ابن کثیر، البدایۃ والہایۃ، ص 72/2

الذہبی، تاریخ الاسلام، ص 149/1

(3) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 54/11

ابن کثیر، البدایۃ والہایۃ، ص 72/2

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

عجز و انکساری کا منظر

سیدنا حسن بن علی فرماتے ہیں میں اپنی والدہ ماجدہ کو گھریلو کام کاج کے بعد ہر وقت مصروف عبادت پاتا تھا۔ بارگاہ قدس میں ان کا گریہ، آہ وزاری اکثر و بیشتر رہتا۔ خضوع و خشوع سے تمام لوگوں کیلئے دعا مانگا کرتی تھیں۔ ساری ساری رات مصروف عبادت رہتیں۔ (مدارج النبوة) حضرت خواجہ حسن بصری نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عبادت کا یہ حال لکھا ہے کہ بیماری میں بھی عبادت ترک نہ فرماتی تھیں۔ آپ کی عجز و انکساری، آہ وزاری لوگوں کو حیرت میں ڈالتی تھی۔ حضرت حسن فرماتے ہیں۔ میں نے ایک دن اماں جی سے عرض کی اماں جی آپ نے ساری دنیا کے لئے دعا کی ہے اپنے لئے کچھ نہیں مانگا فرمایا بیٹے پہلا حق باہر والوں کا ہے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

تفقه فی الدین

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا زبردست فقیہہ بھی تھیں۔ دین میں تفقہ سے سرفراز تھیں اگرچہ آپ سے بہت زیادہ روایات نہیں مگر جلیل القدر لوگوں نے آپ سے روایت لی ہے آپ سے روایت کرنے والوں میں سیدنا علی المرتضیٰ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ۔ سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین، حضرت انس بن مالک، حضرت ام ہانی، حضرت سلمہ، ام رافع شامل ہیں۔ امام دارقطنی نے حضرت فاطمہ الزہراء سے مروی احادیث پر مشتمل ایک کتاب تیار کی تھی، جس کا نام مسند فاطمہ رکھا تھا۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے اُنکے ہاں گوشت تناول فرمایا نماز کا وقت آگیا۔ حضور ﷺ اسی طرح اٹھ کھڑے ہوئے۔ سیدہ فاطمہ الزہراء نے کسی موقعہ سن رکھا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی شے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کی۔ ابا حضور وضو فرمالیجئے۔ آپ نے فرمایا

بیٹی وضو کی ضرورت نہیں تمام اچھے کھانے آگ پر ہی تو پکتے ہیں۔

مسند احمد میں ایک روایت ہے ایک مرتبہ سیدہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو قربانی کا گوشت پیش کیا آپ نے وہ گوشت استعمال نہ فرمایا کہ ایک موقع پر حضور ﷺ نے قربانی دینے والے کو قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔ بعد میں حضور ﷺ نے اجازت دے دی تھی مگر اس اجازت کی خبر سیدنا علی المرتضیٰ تک نہ پہنچ سکی تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ کے معذرت کرنے پر سیدہ فاطمہ نے فرمایا اس کھانے میں ہر ج نہیں حضور ﷺ نے اُس کی اجازت دے دی ہے۔

ایک موقع پر حضور ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ بیٹی بتاؤ عورت کی سب سے اچھی صفت کون سی ہے۔ سیدہ نے جواباً عرض کی ابا حضور عورت کی سب سے اچھی صفت یہ ہے کہ نہ وہ کسی غیر مرد کو دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اسے دیکھے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

سخاوت کا منظر

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو ایثار و سخاوت کا منظر پیش فرمایا وہ لا جواب ہے ایک موقع پر قبیلہ بنو سلیم کا ایک بوڑھا مسلمان ہوا اور اس نے بارگاہ رسالت میں عرض کی حضور بنو سلیم کے تین ہزار آدمیوں میں سب سے زیادہ غریب میں ہی ہوں۔ حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ اس کی مدد کرو۔ حضرت سعد بن عبادہ نے اونٹنی دی۔ حضرت علی المرتضیٰ نے عمامہ پیش کیا۔ حضرت سلمان فارسی خوراک کا اہتمام کرنے لگے۔ سیدہ فاطمہ سے عرض کی اور پورا واقعہ سنایا۔ خاتون جنت آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا اے سلمان بچے بھوکے سو گئے ہیں گھر فاقہ ہے۔ مگر سائل کو خالی نہیں جانے دو گئی۔ میری یہ چادر شمعون یہودی کے پاس لے جاؤ اور اس کے عوض بنو سلیم کے اس مسکین کو سامان خوراک لے دو۔ حضرت سلمان اعرابی کو لے کر شمعون کے پاس گئے اور سارا واقعہ سنایا۔ شمعون حیرت زدہ ہو گیا اور کہا دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں جو خود بھوکے رہ جاتے ہیں اور دوسروں کو کھلا دیتے ہیں۔ شمعون نے بے

اختیار کہا سلمان خدا کی قسم یہی وہ لوگ ہیں جن کی خبر تو ریت میں دی گئی ہے۔ تم گواہ رہنا میں فاطمہ کے باپ پر ایمان لے آیا ہوں شمعون نے حضرت سلمان کو غلہ بھی دیا اور وہ چادر بھی واپس کر دی۔ سیدہ نے غلہ پیش کر کھانا بنایا اور اس محتاج کو کھلایا۔ (1)

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے ایک مرتبہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک باغ کی خدمت کی اجرت میں تھوڑے سے جو حاصل کئے حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے کچھ بھوپیں کر آٹا بنایا، کھانا تیار کیا، عین کھانے کے وقت کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اپنی بھوک، تنگدستی کا اظہار کیا۔ حضرت سیدہ نے سارے کا سارا کھانا اس مسکین کو دے دیا۔ پھر کچھ جو پیش کر کھانا تیار کیا عین کھانے کے وقت ایک یتیم نے اپنی بھوک اور مسکنت کی صدادی حضرت سیدہ نے یہ پکا ہوا کھانا اسے دیدیا پھر تیسری مرتبہ کھانا تیار کیا تو ایک قیدی نے اللہ کی راہ پر مانگا یہ کھانا اس کو دیدیا اور خود تمام اہل خانہ نے سارا دن فاقہ میں کاٹا اللہ تعالیٰ جل مجدہ کو حضور سیدہ کی یہ صفت مبارکہ پسند آئی اور اس گھرانے کی عظمت میں یہ آیہ نازل ہوئی۔

ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيمما واسيرا (2)

۔ (الدھر) ترجمہ: اور وہ اللہ کی راہ میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت سیدہ سے کسی نے سوال کیا چالیس اونٹوں کی زکوٰۃ کیا ہوگی حضرت سیدہ نے فرمایا تمہارے لئے صرف ایک اونٹ اگر میرے پاس چالیس اونٹ ہوں تو میں سارے ہی راہ خدا میں دیدوں۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ایک دن کے فاقہ کے بعد ہمیں کھانا میسر ہوا۔ ہم سب گھر والوں نے اپنا اپنا حصہ کھالیا۔ ابھی امی حضور سیدہ فاطمہ الزہرا نے اپنے حصہ پر ہاتھ ہی رکھا تھا کہ کسی سائل نے صدادی رسول اللہ کی بیٹی میں دودن سے بھوکا ہوں۔ امی حضور نے مجھے فرمایا حسن اسے دو میری خیر ہے میں ایک دن کے فاقہ سے ہوں اور دودن کے فاقہ سے ہے۔ (3)

(1) ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ص 351/5

ابن کثیر، السیرۃ، ص 649/4

(2) الدھر 76: 8

(3) ابن الاثیر، اسد الغابۃ، ص 403/3

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

روحانی تربیت

حضور ﷺ نے اپنی اس بیٹی کی دینی، مذہبی۔ روحانی تربیت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی، ایک موقع پر حضور ﷺ کے پاس مال غنیمت میں کچھ لونڈیاں آئیں۔ سیدنا علی المرتضیٰ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ آپ حضور کے ہاں حاضر ہو کر ایک لونڈی مانگ لیں۔ آپ کو چکی پیسنے کی زحمت نہ ہوگی، آپ کے ہاتھوں پر چکی پیستے پیستے آبلے پڑ گئے ہیں۔ حضور سیدہ فاطمہ الزہرا حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں مگر شرم و حیا کے باعث یہ مطالبہ نہ کر سکیں۔ گھر واپس آ کر سیدنا علی المرتضیٰ سے عرض کی میں شرم کے مارے سوال نہیں کر سکی آپ بھی میرے ساتھ چلیں، چنانچہ دونوں میاں بیوی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور ایک لونڈی کے حصول کی درخواست پیش کر دی، حضور ﷺ نے فرمایا فاطمہ میں تمہیں لونڈی نہیں دے سکتا کہ ابھی اصحاب صفہ کا تسلی بخش انتظام کرنا ہے میں انہیں کیسے بھول جاؤں جنہوں نے گھر بار چھوڑ کر فقر و فاقہ اختیار کیا، حضور ﷺ کا فرمان سن کر دونوں میاں بیوی واپس گھر آ گئے اور پھر ایک موقع پر سیدہ فاطمہ الزہرا نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ سے اپنی درخواست کا اظہار کر دیا اور انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کر دی۔ چنانچہ اگلے دن حضور ﷺ حضرت سیدہ کے گھر گئے اور پوچھا فاطمہ تم کل میرے ہاں گئی تھیں کیا بات کرنا تھی۔ سیدنا علی المرتضیٰ نے تفصیل سے عرض کی حضور ﷺ نے فرمایا بیٹی بدر کے شہیدوں کے یتیم تم سے پہلے مدد کے حقدار ہیں۔ پھر فرمایا فاطمہ میں تجھے اس سے بہتر تحفہ تم کو بتاتا ہوں۔ ہر نماز کے بعد دس دس بار سبحان اللہ، الحمد للہ۔ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اور سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل تمہارے لئے لونڈی اور غلام سے بڑھ کر ثابت ہوگا۔ حضرت سیدہ نے عرض کی میں اللہ اور اللہ کے رسول سے اسی حال میں راضی ہوں۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) ابو محمد عبد اللہ بن علی بن الجارودانیسا بومری (المتوفی 307ھ)

المنتقى من السنن من المسند، ص 23/1

پردہ کا احساس

ایک دفعہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں۔ حضور ﷺ بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ حضرت عمران بن حصین بھی تھے۔ دروازے پر پہنچ کر اجازت چاہی۔ آپ کا یہ عمل تعلیم امت کے لیے تھا ورنہ بیٹی ہیں اپنا گھر ہے پردہ نہیں۔ حضور سیدہ فاطمہ نے عرض کی ابا حضور تشریف لائیں، حضور ﷺ نے فرمایا بیٹی میرے ساتھ عمران بن حصین بھی ہیں، عرض کی ابا حضور میرے پاس پردہ کرنے کے لیے دوسرا کپڑا نہیں۔ حضور ﷺ نے اپنی چادر مبارک دی کہ اس سے پردہ کر لو۔ حضور ﷺ نے حال پوچھا عرض کی حضور تکلیف ہے، فرمایا اے لخت جگر مصائب پر صبر کرو شکستہ دل نہ ہو تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

شرم و حیا

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے شرم و حیا کے واقعات سے بھی کتب بھری پڑی ہیں ایک مرتبہ حضور ﷺ سیدہ کے گھر تشریف لے گئے تو ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم بھی ساتھ چلتے گئے۔ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے پردہ فرمایا اور فرمایا عبداللہ ابن ام مکتوم تو نابینا ہیں مگر تو ایسی نہیں کہ خواہ مخواہ غیر مرد پر نظر پڑے۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

خدمت خلق

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے فضائل و کمالات میں جذبہ خدمت خلق بھی نمایاں نظر آتا ہے آپ ہر لمحہ اپنے قرب و جوار میں بسنے والوں کے دکھ سکھ میں شریک نظر آتیں آپ کے پڑوس

(1) الصالحی، سبیل الہدی والرشاد، ص 201/10

الغزالی، احیاء علوم الدین، ص 296/3

الذہبی، تاریخ الاسلام، ص 373/1

(2) الذہبی، الکبائر، ص 67/1

میں ایک یہودی مسلمان ہو گیا تو اس کے خاندان نے اس سے بائیکاٹ کر لیا۔ قضاء الہی سے اس کی بیوی فوت ہو گئی۔ رشتہ داروں میں سے کوئی اس کے قریب نہ آیا میت پڑی تھی اور وہ پریشان تھا۔ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا کو اسکی اس پریشانی کا علم ہوا تو آپ نے رات کے اندھیرے میں اپنی چادر اوڑھ لی اپنے ساتھ لوٹدی فضہ کو لیا اور اس کی پریشانی میں میت کی تجھیز و تکفین میں اسکے ساتھ کا تعاون کیا۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

مزاج شناسی

حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی مزاج شناسی میں بہت آگے تھیں۔ آپ کی رضا، عدم رضا، پسندیدگی، ناپسندیدگی کو فوراً بھانپ جاتی تھیں۔ ایک مرتبہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کچھ رقم دی تو آپ نے اس رقم سے گھر کے دروازہ کا پردہ لیا اور چاندی کے دو لنگن بنوائے۔ حضور ﷺ ایک سفر سے گھر تشریف لائے تو حسب معمول سیدہ سے ملنے گئے پردہ اور لنگن دیکھتے ہی بغیر بیٹھے واپس تشریف لے آئے، حضرت سیدہ فاطمہ فوراً بھانپ گئیں کہ گھر میں تشریف نہ رکھنے کی وجہ یہ پردہ اور لنگن ہی ہو سکتے ہیں یہ دونوں چیزیں صاحبزادگان کے سپرد کیں اور فرمایا جاؤ نانا جان کے پاس لے جاؤ اور عرض کرو آپ جس طرح چاہیں یہ صرف فرمالیں۔ آپ نے صاحبزادگان کو بٹھایا اور صحابہ سے فرمایا ان لنگنوں کو اصحاب صفہ پر خرچ کرو اور پھر دعا فرمائی کہ اللہ میری بیٹی فاطمہ کو اپنے فضل و کرم سے نواز۔ اس پردے کے بدلے میں جنت کے کپڑے عطا فرما ان لنگنوں کے بدلے میں جنت کے زیور عطا فرما۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) مؤلف منشی تاج الدین، سیرت خاتون جنت ،

(2) سلمان، مصوہرہ پوسی، سیرت سیدہ فاطمہ الزہرا، ص 138/1

سیدہ نگاہ نبوت میں

حضور ﷺ کی نگاہ مقدس میں حضرت فاطمہ الزہرا کس قدر پیاری تھیں۔ متعدد روایات سے یہ عنوان ظاہر ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب فاطمہ رسول اللہ ﷺ کے حضور حاضر ہوئیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو جاتے اور پیار سے پیشانی کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (1)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں سیدہ سے رخصت ہوتے اور سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے سیدہ فاطمہ سے ملاقات فرماتے۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

محبت کا منظر

سیدہ فاطمہ الزہرا کو جو حضور ﷺ سے پیار تھا اس عظیم عنوان پر ہزاروں واقعات دستیاب ہیں۔ ابو ثعلبہ مخنی فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ باہر سے تشریف لائے۔ آپ کا معمول تھا باہر سے آتے سیدہ فاطمہ الزہرا کے گھر تشریف لے جاتے۔ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے چہرہ انور پر نگاہ ڈالی تو سفر کی تھکان چہرہ انور پر مشقت کے آثار دیکھ کر رونے لگیں اور حضور ﷺ کا سر انور چوما۔ حضور ﷺ نے سیدہ سے فرمایا اس قدر رونا کیوں ہے، عرض کی حضور آپ کی مشقت اور سفر کے مصائب ایسا گریہ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا بیٹی پریشان نہ ہو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسے کام کے لیے بھیجا ہے کہ روئے زمین پر کوئی اینٹ نہ رہے گا کوئی مکان نہ بچے گا مگر وہاں تک اسلام پھیلے گا۔ (3)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) ابو داؤد، السنن، الرقم 4540، ص 443/13

(2) عبدالحق دہلوی، مدارج النبوة،

(3) قاضی خان، کنز العمال، الرقم 1446، ص 304/1

مختصر تأریخ دمشق، ص 273/1

سفر کا ساتھ

۱۰ھ میں جب حضور ﷺ حجۃ الوداع کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا بھی آپ کے ساتھ تھیں ان دنوں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن گئے ہوئے تھے مکہ مکرمہ پہنچ کر حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام کے ساتھ عمرہ فرمایا اور آپ کے حکم سے احرام کھولا اسی وقت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے مکہ مکرمہ پہنچے، حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے سیدہ رضی اللہ عنہا سے احرام کھولنے کا سبب پوچھا تو عرض کیا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

صلہ رحمی

اسلام میں صلہ رحمی کے مسئلہ کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے حضور سیدہ نے اپنی زندگی میں صلہ رحمی کا بھی عجیب منظر پیش کیا ہے۔ اپنے تمام اعزاء، اقرباء سے حسن سلوک ان سے احسان و مروت میں کبھی کمی نہ آنے دی اپنی خوشدامن۔ حضرت علی المرتضیٰ کی والدہ فاطمہ بنت اسد سے حقیقی ماں کی طرح پیش آتی تھیں اور دل و جان سے ان کی خدمت کرتیں، حضرت فاطمہ بنت اسد کا اپنا بیان ہے، جس قدر میری خدمت فاطمہ نے کی ہے شاید ہی کسی بہونے اپنی ساس کی اتنی خدمت کی ہو۔

سیدہ فاطمہ الزہرا کی بہن حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ۲ھ میں فوت ہوئیں۔ حضور ﷺ

مدینہ منورہ سے باہر تھے (2)

آپ واپس تشریف لائے تو حضرت رقیہ کی قبر پر تشریف لے گئے حضرت فاطمہ الزہرا ساتھ گئیں اور قبر شریف دیکھ کر رونے لگیں۔ حضور ﷺ حضرت فاطمہ کے آنسو پونچھتے تھے اور تسلی دیتے تھے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب نے غزوہ موتہ میں شہادت پائی تو ان کی شہادت سن کر سیدہ کو سخت صدمہ ہوا۔ واعماہ واعماہ، (ہائے میرے چچا، ہائے میرے چچا)

(1) ابن قیم، زاد المعاد، ص 101/2

(2) الصالحی، سبل الہدی والرشاد، ص 59/12

ابن کثیر، السیرۃ، ص 582/4

ابو الفتح، عیون الاثر، ص 364/2

فرماتی ہوئی دربار رسالت میں حاضر ہوئیں حضور ﷺ نے تسلی دی اور صبر کی تلقین فرمائی، اور فرمایا بیٹی زبان سے کچھ نہ کہنا اور سیدہ کو بی نہ کرنا پھر فرمایا فاطمہ جعفر کے بچوں کے لیے کھانا تیار کرو کہ جعفر کے گھر والے پریشان ہیں۔ (1)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

رضائی بہن بھائی

حضور ﷺ کے رضائی بہن بھائیوں کی تفصیل کچھ اس طرح ملتی ہے۔

☆ حضرت عبداللہ ☆ ایسہ ☆ حدیقہ

☆ خداز شیماء کے لقب سے مشہور تھیں ☆ حضرت حمزہ

آپ حضور علیہ السلام کے چچا بھی ہیں اور ثویبہ کے دودھ پینے کی نسبت سے رضائی بھائی بھی ہیں۔ (2)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ بعدد خلقہ

(1) حمد بن اسحاق بن جعفر بن وہب بن واضح الیعقوبی، التأمین، ص 130/1

(2) ابن ہشام، السیرۃ، ص 162/1